انکشافاتِ جفر

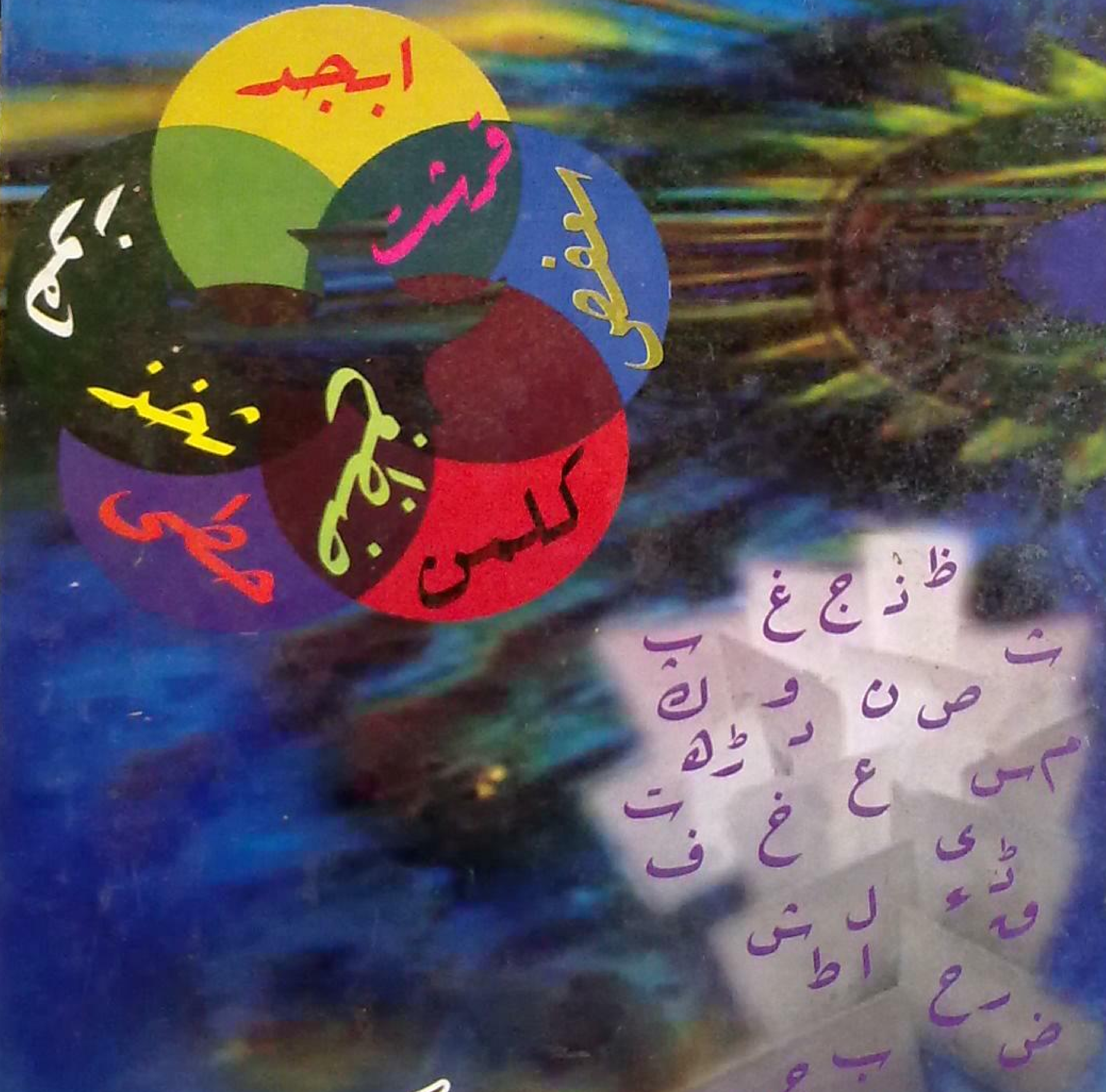
ابجد
قرشت
سعفص
کلمن
حطی
ثخذ

حکیم سرفراز احمد زاہد

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيبِ لَا يَعلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۝ (سورت انعام)

اوراسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (القرآن)

علم جفر کے قدیم اور عظیم مخفی قواعد کا انمول خزانہ

عربی، عبرانی وسریانی مستحصلات کا ذخیرہ

انکشافاتِ جفر

اخبار الجفر

تصنیف وتالیف

فقیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری

(ماہر جفر، علم تعویذات، طبیب) (ایم اے پریکٹیکل سائنس)

فاضل طب الجراحت، ماہر الیکٹرو ہومیو پیتھی

مکتبہ آئینہ قسمت

کاشانہ زنجانی 125-D
گلبرگ 2، نزد مین مارکیٹ، لاہور
Ph: 042-5752277

کاشانہ زنجانی، آرام باغ روڈ،
نزد ہمدرد دواخانہ، کراچی
Ph: 021-2217544

صفحہ نمبر
103
109
116
124
131
143
165
176
169
196
203
211
222
226
235

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

مکتبہ آئینہ قسمت

ناشر
شہزادہ سید محمد علی زنجانی

نام کتاب : انکشافاتِ جفر
مصنف : حکیم سرفراز احمد زاہد
معاون : شہزادہ حافظ سید محسن علی زنجانی
اشاعت اول: اپریل 2009ء
کمپوزنگ : شہزاد شاکر
ٹائٹل : شہزاد شاکر
پرنٹرز : حیدری پریس، ریلوے روڈ، لاہور
پبلشرز : منجم شہزادہ سید محمد علی زنجانی
قیمت : 200 روپے
صفحات : 240

مکتبہ آئینہ قسمت
کاشانہ زنجانی 125-D نزد مین مارکیٹ گلبرگ
حضرت میراں حسین زنجانی روڈ گلبرگ II، لاہور پوسٹ کوڈ 54660
فون نمبر: 35752277-35857227

برانچ آفس کاشانہ زنجانی، آرام باغ روڈ، کراچی۔ فون: 32217544
پوسٹ کوڈ: 74200

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	شاہِ مرداں۔ شیرِ یزداں	3	16	مستحصلہ در قون	103
2	سخن گفتنی	6	17	مستحصلہ مفتاح القطب	109
3	اظہار حقیقت	7	18	مستحصلہ مکعب مرتفع	116
4	ہم حکیم سرفراز احمد زاہد کو علامہ شاد گیلانی ثانی کہتے ہیں	9	19	مستحصلہ آسان بدوح یلین	124
5	گلدستہ عقیدت بنام استاد محترم حکیم سرفراز احمد زاہد	11	20	مستحصلہ جفری الجبرا	131
6	احوال مصنف	13	21	مستحصلہ بدوح یلین	143
7	علم جفر کیا ہے؟	19	22	مستحصلہ التکسیر القطب	165
8	اصطلاحات	27	23	قاعدۃ الحرفیہ	176
9	مستحصلہ علام الغیوب	54	24	مستحصلہ آسان فہم	169
10	قاعدہ مثلثی آتشی	58	25	مستحصلہ موالید اربع	196
11	قاعدہ بدوح یلین	67	26	مستحصلہ سرُّ الاسرار	203
12	مستحصلہ طرح عناصر السوال	78	27	زائیرجۃ الوفا	211
13	قاعدہ نقشی نمبر 2	84	28	زائیرجۃ الناریہ	222
14	مستحصلہ تنظیر المراتب	90	29	قانون مستحصلہ	226
15	مستحصلہ احسنت	97	30	باب تسخیرات الارواح	235

شاہِ مرداں۔ شیرِ یزداں

استاد ملائیکہ حضرت جبرائیل امین جب جنگ بدر امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ شیرِ خدا کے لیے اللہ کی جانب سے آسمانی تحفہ (ذوالفقار) تلوار لے کر آئے تو یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوت پروردگار
لا فتی الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

ترجمہ: علیؑ شاہ مرداں ہیں۔ اللہ کے شیر ہیں۔ ان کے ہاتھوں کی قوت اللہ کی ہے۔ علیؑ جیسا کوئی دوسرا نہیں اور ذوالفقار جیسی (تلوار) کوئی اور ممکن نہیں۔ (علماء کرام) اس تلوار کی خوبی بقول مولاؑ یوں بیان کرتے ہیں۔ اس تلوار سے وہ کفار فنار ہوتے تھے جن کی نسل سے قیامت تک کوئی مسلم مرد و زن نے پیدا نہ ہونا تھا۔

ولائیت کا منبع اولیاء اللہ کا مولا اور آقا اللہ کا شیر اور نبیؐ کا وارث مولود کعبہ باب العلم وہ علیؑ ہی ہیں۔ جو علم الجفر کے بانی ہیں۔ یہ علم رسول خداؐ نے انہیں تعلیم کروایا۔ اس علم کی ترویج و ترقی چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور میں مدینہ منورہ مدرسہ جعفریہ میں ہوئی۔ روایت ہے کہ ایک وقت میں تین ہزار طلبہ وہ رہے تھے جو دیگر علوم کے ساتھ علم جفر بھی امام جعفر صادقؑ سے سیکھتے تھے۔ تب سے اب تک مبتدی جعفر اور جفر میں تمیز نہ کر سکے۔ اکثر اخبارات کے اشتہارات اور وزٹنگ کارڈ پر میں نے ماہر علم جفر کی بجائے ماہر علم جعفر لکھا دیکھا ہے۔ مبتدی جفار کے شوقین کو اصلاح کی ضرورت ہے۔ دن بدن علوم مخفی کا یہ شعبہ ناپید ہوتا جا رہا ہے۔

ادارہ آئینۂ قسمت جو اپنے قیام کے 62ویں سال میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ صاحب علم دوستوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ بانی ادارہ منجم اعظم شاہ زنجانی کی کتب کے علاوہ بھی کتب شائع کی جائیں۔ **"انکشافات جفر"** بھی اسی جذبہ کی عکاسی کرتی ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ عنقریب جناب بابر سلطان قادری صاحب بھی اپنی دو نئی کتب **"علم الجفر مظاہر جفر"** اور **"جفر الجامع"** شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ ان ہر دو کتب علم الجفر کی اشاعت کی سعادت بھی ادارہ آئینہ قسمت کے حصہ میں آئے گی۔ انکشافات جفر حاضر ہے۔ اس کی لطافت کو پائیں اور ہمیں اپنی نیک آراء سے مطلع فرمائیں۔

ایڈیٹر آئینہ قسمت
شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی
19-07-09

عقل و دل و نگاہ کا مُرشد اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بُت کدہ تصورات
اقبالؒ

انتساب و اظہار تشکر کے پھول

شہنشاہ ولایت شہباز لامکان عاشق رسول مرشد کریم
حضرت سید سر سبز حسن ضیاءؒ چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور ہدیہ تشکر، جن کی فیضان نظر و شفقت سے میں حقیر سے ذرہ سے تاباں بن کر علم جفر و روحانیت میں پہچانا گیا۔

غلام اہل چشت و بہشت
فقیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری ضیائی

سخن گفتنی

از علامہ ڈاکٹر حضرت بابر سلطان القادری مدظلہ تعالی

عزیزم سرفراز احمد زاہد میرے قدیمی شاگردوں میں سے ہیں۔ انہوں نے علم جفر سے اپنے تعلق کو اتنی وفاداری سے نبھایا کہ ہم جیسے کم ہمت لوگ اتنی دور تک اس علم کا ساتھ نہ دے پائے اور اپنا رُخ تصوف و رُوحانیت کی طرف موڑ لیا۔ لیکن میرے وفادار دوستوں اور بھائیوں نے اس علم میں وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیے کہ طوطیٔ وقت لگتے ہیں۔

ان دوستوں میں سربرآوردہ شخصیت میرے عزیز بھائی سرفراز احمد زاہد کی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب مقبولیت کے ریکارڈ قائم کرے گی۔ عنقریب میری قدیمی کتاب ”مظاہرِ جفر“ جو ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آئی، مجھے مل گئی ہے۔ اس کتاب کے بعد اسے سمجھنے میں بہت کچھ سہولت ہو جائے گی اور مظاہر جفر کے بعد آپ کے لیے ”جفر الجامع“ لکھ رہا ہوں۔ تو یہ کتاب ”انکشافاتِ جفر“ اسی سلسلۂ جفر کی کڑی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ میں یہ سلسلہ جفر ترک کر چکا ہوں۔ اب آگے اسے سرفراز احمد زاہد نے بڑھایا ہے اور انشاء اللہ مزید بڑھائے گا۔

اس کتاب میں ایسے ایسے نایاب قواعد درج ہیں کہ ”مدہش الالباب سر الاسرار فی علم الاخبار اور عبدالفتاح طوخی کی بڑی بڑی کتابوں میں درج علم الزائرچہ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس علم کو روشن اور زندہ رکھنے میں سنگِ میل کا درجہ رکھتی ہے۔

بڑے بڑے جید اور ممتاز علماء اس علم کو سمجھ نہیں پائے۔ جو سرفراز احمد زاہد بڑی آسانی سے اور قابلِ فہم طریقے سے سمجھا گئے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت سرفراز احمد زاہد کو علم کی اشاعت قوت دے اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

احقر کمترین فقیر
بابر سلطان القادری عفی اللہ عنہ
2 اگست 2008ء

اظہار حقیقت

علامہ العصر جناب السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی دام برکاتہٗ رقمطراز ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد والہٖ الطیبین الطاہرین قال النبی ﷺ: العلم خلیل المومن و الحلم وزیرہ ○ والعقل دلیلہ والعمل قائدہ والرفق والدہ والبر اخوہ والصبر امیر جنودہ

جس طرح حصول علوم واجب ہے، اسی طرح ترویج علوم اور اشاعت علوم بھی واجب ہے۔

بزرگ علماء کرام اور عاملین کاملین کا طریقہ ہمیشہ یہ رہا ہے۔ وہ علوم غریبہ کی نشر و اشاعت میں استحضار ارواح کا برجستہ استادان بزرگوار ہوئے ہیں۔ جن کے لگائے گئے چمنستان علوم خفیہ کی سیر کے بعد آنے والے علماء علوم خفیہ و غریبہ نے خوشہ چینی کرتے ہوئے اپنی بساطِ فکر کے مطابق خوبصورت گلدستے تیار کیے ہیں۔ جن سے عوام الناس استفادہ کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت اربابِ علم و عرفان سے مخفی نہیں کہ تمام علوم کا صدور مصدرِ اول سے ہوا۔ اور باب المعلم نے مدینۃ العلم کے علوم کا اجراء کائنات میں فرمایا۔ باب العلم کے درِ اقدس پر جبیں جھکانے والے ہی علوم غریبہ کو سمجھ پاتے ہیں۔ عصر حاضر میں علوم خفیہ کے دقیق مختوم سے سیراب ہونے والے خوش نصیب عاملین و علماء جفر سب میں برجستہ شخصیت ہمارے عزیز دوست الحاج حکیم سرفراز احمد زاہد حفظہ اللہ ہیں۔ جو کہ طویل عرصہ سے علم جفر کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اب تک ان کے سینکڑوں علمی مقالات مختلف جرائد و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن سے یقیناً ہزاروں افراد نے استفادہ کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ آپ اپنے علمی جواہر پاروں سے انتخاب کر کے علمی روحانی مرقع ”انکشافات جفر“ کے نام سے شائع کر رہے

ہیں۔ اس رسالہ شریفہ میں بہت سارے جفری قواعد پیش کیے ہیں اور کئی دقیق مستحصلہ جات حل کیے ہیں۔ خصوصاً مستحصلہ زرقون، مستحصلہ تطہیر المراتب، مستحصلہ مفتاح القطب، مستحصلہ جفری الجبرا اور طریق استخراج سہام القوۃ شائع کر رہے ہیں۔ نہایت آسان طریقہ سے حل کیے۔ جن سے اہل لیاقت یقیناً اپنے فکری مقام کے مطابق استفادہ کریں گے۔

خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جناب عامل راہ علوم حق الحاج حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کی توفیقات میں برکت فرمائے تا کہ ہمیشہ علوم غریبہ کی خدمت کرتے رہیں۔ واللہ ولی التوفیق بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین ٥

خادم علوم

السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

۴۔ شعبان المعظم، میلاد باب الحوائج ۱۴۲۹ھ

494۔ سٹریٹ 106، سیکٹر 1-8/4، اسلام آباد

0345-5754551, 0300-5090814

ہم حکیم سرفراز احمد زاہد کو علامہ شاد گیلانی ثانی کہتے ہیں

از قلم: زیب آستانہ عالیہ: قادریہ، قلندریہ، چشتیہ
حضرت خواجہ علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری قلندری
(سجادہ نشین) حضرت بابا صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

برادر عزیز جناب حکیم سرفراز احمد زاہد کا نام نامی اسم گرامی ماہرین علوم روحانیہ میں محتاج تعارف نہ ہے۔ آپ گزشتہ ربع صدی سے علم الجفر کے حصہ اخبار و آثار پر ملکی رسائل میں لکھ رہے ہیں۔ ایک زمانہ آپ کا گرویدہ ہے۔ آپ نے اپنی عمر عزیز کا بیشتر حصہ حصول علم کی نذر کیا ہے۔ جہاں آپ کو حضرت علامہ شاد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے کامل بزرگ سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ وہاں حضرت علامہ بابر سلطان قادری دام برکاتہٗ جیسے کامل استاد بھی میسر آئے۔

یہی وجہ ہے کہ موصوف نے ''انکشافات جفر'' جیسی لاثانی اور انمول کتاب مرتب فرمائی ہے۔ زیر نظر کتاب علم الجفر کے حصہ اخبار پر مشتمل ہے جس میں عربی، عبرانی و سریانی مستحصلات کے ساتھ ساتھ اردو اور فارسی مستحصلات بھی دیے گئے ہیں۔ ''انکشافات جفر'' میں آپ کو مستحصلہ علام الغیوب، مستحصلہ قاعدہ مثلثی آتشی، قاعدہ بدوح یلن، مستحصلہ طرح عناصر السوال، قاعدہ نقشی، مستحصلہ تطہیر المراتب، مستحصلہ احست، مستحصلہ درقون، مستحصلہ مفتاح القطب، مستحصلہ مکعب مرتفع، مستحصلہ جفری الجبراء، زائیرجۃ الوفا، زائیرجۃ الناریہ، جیسے قواعد پڑھنے کو ملیں گے۔

مصنف موصوف نے ایک ایک مستحصلہ کے ساتھ کئی کئی مثالیں دے کر حل پیش کیا ہے۔ اگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو جفر الاخبار بڑا ہی آسان ہو جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت علامہ شاد گیلانی کے مستحصلات کا شہرہ تھا۔ ملک عزیز پاکستان بھر میں جتنے بھی ماہرین جفر الاخبار اب موجود ہیں۔ ان میں سے اکثریت علامہ شاد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں

کی ہے۔ مگر علامہ موصوف کے سب سے زیادہ لائق شاگردوں میں سے ایک نام حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کا ہے۔ جنہیں اگر شاد گیلانی ثانی کہا جائے تو بالکل بجا ہوگا۔ بیشک حکیم موصوف اس دور کے علامہ شاد گیلانی ہیں۔ ہم اپنے اس عزیز بھائی سے امید رکھتے ہیں کہ آپ علم الجفر الآثار پر بھی جلد ہی کتاب مرتب کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کو اور زیادہ سرفراز فرمائے اور ''انکشافاتِ جفر'' کو شہرت دوام بخشے۔ آمین

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری
سجادہ نشین: حضرت بابا پیر صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ: قادریہ قلندری، چشتیہ
محلہ اسلام نگر، حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

موٹاپا کورس

ایک ماہ میں 8 تا 10 کلو وزن شرطیہ کم ہوگا۔ انشاء اللہ عزوجل دل کے والو کا بند ہونا، بغیر آپریشن انشاء اللہ دل کے والو کھل کر طاقت ور ہو جائیں گے۔ اور دل کی بیماری مثلاً ہارٹ اٹیک وغیرہ سے مکمل نجات ہوگی۔

شوگر کورس

ہر قسم کی شوگر کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے اور شوگر کی وجہ سے نامردی بھی دور ہو جائے گی۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔

گلدستہ عقیدت بنام استاد محترم حکیم سرفراز احمد زاہد دام برکاتہٗ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا ہے، سب تعریف کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میرے استاد گرامی حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب کے نام نامی اسم گرامی سے کون صاحب علم واقف نہیں۔ روحانی علوم اور خاص کر علم جفر کے حوالے سے ایک عظیم اور مسلم شخصیت جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ کتاب جو انکشافاتِ جفر آپ کے پیش منظر ہے۔ عظیم مستحصلات جفر پر مبنی ہے۔ اس میں علم جفر آپ کو بحر بے کنار ملے گا۔ وہ علم جو ہمیشہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا تھا۔ حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب نے بڑے فراخ دلی کے ساتھ کتاب کی صورت میں عوام کے سامنے رکھ دیا ہے۔ استاد گرامی جناب حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب نے طشت از بام کر کے رکھ دیا ہے۔ شاد گیلانی ثانی استاد محترم جناب حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب حقیقتاً اس تعریف کے مستحق ہیں جو اک عظیم جفار اس کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مبتدی و منتہی حضرات کے لیے علم جفر کا عظیم خزانہ کتاب میں درج ہے۔ صاحبان علم و فن کے لیے استاد محترم کی بڑی علمی کاوش ہے۔ جس سے مجھ جیسے طالب علموں کے علاوہ جفار حضرات بھی مستفید ہوں گے، علم جفر آئمہ معصومین پاک کا علم ہے۔ علم اخبار الجفر میں علم نجوم اور علم الرمل کی طرح ظن اور قیاس سے کام نہیں لیا جاتا۔ علم جفر میں سوال کا جواب فقرہ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جس میں جفار کا ظن و قیاس بالکل شامل نہیں ہوتا۔ مستحصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہونی چاہیے کہ جواب کی سطر غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جائے اور اس میں جفار کی اپنی مرضی کو دخل نہ ہو۔ اس علم اخبار الجفر کے ذریعہ ہر قسم کے سوالات کو حل کیا جا سکتا ہے۔ پردہ راز میں چھپے ہوئے ہر امور کو منکشف کیا جا سکتا ہے۔ تمام مشکل مسائل کا حل علم جفر کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ مستحصلہ عطیہ خداوندی ہے۔ انسان کی روحانی و ذہنی قوتیں تیز اور ارفع ہوں۔ ہمراہ محمدؐ و آل محمد اور رحمت خداوندی شامل ہو۔ تب ہی ان علوم کو سمجھا جا سکتا ہے۔ جب انسان کامل سعی کرتا ہے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جب انسان کی یہ سعی

مشکور ہو جاتی ہے تو علم جفر کی کچھ جھلک جفر کے طالب علم پر منکشف ہو جاتی ہے۔ علم جفر کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ یہ ہمیشہ نا اہل پر مخفی رہتا ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی غلامی کے بغیر اس علم کا دروازہ نہیں کھلتا۔ حصول علم جفر کے دوران ایسے مستحصلات جفر بھی دیکھے جو ابتدا ہی سے مدخل مساحت تھے اور ایسے مستحصلات بھی نظر سے گزرے جن کو بیان کرتے ہوئے معلوم نہیں ان محترم جفار حضرات نے کتنی بار زہر کھایا ہوگا اور کتنی بار ان کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی کہ جنہوں نے مستحصلہ کو بیان کرتے وقت (وہ مستحصلات جفر جن کے جوابات کے لیے الہامی قواعد کو استعمال کیا گیا) اتنی بڑی قربانی دی ایک ایسی قربانی جو علامہ شاد گیلانی بھی نہ دے سکے ہوں گے اور ایسے مستحصلات بھی نظر سے گزرے جن میں جفار حضرات نے اپنے مطلوبہ سوال کے جواب کے لیے تو وہ اعداد مستحصلہ کے قواعد پر استوار کر لیے۔ جن کی نسبت سے ان کے مطلوبہ سوال کا جواب تو حاصل ہو گیا مگر کوئی دوسرا اس قاعدہ سے حل نہ ہو سکا۔ مگر کتاب ہذا میں ایسا ہرگز نہیں ہے اس کا ہر قاعدہ حقیقی علم جفر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یقیناً علم جفر پر یہ شاہکار تصنیف علم جفر کا عظیم صحیفہ ثابت ہوگی۔

از: حکیم سرفراز احمد زاہد کا شاگرد
محمد قاسم، اڈا پکی کوٹھی، تحصیل میلسی

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

ہیپاٹائٹس

ہیپاٹائٹس A,B,C کے لیے تشریف لائیں۔ انشاء اللہ تسلی بخش علاج کیا جائے گا اور بفضل خدا تین ماہ میں رپورٹ بالکل صحیح ہو جائے گی۔ فالج، لقوہ، دردیں، گھنٹیا، خارش تر، الرجی، نزلہ، کیرا اور جگر کے امراض کے علاوہ مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

احوال مصنف

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ○

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلہٖ واصحابک یا حبیب اللہ، کروڑوں درود وسلام اس حبیب رب العالمین پر جن کی وجہ سے تخلیق کائنات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کے لیے آفرینش عالم فرمایا۔ پھر لوح وقلم بنائے اور الرحمٰن وہ علم البیان فرمایا۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام ہینا کو اسماء سکھائے۔ وہ اسماء مبارکہ جو کائنات میں تمام علوم کی بنیاد ہے۔ تمام کائنات میں جمادات، نباتات، حیوانات، موجودات میں تمام علوم اور بولی جانے والی زبانوں کی بنیاد صرف 28 حروف پر قائم ہے اور یہ روز اول سے لے کر تا قیامت اس میں تبدیلی نہ ہوگی۔ یہ میرے رب کا فضل وکمال ہے۔ دنیا میں مختلف علوم رائج ہیں۔ جن سے انسان راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ ان علوم میں چاہے جسمانی علوم ہوں یا روحانی۔ مطلب یہ ہے کہ جب انسان کا وجود کائنات میں آیا تو صحت کے ساتھ بیماری لازم ٹھہری۔ بیماریوں کے تدارک کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سوچنے سمجھنے غور و تدبر کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ بیماری جسمانی ہو یا روحانی ان کے لیے سب سے پہلے تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے انبیاء کرام کو معلم کے طور پر بذریعہ وحی تعلیم عطا ہوئی۔ اور انہوں نے یہ علم انسان کو ودیعت کیے۔ انسان نے ہر زمانہ میں نئی نئی راہیں نکالیں۔ دیکھیں طب عیسائیوں میں تھی، سائنس یہودیوں میں اسی طرح روحانی علوم بھی انہی دونوں میں رائج تھے۔ مختلف روحانی علوم جن میں سحری علوم، نجوم رمل اور جفر مسلمانوں سے قبل بھی رائج تھے۔ نجوم میں اہل یونان ید طولیٰ رکھتے تھے۔ رمل میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ خصوصاً علم جفر بھی مسلمانوں سے قبل یہود میں مروج تھا۔ اس کی تفصیل علم جفر کیا ہے؟ میں تحریر کی ہے۔ مسلمانوں میں یہ پاک علم حضرت جعفر صادقؓ کے ذریعہ عام ہوا اور مسلمانوں نے اس پر بہت کام کیا۔ کئی نئی اصطلاحات کی گئیں۔ لیکن اس بات کو ماننا پڑے گا کہ آج بھی مروج قواعد یونانی ہی ہیں، جن میں نجوم بھی شامل ہے۔

مجھے علم جفر کا شوق 1985ء میں ہوا۔ جب ایک رسالہ میں قاعدہ بدوح ملین دیکھا۔ بڑا

عجیب علم تھا۔ جس کا جواب فقرہ کی صورت میں نیچے آتا ہے۔ بہت عرصہ اسے سمجھنے میں گزرا مگر کوئی بات پلے نہ پڑی۔ احساس ہوا کہ جب تک استاد سے باقاعدہ تعلیم نہ لی جائے اس وقت تک مشکل ہے اور اس کے لکھنے والے مصنف بابر سلطان کی تلاش شروع ہوئی۔ اس سے قبل ایک بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس وقت بھی روحانیت سے بہت شغف تھا۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اذکار و اسم ذات کا ورد بہت زور و شور سے جاری تھے۔ مراقبہ، ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کی مشقیں عروج پر تھیں۔ عملیات و طب کا شوق ورثہ میں ملا تھا۔ میرے پڑدادا جالندھر میں روحانی بزرگ کے طور پر سکھ ہندو مسلم سب میں یکساں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ میرے دادا اور ان کے بڑے تین بھائی بہت پائے کے طبیب ہوئے ہیں۔ ان میں میرے ایک دادا بہت بڑے کیمیا گر تھے۔ بچپن میں انہیں اس شغل میں دیکھا کرتا تھا۔ والد محترم بہت زبردست عامل تھے۔ گو والد محترم اور دادا حضور سے کچھ نہ حاصل کر سکا۔ جب شعور کی آگاہی ہوئی تو یہ بزرگ اس دنیا سے پردہ فرمائے گئے۔ والد محترم تو تین سال قبل اس دنیا سے پردہ کر گئے ہیں۔ رسالہ آئینہ قسمت میں ان کی وفات پر اطلاع چھپی تھی۔ اس وقت میں واپڈ آڈٹ میں تھا۔ جب علم جفر کی جستجو ہوئی۔ آخر بڑی تلاش بسیار کے بعد استادی بابر سلطان مدظلہٗ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت تو خوبصورت نوخیز بابر سلطان تھا۔ ملاقات پر میرا تاثر عجیب تھا۔ میرے خیال کے مطابق کوئی بوڑھا شخص ہو گا۔ لیکن جب میں نے دروازہ بجایا تو میری عمر سے آدھی عمر کا نوجوان خوبصورت سامنے کھڑا تھا۔ کس سے ملنا ہے۔ کہا جناب بابر سلطان سے فرمایا میں ہی ہوں! میں بڑا حیران ہوا۔ بہرحال جفر کی تعلیم کی درخواست کی جو قبول ہو گئی۔ اس کے بعد تعلیم شروع ہو گئی۔ طریقہ کار یہ تھا کہ صبح آفس اور تین بجے کے بعد استاد محترم کی خدمت میں حاضری ہوتی۔ وقت کی قید نہ تھی، کسی قسم کا غم نہ تھا۔ نہ شادی، نہ فکر۔ علم جفر کے قواعد کبھی مسجد کے صحن میں کبھی قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کے پلاٹوں میں بیٹھ کر سیکھے جاتے۔ اس کے بعد اتنا تعلق بڑھا میں اور استادی بابر سلطان ایک دوسرے کے گھر کے فرد نظر آنے لگے۔ 1988ء میں استاد محترم نے رسائل میں لکھنے کا حکم دیا تو پاکستان کے روحانی رسائل آئینہ قسمت، فلکیات کراچی کے علاوہ کئی اور میں مستحصلہ پر لکھنا شروع کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ طبی رسائل میں طب پر سیر حاصل مضامین لکھتا رہا۔ کیونکہ اس وقت میں باضابطہ فاضل طب والجراحت کا کورس ملتان ابن سینا طبیہ کالج سے کر چکا تھا۔ طبی مضامین کی اشاعت کی وجہ سے ملک کے نامور طبی

ماہرین و اہل علم سے روابط بڑھے۔ ان روابط سے جفری مواد اکٹھا ہوا۔ تقریباً 20 سال سے لکھ رہا ہوں۔ ملک کی تمام جنتریوں میں کمالات جفر کے عنوان سے لکھتا رہا ہوں۔ اب بھی لکھ رہا ہوں۔ اس وقت ملک کے نامور عاملین جناب شاہد الیاس سیٹھی، سرور شباب صاحب، علامہ شاد گیلانی مرحوم صاحب کے علاوہ کیمیا گروں اور ماہرین علوم مخفی سے تعلق قائم ہوا۔ زنجانی صاحب سے بابر سلطان صاحب کے توسط سے 1988ء میں تعلق قائم ہوا۔ اسی دوران استادی بابر سلطان قادری مدظلہٗ ملتان سے فیصل آباد منتقل ہوئے تو سلسلہ تعلیم منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد جفر کی تلاش شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں کئی ماہرین جفر (جو اصل جفر جانتے تھے) سے ملاقات ہوئی۔ کافی سفر کیے۔ خدمتیں کیں، یہ صاحبان فن پوشیدہ تھے اور اپنے علم کو اپنے گناہوں کی طرح اولاد سے بھی چھپا کر قبروں میں جا سوئے۔ ایک صاحب فن کی دس سال تن من دھن سے خدمت کی حالت نزع سے قبل پاس بیٹھے لوگوں کو کہا کہ میں نے اپنا تمام علم حکیم سرفراز احمد زاہد ملتانی کو منتقل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو اپنے نور سے منور کر دے۔ مگر حقیقتاً نہیں دیا۔ لیکن اس بات کا ملال بالکل نہیں۔ علامہ شاد گیلانی مرحوم سے بھی فیض ملا اور ان سے ملا ہوا قاعدہ اس کتاب میں سب سے پہلے درج ہے۔ مجھے اس خدمت کے صلہ میں اتنا جفر ملا کہ دو مزید کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور یہ تمام علم گھر بیٹھے ملا۔ یہ سب میرے مولا کا کرم ہے۔ محبت آل رسول کا نتیجہ ہے۔ عاجزی و انکساری سے ملا اور میرے مرشد کریم حضرت سیدنا سرسبز حسن ضیاء چشتی صابری علیہ رحمۃ کی فیضان نظر کا نتیجہ ہے۔ جن کی نظر عنایت شفقت سے عزت شہرت اندروں اور بیرون ملک ملی اور جفر بھی آپ کی عطا سے ملا مگر دور دراز سفروں کے باوجود نہ ملا۔ جب تلاش ختم کی تو جفر کی اتنی بارش ہوئی کہ لبریز ہو گیا اور دینے والوں نے دروازہ کھٹکا کھٹکا کر دیا۔ یہ سب میرے مرشد کریم سید سرسبزؒ کا کرنا ہے۔

اسی دوران سلسلہ نقشبندیہ سے خلافت ملی۔ 2000ء میں ملتان سے حیدر آباد تبدیلی ہو گئی۔ وہاں عید میلاد النبی کے جلوسوں کی قیادت بھی کی۔ 2002ء میں واپس ملتان آ گیا۔ واپس تبدیلی میں حضرت شاہ زنجانی صاحب کی بھی کوششیں شامل ہیں۔ بلکہ تبدیلی کی سب سے پہلے اطلاع بھی آپ نے ہی دی تھی۔ یہ تبدیلی ایک درویش سید بختیار حسین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے ہوئی تھی۔ واپسی پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ بنگلہ بلے والا عارف والا روڈ ساہیوال حضرت سید اشتیاق حسین اجمیری معینی سے خلافت اور شجرہ شریف ملا۔ بذریعہ سید بختیار حسین گیلانی رحمۃ

اللہ علیہ شمع شبستان نوری کے مصنف حضرت اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے دستار بندی ہوئی۔ یہ سب انعامات ہیں جو علم جفر کی تعلیم کی بنا پر نصیب میں تھے اور حاصل ہوئے۔ اس رب العالمین کا ہر لمحہ شکر گزار ہوں اور سجدہ ریز ہوں کہ ایسے ایسے انعامات دیے جو خواب وخیال میں بھی نہ تھے۔ میں بھی اپنے روحانی استاد کی طرح روایتی پیری مریدی سے کوسوں دور ہوں۔

اس کتاب انکشافات جفر کو لکھوانے اور علم جفر کو کتابی صورت میں لانے کے لیے تیار کرنے کا سہرا حضرت محترم سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب مدظلہٗ تعالیٰ کے سر ہے۔ انہوں نے ہی مجھے یہ کتاب لکھنے پر مجبور کیا۔ میں نے کئی دفعہ انکار کیا۔ مجھے نمود ونمائش کی طلب نہ ہے۔ لیکن شاہ صاحب کے بار بار کہنے اور ان کی شفقت پیار نے یہ کام مجھ سے کروالیا۔

محترم شاہ صاحب مجھے پچھلے 8 سال سے کہہ رہے تھے کہ جفر کو کتابی شکل میں لاؤں۔ اس کے لیے اندرون اور بیرون ملک سے بھی دوست احباب آمادہ کرتے رہے۔ لیکن میرا جواب ہوتا کہ جب اپنا ذاتی گھر ہوگا اور ایڈریس بھی ذاتی ہوگا تب لکھوں گا۔ دو سال حیدرآباد قیام کے بعد ملتان واپسی پر ایک سال بعد اپنا ذاتی مکان خریدا تو ایک ماہ بعد زوجہ محترمہ مرض کینسر میں مبتلا ہوگئی۔ یہ تقریباً ایک سال کا دوران علاج کا عرصہ بہت کٹھن اور تکلیف دہ تھا۔ شاہ صاحب اور استاد محترم حوصلہ دیتے رہے۔ اسی دوران والد محترم کا انتقال ہوگیا۔ جس وقت زوجہ محترمہ ہسپتال میں تھی اس وقت والد محترم کو منوں مٹی کے حوالے کر رہا تھا۔ یہ امتحان اور ابتلا کا زمانہ تھا۔ لیکن اللہ کے فضل وکرم میرے آفس کے دوستوں، میرے افسر اعلیٰ محمد نواز صدیقی ڈپٹی چیف آڈیٹر واپڈا ملتان کے تعاون لاہور میں فضل محمود بٹ میرے ساتھی کی کوشش اور میرے محکمانہ یونین کے ممبران محمد قاسم نیازی میرے دوست میاں محمد ندیم اسلم اور شاہ زنجانی صاحب استادی بابر سلطان قادری کی دعاؤں کے نتیجہ میں زوجہ محترمہ کو صحت کاملہ عطا ہوئی اور زندگی ملی۔

اس دوران میری 4 سال کی معصوم بیٹی فریدہ سرفراز کا حوصلہ اور اس کی معصوم محبت نے مجھے ثابت قدم رکھا اور زوجہ محترمہ کو دوبارہ زندگی دی۔ اس میں میرے روحانی استاد اور راہبر مرشد محمد حسن عثمانی مدظلہٗ تعالیٰ اور احمد حسن عثمانی مدظلہٗ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل سب راستے آسان ہوئے۔ محترم شاہ صاحب میرے گھر ملتان بھی تشریف لائے۔ میں ایور گرین سکول انتظامیہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بیماری کے دوران میری بیٹی کا خیال رکھا۔ میں اپنے تمام دوستوں مہربانوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس کٹھن مرحلہ میں میری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے اور اسی مشکل وقت کے دوران

جن لوگوں نے میری مشکلات میں اضافہ کرنے کی کوشش کی انکو بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے۔ ہر کسی نے اپنے اپنے حصے کا کام کیا۔ لیکن اس دوران محسنوں اور دشمنوں کا ادراک ہوا۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ کسی کو بھی ایسے کٹھن مرحلے سے نہ گزارے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

قصہ مختصر شاہ زنجانی صاحب کی بار بار یاد دہانی پر اگست 2007ء میں کتاب شروع کی۔ دو تین ماہ تو اسی بات میں صرف ہوگئے کہ کون سا قاعدہ شامل کروں۔ پھر ارادہ ہوا کہ جو شائع ہو چکا ہے اسے چھوڑ کر نئے قواعد لکھوں۔ اسی دوران ایک دو کتابیں جفر کی نظر آئیں۔ ان کتب میں ایک ہی قاعدہ کو تختہ مشق بنایا گیا۔ آخر میں چند قاعدے اسی حالت میں استادی بابر سلطان کے دے دیے جو میرے پاس بھی تھے۔ تب سوچا کہ علم لکھوں اور اصل لکھوں۔ جب کتاب لکھنی شروع کی تو معلوم ہوا کہ کتاب لکھنا کتنا مشکل کام ہے۔ ایک ایک قاعدہ چن کر معیاری مثالوں کے ساتھ لکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعض اوقات مستحصلہ حل کرنے کے دوران طویل وقفہ آجاتا۔ حروف منہ چڑاتے۔ دو دو ماہ تک ہاتھ نہ لگاتا مگر ارادہ بن بن کر ٹوٹتا۔ کئی دفعہ دل نے کہا کتاب کا کام چھوڑ دوں۔ کیا کرنا ہے۔ لیکن اسی دوران دوستوں کے فون آتے کہ زاہد صاحب کتاب چھپ گئی، انہیں جواب دیتے ہوئے بڑی شرمندگی ہوتی۔ اسی دوران شاہ صاحب بھی یاد دہانی کراتے رہتے۔ آخر کتاب مکمل ہوگئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دوران میرے ساتھ اللہ رب العزت کا فضل و کرم شامل رہا۔ ایک ایک لمحہ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میرے مولا کا کرم میرے مرشد کریم کی روحانی امداد و نظر عنایت شاہ صاحب کی حوصلہ افزائی۔ قربان جاؤں دو دو ماہ کے وقفہ سے چھوڑا ہوا قاعدہ حل کرنے بیٹھتا تو ایک گھنٹہ میں تین چار مثالیں ایسے حل ہو جاتیں جیسے جفر کی بارش ہو رہی ہو اور الہامی طور پر قاعدہ ایسے محسوس ہوتا کہ یہ تو معمولی قاعدہ ہو۔ میں نے اس دوران بڑے بڑے واقعات دیکھے۔ جتنے قواعد حل کیے ہیں۔ ان سب کی مثالیں 100% درست ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب لکھوانے میں سارا کریڈٹ محترم شاہ زنجانی صاحب کو جاتا ہے۔ کیونکہ سید بادشاہ کی دعائیں میرے ساتھ تھیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر اپنی رحمتوں کی بے پناہ بارش کرے۔ قواعد حل کرنے کے دوران میری نور نظر لخت جگر پیاری بیٹی فریدہ سرفراز بڑا تنگ کرتی رہی اس کی معصوم حرکتیں مشکل ترین قواعد حل کرنے میں بڑی معاون ثابت ہوئیں۔

اپنے محترم دوست پیر علامہ حکیم خواجہ سرور شباب مدظلہٗ تعالیٰ سجادہ نشین دربار عالیہ

حضرت بابا صوفی بہادر علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے شاگرد محمد قاسم اڈہ پکی کوٹھی میلسی کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے بار بار باور کرایا کہ کتاب مکمل کریں۔ اس کتاب میں میں نے بہت محنت کی ہے۔ آج تک جتنی جفر پر کتب لکھی گئی ہیں انشاء اللہ علمی طور پر اسے سب پر فوقیت ہو گی۔ اپنے اساتذہ کرام جناب علامہ ڈاکٹر بابر سلطان قادری مدظلہٗ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ ان کی نظر التفات مجھ پر ہر وقت رہی۔ اپنے مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہوں۔ جن کے فیضان سے میں علم میں بہرہ ور ہوا اور میری اندرون و بیرون ملک پہچان ہوئی۔ انشاء اللہ جلد اس کتاب کا حصہ دوم تحریر کرنا شروع کر دوں گا۔ جس میں بے مثل قواعد ہوں گے۔ جو آج تک منظر عام پر نہیں آ سکے۔ اس میں جفر جامع کے قواعد بھی ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی علم الآثار الجفر پر اپنی 20 سالہ تجرباتی زندگی کا نچوڑ ہوگا۔ تحریر کرنا شروع کر دی ہے۔ یہ بھی ایک منفرد کتاب ہے۔ اس کے ساتھ ہی طب پر مجربات واکسیر زاہدی کے نام سے کام شروع ہے۔ اب سلسلہ چل پڑا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے وعدے نبھانے کی ہمت و طاقت دے۔ سب کام اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہی ہیں۔ بندہ تو کچھ بھی نہیں۔ میں بھی اپنے رب کے حضور بدست دعا ہوں کہ مولا کریم اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور مولا پنج تن پاک کے صدقہ میں علم کی اشاعت اور ترویج عام کرنے میں طاقت دے۔ آمین، ثم آمین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ۔

والسلام

الفقیر حکیم سرفراز احمد زاہد چشتی صابری
کاشاہ سرفراز، ہاؤس نمبر 7، سٹریٹ نمبر 5،
رحمان کالونی، کالر روڈ،
اللہ شافی چوک، ملتان
فون نمبر: 061-4517668
موبائل: 0300-6331210
ویب سائٹ: www.sarfrazjafar.com
۲۷ اگست ۲۰۰۸ء بروز بدھ
۲۴ شعبان ۱۴۲۹ھ

علم جفر کیا ہے؟

ایک منفرد تحقیق یا حقیقت

تحقیق یا حقیقت میں صرف حروف کی نشست کی تبدیلی سے معمولی فرق پڑتا ہے۔ تحقیق بھی حقیقت ہوتی ہے اور درست حقیقت ہی تحقیق ہوتی ہے۔ علم جفر کیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کے بارے میں ہر ذی شعور انسان حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے۔ علم جفر کیونکہ ایک الگ شعبہ ہے۔ لوگ اسے بھی نجوم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نظریہ درست نہ ہے بلکہ حقیقت یا تحقیق یہ ہے کہ!

علم جفر کو اگر فنی اور سائنٹیفک اصولوں کو مدنظر رکھ کر پرکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم حروف کا الجبرا ہے۔ جس کے ذریعے ہر سوال کا جواب فقرہ کی صورت میں ڈھل کر آتا ہے۔ علم نجوم، رمل اور علم الید کی طرح اس میں ظن اور قیاس کو دخل نہیں۔ یوں تو دنیا میں بے شمار علوم ہیں اور ایک سے ایک اعلیٰ و افضل ہے۔ لیکن جو شرف و بزرگی علم جفر کو حاصل ہے۔ وہ دوسرے کسی علم کو نصیب نہیں۔ کیونکہ ہر علم کی بزرگی اور شرافت کا دارومدار اس کی غرض و غائت پر ہوتا ہے۔ جس علم کے اغراض و مقاصد اعلیٰ و ارفع ہوتے ہیں وہی علم افضل و اشرف ہوتا ہے۔ علم جفر انسان کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں مشعل راہ و سنگ میل کا کام دیتا ہے۔ اس سے نہ صرف حوائج دنیوی پیدا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ حالات و واقعات گذشتہ بھی آئینہ حال میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

یہ علم باب علم سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زندہ کرشمہ ہے۔ آپ کے بعد حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو کر شہرت پا گیا۔ اور کثرت استعمال سے جعفر سے جفر ہو گیا۔ علامہ فخر الدین رازی نے جفر کے معنی چاہ روشن پر از آب اور بیل کی کھال کے لیے ہیں۔ اگر جفر کے معنی عربی لغت میں دیکھیں تو کہیں یہ لکھا ہوا نہ ملے

گا کہ جفر جعفر کا مخفف ہے۔ اس کے معنی ہیں چمڑے کے ومتعدد لکھے ہوئے ورق یا ایک جگہ
سے نکلنے والی ندیاں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدا یہ علم محفوظ کرنے کے لیے امام علیہ السلام کے
شاگردوں نے بیل کی کھالوں پر لکھا ہو۔ اس علم کو کائنات کے حالات کا آئینہ سمجھ کر ”چاہ
روشن پُر از آب“ کے معنی لیے گئے ہوں۔ لیکن یہ صرف لغوی معنی ہیں۔ ان معنوں کا علم جفر
اور اس کے آثار واخبار سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت میں علم جفر اعداد وحروف کی اس قوت کا
نام ہے۔ جس کے ذریعے حوادث عالم کو قبل از وقت معلوم کر لیا جاتا ہے۔ علم جفر جسے حروف
واعداد کی باقاعدہ سائنس تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس کے ذریعہ درپیش مسائل کی عقدہ کشائی کے
ساتھ ساتھ تکمیل حاجات کے لیے مدد لی جاتی ہے۔

اگر ہم حقیقت کی آنکھ سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہود بھی اسلام آنے سے قبل
علم جفر جانتے تھے۔ اکثر جگہ تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک حدیث ہے کہ ایک یہودی نے الـم
سن کر اپنی قوم کو کہا کہ اسلام صرف 71 برس رہے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
ہونے والی کتاب توریت کا چھٹا اور ساتواں حصہ جس میں ابجد کے خواص اور اعداد و
موکلات ومہروں سے متعلق ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
اتارا گیا۔ میں ایسے محترم بزرگ اور صاحب علم فقہ جعفریہ سے واقف ہوں جنہوں نے علم
جفر یہودیوں سے سیکھا ہے۔

اس سے ظاہر ہوا کہ علم جفر الہامی علوم میں سے ہے اور انبیاء علیہ السلام کا ہے اور
ان کے بعد درجہ بدرجہ اور سینہ بہ سینہ چلتا ہوا حضرت امام جعفر صادق کو بھی مل سکتا ہے۔ بعض
کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے بھی چند نکات بیان فرمائے ہیں۔ ایک تحقیق یہ بھی ہے۔ اس
علم کو زمانہ قدیم میں علم الحروف کہتے تھے۔ حروف وزبان کی تخلیق کے ساتھ ساتھ یہی علم
الحروف نے جنم لیا ہوگا۔ بقول عام جفار اور مسلک جعفریہ کے مطابق اس علم کی ابتدا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی اور امام جعفر صادق نے اپنے شاگردوں کو تعلیم فرمایا۔ اس کے
اصول وضوابط بھی آپ نے ہی مقرر فرمائے۔ ویسے تو یہ بھی کہا جاتا ہے حضرت آدم نبینا علیہ
السلام کی تخلیق کے بعد منصب خلافت پر سرفراز فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جن اسماء کا علم
عطا فرمایا تھا۔ وہی مبارک نام اس علم کی بنیاد ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین

علیہ السلام کو علم جفر میں کمال حاصل تھا۔ جب امیر معاویہ نے آپ کے لشکر کے سرداروں کی
تعداد اپنے ساتھ ملا لی۔ تو آپ نے صلح کی گفت گو شروع کر دی۔ لشکریوں میں زیادہ لوگ
کوفہ کے تھے۔ جن کے ظاہر و باطن میں بڑا فرق تھا۔ بعض لوگوں نے اس صلح پر اعتراض کیا
کہ ہم پر اعتماد نہیں۔ امام نے فرمایا مجھے اعتبار ہے لیکن تم سے زیادہ تعداد قابل اعتماد نہیں۔
آپ نے فرمایا میں نے علم جفر سے جواب حاصل کیا ہے اور موجودہ اور سابقین جفار کی
طرف سے آپ کے ساتھ قاعدہ ابقع اکثر کتب میں منسوب کیا جاتا ہے۔ ثبوت کے طور پر یہ
سوال پیش کیا جاتا ہے۔ کیا اہل کوفہ میری امداد کریں گے۔ عربی میں ایسے لکھا گیا۔

سوال: اسینصرونی اهل الکوفه؟

جواب: لا ینصر الکوفی لایوفی

کہ یہ آپ کی مدد کریں گے اور نہ وفا۔

مگر میں اس بات کو قطعی طور پر قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ ظنی قواعد آپ کی شان مبارک
سے ہیچ ہیں۔ کیونکہ خاندان نبوت قلم دوات اور ان ظنی قواعد کا محتاج نہ تھا۔ وہ پاک ہستیاں جو
نواسہ رسول رحمت للعالمین ﷺ ہوں۔ کسی مسئلہ کو معلوم کرنے کے لیے سوال قائم کر کے جواب
نکالیں اور وہ بھی ایک معمولی ظنی قاعدہ سے۔ جس کی اپنی کوئی حیثیت نہ ہو۔ کیا خاندان نبوت کو
اتنے پاپڑ بیلنے پڑتے تھے؟ مجھے افسوس ہوتا ہے ایسے لوگوں نے معمولی شہرت کے لیے ایسے
گستاخانہ فعل سرانجام دیے اور ایسی باتیں آپ کی شان مبارک سے منسوب کیں۔ وہ ہستیاں
جن کو جبریل علیہ السلام کھلائیں، جو افضل الانبیاء کا نواسہ اور اسد اللہ غالب امیر المومنین کا لخت
جگر ہو، جن کے آگے دنیا کے رائج اور دنیائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک تمام حالات کھلی
کتاب کی طرح ہوں۔ افسوس صد افسوس ان پر جنہوں نے ظنی باتوں کو کائنات کی برگزیدہ
ہستیوں سے منسوب کیا اور اس سے بھی زیادہ ان پر جنہوں نے آنکھیں بند کر کے اس پر یقین کر
لیا۔ فرض کر لیں اگر یہ سچ ہے تو وہ مومنین اہل علم یہودیوں سے علم کیوں سیکھیں؟

چونکہ یہ ایک پاک علم ہے اور مستند قواعد کے تحت جواب کے حروف غیر اختیاری طور
پر پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو ترتیب دینے سے ایک بامعنی فقرہ بن جاتا ہے۔ جو سوال کا حتمی جواب
ہوتا ہے۔ یہ سب یونانی قواعد ہیں جن میں اعداد اور نجوم کا آمیزہ شامل ہے۔ چونکہ یہ علم انبیاء

میں سے ہے۔ لہٰذا اس میں ایک خاص خصوصیت ہے کہ یہ تمام طریق پر کسی کو نہیں آتا۔ یہ علما کا ورثہ ہے اور خاص خاص علماء کے فہم تک اس کی رسائی ہوتی ہے۔ یہ علاوہ ہوتے ہیں جن کے قلب پر واردات اترتی ہے اور وہ متقی لوگ ہوتے ہیں۔ یا یوں سمجھ لیں کہ جب تک آپ اپنے آپ کو وارثِ علوم انبیاء ثابت نہیں کریں گے اس وقت تک ادراک تک نہیں پہنچتا۔ جس شخص پر عنایت ایزدی ہوگی اس کو آ کر فرشتے بھی تعلیم دے دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ میں کسی کو کوئی راز بتا دوں تو نہیں بتا سکتا۔ اس علم کی علم الاخبار کی شاخ کو مستحصلہ کہتے ہیں۔ اس کا جواب قلب پر وارد ہوتا ہے۔ بعض اصحاب نے چند گوشے اس علم کے بے نقاب کیے ہیں۔

میں نے اس بارے بڑی تحقیق کی ہے۔ پاکستان میں اہل سنت میں جتنے جفار گزرے ہیں یا اس وقت موجود ہیں۔ وہ سب سلسلہ قادریہ سے روحانی طور پر منسلک تھے۔ سید حیات شاہ الہ آباد، استادی بابر سلطان قادری فیصل آباد، مولانا شمس الدین میلسی، علامہ شاد گیلانی، بابا امان اللہ دھریجہ مرحوم اور بھی کئی اساتذہ کرام۔ جو اصل جفر جانتے تھے یا جانتے ہیں۔ بابا امان اللہ دھریجہ علیہ الرحمۃ کو دوران چلہ قاعدہ احست سات طریق سے تعلیم ہوا تھا۔ مصر میں ابو الفتاح طوخی نے اور ایران میں علماء کرام کے علاوہ آج ملائیشیا، مصر، انڈونیشیا میں علم جفر جاننے والے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس علم ہے۔ اٹکل پچو قواعد نہیں۔ سابقہ ادوار میں اردو میں چند کتابیں لکھی گئی مگر ان میں بھی مستحصلہ بند ہی رکھا اور آج تک نہ کھل سکا۔ عربی میں بھی کتب کافی لکھی گئیں۔ اب پاکستان میں پچھلے بیس سال میں جو کتب لکھی گئی ہیں ان میں مستحصلہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بحرحال عربی ابجد کے 28 حروف ہیں اور اردو میں 35 حروف ہیں۔ ابجد کے 28 حروف ہیں اور ان کے جوڑوں سے جو حروف بنتے ہیں وہ لامتناہی سلسلہ ہے۔ دنیا کی بے شمار زبانیں اسی قسم کے حروف سے بنتی ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا۔ جہاں تک مستحصلہ کا تعلق ہے اگر چند حروف متشابہ نکال دیے جائیں تو بھی نفس کلام میں فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً ث یا س یا ص کو لیں۔ ان کی آوازیں متشابہ ہیں۔ اگر سلام کو صلام کر کے لکھیں یا ثابت کو سابت کر کے لکھیں تو بولنے میں حرف تو صحیح آئے گا مگر املاء میں قوم کا یہ تسلیم شدہ طریقہ نہیں کہ ثابت کو سابت کر کے لکھا جائے۔ یہ کوئی قرآنی آیات تو نہیں کہ ضرور ثابت کو ثابت ہی لکھو۔ لیکن جب قوم نے مان لیا کہ ثابت کو سابت نہیں لکھا جا سکتا، ورنہ غلط ہوگا تو اس لیے سب ثابت لکھتے ہیں تا کہ صحیح لکھا جا سکے۔ مستحصلہ میں اسی لیے بعض حروف کے بدلے کو جائز سمجھتے ہیں جب کلمات صحیح نہ بن سکیں۔ بات یہ ہے کہ ہماری اردو زبان میں 28 حروف نہیں بلکہ 35 ہیں اور وہ 28 حروف میں لکھی بھی نہیں جا سکتی۔ غلط ہو جائے گی۔ جیسے پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ وغیرہ حروف ابجد میں نہیں ہیں۔ علم جفر تو 28 حروف سے مکمل ہے۔ لیکن جب اسے اردو میں ڈھالنا ہوگا تو یا تو چند حروف کا اضافہ کرنا ہوگا اور نئے قواعد مرتب کرنا ہوں گے۔ کیونکہ ہمارے ناموں میں کلام میں ان حروف کا آنا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ ابجد میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا اور نئے قواعد مرتب کرنے کی ہمت بھی نہیں یا اتنا علم ہی نہیں کہ اس میں یہ کمال پیدا کر سکیں۔ تو پھر بہتر یہی ہے کہ سوال عربی میں لکھیں اور جواب حاصل کریں۔ قدیم قواعد کام دیں گے۔ لیکن اردو میں جواب حاصل کرنے کے لیے بہت سے قواعد میں ترمیم کرنی پڑتی ہے اور امدادی حروف کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے، جو مجبوری ہے۔ بہر حال مروجہ ابجد کو مرکب کر کے سات جملے بنا لیے گئے ہیں۔ ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔ یہ جملے بے معنی ہیں یا بامعنی۔ اس کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے کوئی معنی نہیں۔ صرف مراتب اعداد ملحوظ رکھ کر جملے بنا لیے گئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ابن مرہ جو عرب کا مشہور عالم تھا۔ اس کے آٹھ بیٹے تھے۔ یہ اس کے بیٹوں کے نام ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی اختلاف ہے۔ کیونکہ تمدن عرب سے پہلے یہودی چھ جملوں سے کام لیتے تھے اور ان کی زبان 22 حرفوں سے مرکب تھی۔ بعد کے چھ حروف ث، خ، ذ، ض، ظ، غ ان کی زبان میں نہ تھے اور ان کے اعداد چار سو تک محدود تھے۔ یعنی قرشت کی تک تک اور کہتے ہیں ابجد سے قرشت تک مدائن کے چھ بادشاہوں کے نام تھے۔ لیکن یہ بھی اختلافی امر ہے۔ وجہ یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احکامات کی کتابوں بارے پہلے ذکر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے گھر میں پرورش پانے کی وجہ سے دنیوی اور سحری علوم کی پوری تعلیم ملی تھی۔ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے جو تعلیم پیغمبرانہ ہوئی تھی وہ چھٹے اور ساتویں احکام میں موجود ہے۔ اس میں ابجد بعینہ اسی ترتیب میں ہے۔ جسے ہم استعمال کرتے ہیں۔ (نوٹ: یہ احکام میں نے بذات خود نہیں دیکھے ان کی تلاش میں ہوں لیکن معلومات کے طور پر مواد موجود ہے۔ حکیم

سرفراز احمد زاہد) اور ان کے جو اعداد اس وقت مقرر ہیں۔ وہی اعداد حروف کے ان احکامات میں درج ہیں۔ یہ 22 حروف ہیں اور یہ کہنا درست ہے کہ حروف کے خواص ان کے اعداد اور ان کی ترتیب یعنی ابجد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری۔ انگریزی زبان میں بھی حروف ابجد کی ترتیب سے ہی بنی ہے۔ جس میں زمانہ کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آچکی ہیں۔ یا زبان کا لہجہ تبدیل ہو کر کچھ کا کچھ ہو گیا ہے اور کچھ ترتیب بھی بدل گئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ابجد	ABCD
کلمن	KLMN
قرشت	QRST

یہ تو صحیح طور پر موجود ہیں۔ آخری چار حروف WXYZ بھی ضظغ کی طرح ثقیل قسم کے ہیں۔ توریت کے احکامات میں ساتویں حصہ کی آیت 119 کو ملاحظہ کریں۔ تمام ابجد کے حروف اور خواص اور اعداد لکھے گئے ہیں۔ اور یہی ابجد کی مروج ترتیب ہے۔ لہٰذا یہ کلمات نہ ابن مرہ کے بیٹوں کے نام ہیں، نہ مدائن کے بادشاہوں کے نام تھے۔ یہ جس قدر تحقیق پرانی کتب میں لکھی گئی ہے، موہوم ہے اور لغو ہے۔

عبرانی حروفِ تہجی:

عبرانی حروف	تلفظ	ابجد عبرانی	حروف مفرد	اعداد
	الف	الف	ا	۱
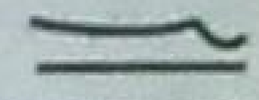	بےتھ	بے	ب	۲
	جیمل	جیم	ج	۳
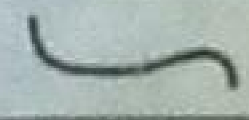	دالتھ	دال	د	۴
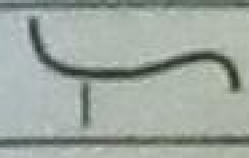	ھی	ھا	ھ	۵
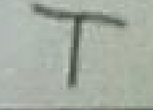	واؤ	واؤ	و	۶
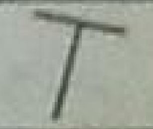	زائن	زا	ز	۷
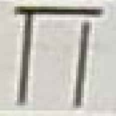	کیتھ	حا	ح	۸
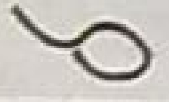	طیتھ	طا	ط	۹
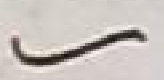	یوو	یا	ی	۱۰
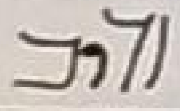	کاف	کاف	ک	۲۰
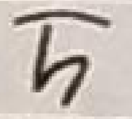	لامڈ	لام	ل	۳۰
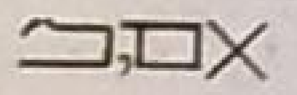	میم	میم	م	۴۰
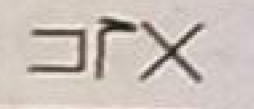	نون	نون	ن	۵۰
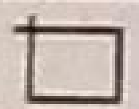	سامک	سین	س	۶۰
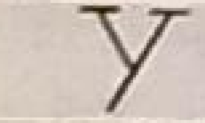	عین	عین	ع	۷۰
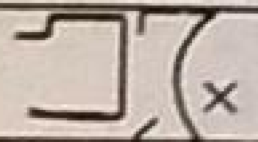	فی	فا	ف	۸۰
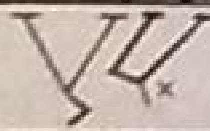	صادی	صاد	ص	۹۰
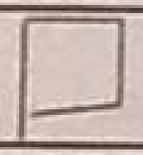	قوف	قاف	ق	۱۰۰
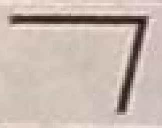	ریش	را	ر	۲۰۰
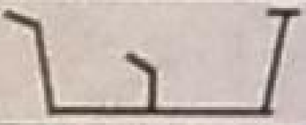	شین	شین	ش	۳۰۰
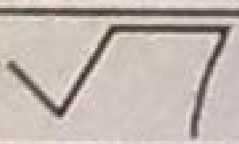	تاؤ	تا	ت	۴۰۰

اہل عرب نے بعد میں اپنی زبان کے مطابق چھ حروف بڑھا کر عددی تعداد ایک ہزار تک کر لی۔ عبرانی زبان میں 22 حروف اور اعداد 400 تک تھے۔ وہ جفر کے سوال کس طرح حل کرتے تھے۔ اس کی کوئی مثال اور نمونہ کسی کتاب سے نہیں مل سکا۔ چونکہ قدیم عرب کے لوگوں نے بعد کے دو جملے بڑھائے اور تعداد ایک ہزار تک مقرر کر لی۔ اس لیے جفر کے قواعد بھی انہوں نے مرتب کیے۔ ابن مرہ بھی انہی لوگوں میں سے ہوگا۔ صاحب قاموس نے پوری ابجد کا عربوں کو موجد قرار نہیں دیا۔ آخری دو جملوں کا موجد تسلیم کیا ہے اور یہ موقف صحیح ہے۔ اس لیے لازمی یہود اور عربوں کے طرز تکلم میں فرق ہوگا۔ اہل عرب نے یہود کے 22 حروف کے بعد 6 حروف اور اضافہ کر کے 28 حروف کا مجموعہ قائم کیا اور سات پر تقسیم مکمل کر لی۔ چار چار حروف کے جملے بنا

لیے۔ ہر جملہ کی تقسیم ستاروں پر بھی تقسیم ہوگئی۔ اتنی تفصیل کے بعد یہ تو بات ثابت ہے۔

علم جفر اسی پاک علم کا نام ہے جو زبان اور ثقافت سے ہٹ کر اس کے روحانی اثرات سے متعلق ہے۔ اس میں علم الآثار جو حروف اور اس کی قیمتوں یعنی اعداد سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن علم الاخبار محض حروف بعض قواعد کے ماتحت الٹ پھیر ہے جس کا حساب سے تعلق ہے۔ مستحصلہ اسی کو کہتے ہیں۔ یہ ایسا علم ہے جس کو حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے اور بعض اوقات تو قدرتی طور پر ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ اچھوں اچھوں کے قوائے عملیہ بے کار ہو جاتے ہیں۔ دماغ سوزی کوئی نتیجہ نہیں دیتی۔ اس لیے مشہور ہو گیا کہ روحانی قوتیں اگر کسی کے اندر ہیں تو سطر مستحصلہ نکل آتی ہے۔ یعنی حروف مستحصلہ کی تبدیلی روح میں اترنے والی خبر کے مطابق کر لی جائے تو جواب نکل آئے گا اور یہ بات حرف بہ حرف صحیح ہے۔ اس بات کا انداز اس کتاب میں درج بعض مستحصلات کے حل کے موقع پر ہوا کہ ایک سوال کبھی ایک ایک ماہ تک حل نہ ہوا جب کرم ہوتا تو ایک دن میں کئی کئی سوالات حل ہو جاتے۔ ایسے معلوم ہوتا جیسے مستحصلہ کے حروف الہامی طور پر ذہن میں اتر رہے ہوں۔

علم جفر دنیا میں ناپید نہیں بلکہ اس کے جاننے والے دنیا میں کم و بیش موجود ہیں۔

اس علم کے ذریعہ ہر قسم کے دینی اور دنیوی معاشرتی سوالات حل کر سکتے ہیں۔ بات کا جواب بات سے ملتا ہے۔ زندگی میں جو بات پوچھنے کے لائق ہو وہ جفر سے پوچھی جا سکتی ہے۔ آپ ہر قسم کے سوالات کاروبار، ملازمت، مقدمہ، امتحان، جسمانی مسائل، مشکلات، ناکامیوں کی وجہ اور ان کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی علم کے ذریعے لاعلاج امراض کی تشخیص، معالج کا نام، مقام اور علاج معلوم کر سکتے ہیں۔ اسم اعظم معلوم کیا جا سکتا ہے۔

میں گذشتہ 20 سال سے اس علم پر لکھ رہا ہوں اور پاکستان میں واحد شخص ہوں جو اس علم کے ذریعہ ہر سال زنجانی جنتری میں ملکی اور غیر ملکی و سیاسی حالات پر پیش گوئیاں کر رہا ہوں اور اکثر سچ ثابت ہوئی ہیں۔ زنجانی جنتری میں جفری پیش گوئیوں کی مقبولیت کو دیکھ کر دوسری جنتریوں میں بھی کئی نام نہاد جفاروں نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ جس میں کامیابی بہت دور ہے۔ ابھی آخری پیش گوئی پرویز مشرف کے اقتدار کی تھی جو 100% کامیاب ہوئی، یہ ایک سچا علم ہے، اس کی قدر کریں۔

فقیر حکیم سرفراز احمد زاہد

اصطلاحات

ہر علم میں ماہرین فن اصطلاحات بغرض اختصار استعمال کرتے ہیں۔ علماء جفر نے اس علم کو عام لوگوں سے پوشیدہ کرنے کی غرض سے یا پھر برائے اختصار اس علم میں خود وضع کردہ اصطلاحات کا اس قدر فراوانی سے استعمال کیا ہے کہ آسان سے آسان جفر بھی مرکوز ہو کر رہ گیا۔ بعض قواعد تو اس قدر مرموز کیے گئے کہ قابل ترین جفار بھی فہم کرنے سے قاصر رہے۔ میں نے بہت کوشش اور تحقیق کے بعد ان اصطلاحات کی تشریح کو آسان الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ شائقین جفر کو چاہیے کہ ان اصطلاحات مرموزہ کو خوب ذہن نشین کر لیں کہ آئندہ بیان کیے گئے مستحصلات خفیہ و خبریہ کو سمجھ کر بآسانی حاصل کر سکیں۔ سب سے پہلے جفر کے دو معروف شعبوں کا ذکر کروں گا۔ مقاصد اور قواعد کے لحاظ سے علم جفر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- حصہ اخبار　　2- حصہ آثار

ان دونوں شعبوں کی اختصار کے ساتھ وضاحت کروں گا۔ لیکن پہلے حصہ آثار اور دوم اخبار ہے۔

1- علم جفر کا حصہ آثار:

پہلے حصہ کا نام حصہ آثار ہے اس میں حروف ابجد اور ان کے طلسمی اعداد کی پوشیدہ قوتوں کو مقصد کے مطابق متحرک کر کے خاص اوقات میں ان اثرات کو الواح و نقوش کی شکل میں جذب کیا جاتا ہے۔ جس سے عالم سفلی اور علوی میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور سائل اپنا مطلب و مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ وظائف و عملیات وضع کیے جاتے ہیں۔ غرضیکہ انسانی زندگی میں جس قدر بھی واقعات و حادثات پیش آ سکتے ہیں۔ ان کے تدارک

کے لیے اس حصہ سے کام لیا جاتا ہے۔

2۔ حصہ اخبار:

اخبار خبر کی جمع ہے۔ خبر سے مراد کسی چیز کے متعلق معلوم کرنا۔ حصہ اخبار میں استخراج مستحصلات کے ان قواعد پر بحث کی جاتی ہے۔ جن کے ذریعے کسی سوال یا درپیش مسئلہ کا حل بذریعہ مستحصلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ علم الاخبار علم جفر کی نہایت اعلیٰ قسم ہے۔ اس حصہ کا انسانی قوت متخیلہ اور قوت حافظہ سے گہرا تعلق ہے۔ اس کے علاوہ حساب اور الجبرا میں ماہر ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ جفار کی ہر دو صورتیں جس قدر عمدہ ہوں گی مستحصلہ اسی قدر واضح ہوگا۔

علماء جفر نے اس علم کو سیکھنے کے چند قواعد مقرر کیے ہیں۔ ان اسرار و رموز کو جاننے کے لیے چند اصطلاحات رائج کی ہیں تمام علم کا دارومدار انہی ابتدائی باتوں پر ہے۔ اس میں سب سے اول قدم ابجد ہے تمام کائنات کا نظام 28 حروف کے تحت ہے۔

3۔ ابجد:

ابجد حرف کی ترتیب کا نام ہے۔ جس کے تحت حروف کی مختلف مقادیر (مقدار کی جمع) مقرر کی گئی ہے۔ ان مقررہ مقادیر کے لحاظ سے سوالات کے جوابات کا استخراج کیا جاتا ہے۔ کل 28 حروف ہیں۔ عربی میں 28 حرف ہی ہیں لیکن اردو میں چند حروف کا اضافہ ہے۔ مثلاً پ، ٹ، چ، ڈ، گ وغیرہ فالتو حروف ہیں۔ عربی میں یہ شامل نہیں ہیں۔ کل ابجد 28 ہیں۔ یہ تعداد منازل قمر کے مطابق ہے۔ اصطلاحات جفر میں ان ابجدوں کو لسان الغیب کہتے ہیں۔ ابجد کے تمام حروف کے اعداد 5995 ہیں۔ علماء جفر نے دو مشہور ابجدوں سے مختلف طریقوں سے مزید 28 اباجد استخراج کی ہیں۔ پہلی ابجد قمری کہلاتی ہے۔ یہ علم جفر میں ریڑھ کی ہڈی کہلاتی ہے۔ اسے زبانی یاد ہونا ضروری ہے۔ ہر حرف کا مرتبہ کا عدد اور اس کی قیمت زبانی ازبر ہونا ضروری ہے اگر جفر سیکھنا ہے تو۔

دو مشہور اور ابتدائی اباجد مندرجہ ذیل ہیں۔ باقی جتنی بھی ابجدیں استخراج ہوتی ہیں انہی دو ابجد سے استخراج کی جاتی ہیں۔

1۔ ابجد قمری　　2۔ ابجد شمسی

ابجد قمری:

علم جفر کا حصہ اخبار ہو یا حصہ آثار میں قمری بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ حروف کے اعداد ہوں یا نقوش اور الواح تیار کرنی ہوں تمام اعداد قمری سے ہی تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ابجد کو قمر (چاند) سے منسوب کیا جاتا ہے اور ابجد شمسی یا اہتث کو شمس یعنی سورج سے مماثلت ہے اور یہ آتشی اور جلالی بھی ہے۔

ابجدی قمری:

مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
عدد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
عدد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اعداد مراتب: کل اعداد 1 تا 9 ہیں۔ باقی سب ان میں جمع کرنے سے بنتے ہیں۔ مفرد اعداد صرف 9 ہیں۔ اسی ابجد قمری میں 9 عدد ہیں۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

اب اگر ان کو ایک درجہ ترقی دیں تو 1 کا 10 ہو جائے گا۔ 2 کا 20 ہو۔ ابجد میں

ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

یہ اعداد دہائی یعنی عشرات کہلاتے ہیں۔ پہلے عدد اکائی ہیں۔ اب ان اعداد کو ایک درجہ اور ترقی دیں تو 10 کا 100 ہو جائے گا۔ مثلاً 20 کو ایک درجہ ترقی دی تو 200 ہو

گیا۔ یہ اعداد سینکڑہ کہلائیں گے۔ عددی زبان میں میات کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰

اب آخر میں حرف غ بچ گیا۔ اب 100 کو ترقی دی تو 1000 ہوا اور غ (۱۰۰۰) ہو۔ اسے دوسرے لفظوں میں یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	← احاد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	← عشرات
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	← میات
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	
غ	-	-	-	-	-	-	-	-	← الوف
۱۰۰۰									

اس ترتیب کو ہم مرتبہ، ہم رتبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مستحصلہ حاصل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔ علاوہ ازیں اسے یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔

ایقغ (1)، بکر (2)، جلش (3)، دمت (4)، ھنث (5)، وسخ (6)، زعذ (7)، حفض (8)، طصظ (9)۔ یوں فقرات بنیں گے۔ اس ترتیب سے لکھی گئی ابجد کو ابجد ایقغ بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ابجد آدم:

ابجد آدم حروف ابجد کی ترتیب تہجی جو ہم اول قاعدہ اردو میں پڑھتے ہیں۔

ابجد ابتث:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ه	ی
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اس ابجد سے عملیات میں کام بہت کم لیا جاتا ہے کیونکہ اس سے تیار کردہ اعمال بڑے جلالی ہوتے ہیں اور رجعت کا بہت خوف ہوتا ہے۔ اگر اس کی رجعت ہو جائے تو اس کا مداوا بہت مشکل ہوتا ہے ہاں بعض جگہ اس سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے اثرات بہت جلدی ظاہر ہوتے ہیں لیکن نقصان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے چنانچہ عملیات میں اس کی بجائے ابجد قمری سے ہی کام لیا جاتا ہے یہ کیونکہ قمر سے منسوب ہے اگر اس میں غلطی بھی ہو جائے تو رجعت کا ڈر یا خوف نہیں ہوتا اور نقصان نہیں ہوتا۔

ابجد ایقغ:

جب ہم ابجد قمری کو اعداد مفردہ کے نیچے بار بار لکھتے ہیں تو ابجد ایقغ وضع ہوتی ہے۔ اس کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ لیکن اصول ایقغ کے مطابق یوں ہے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	
اساس	ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ه	نظیره
نظیره	ن	ث	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ	اساس
	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	

ابجد ارغی:

یہ ابجد شمسی سے 9-9 کی طرح سے استخراج ہوتی ہے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
اساس	ا	ر	غ	ی	ذ	ع	ه	د	ظ	و	خ	ط	ن	ح

نظیرہ	ض	م	ج	ص	ل	ث	ش	ک	ت	س	ق	ب	ز	ف
	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

یہ ابجد حصہ اخبار اور قواعد خفیہ میں بہت استعمال ہوتی ہے۔ ابجد ارغی (1)، ابجد ابقع (2)، ابجد قمری (3)۔ یہ تسعات ابقع کہلاتی ہیں اور مستحصلہ کی جان ہیں۔

ابجد اھطم:

یہ ابجد، ابجد قمری سے چار چار کی طرح سے استخراج ہوتی ہیں۔ قواعد مستحصلہ میں یہ کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے حروف اربع عناصر بھی کہلاتے ہیں۔ اسے یوں بھی لکھتے ہیں۔ جہاں حروف کی طبع معلوم کرنی ہو تو اسے لازمی استعمال کرتے ہیں۔

حروف آتش	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

یہ حروف کی تقسیم ہے۔ ابجد یوں ہوگی۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	
اساس	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	نظیرہ
نظیرہ	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	اساس
	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	

ابجد احست:

ابجد احست سے بہت قواعد حل ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں اس کا استعمال بہت ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ح	س	ت	ب	ط	ع	ث	ج	ی	ف	خ	د	ک
ص	ذ	ھ	ل	ق	ض	و	م	ر	ظ	ز	ن	ش	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اصخذ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ص	خ	ذ	س	ھ	ت	ل	ب	ق	ط	ض	ج	و
ث	م	ج	ر	ی	ظ	ف	ز	خ	ن	د	ش	ک	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اجہز طلم یا عزیزہ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قطب:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	و	ا	ل	ع	ظ	ی	م	خ	ق	ح	ز	ت	ف
ص	ن	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	د	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قطب اعداد میں استعمال نہیں ہوتی۔ یہ ابجد ایک شعر سے منسوب ہے۔ جس کے حروف 44 ہیں۔ یہ ابجد علم جفر میں استخراج مستحصلہ کے لیے بہت اہم ہے۔ زیر نظر کتاب میں اس کا استعمال بڑے احسن طور پر کیا گیا ہے۔

دی گئی اباجد میں ہی مستحصلہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

جمل کبیر:

کسی سوال کے اعداد ابجد قمری سے لے کر ان تمام اعداد کے میزان کو جمل کبیر

کہتے ہیں۔ جیسے

س	ر	ف	ر	ا	ز
۶۰	۲۰۰	۸۰	۲۰۰	۱	۷

۶۰ + ۲۰۰ + ۸۰ + ۲۰۰ + ۱ + ۷ = ۵۴۸ یہ جمل کبیر کہلاتا ہے۔

ان کے حروف بنائے: ۸=ح، ۴۰=م، ۵۰۰=ث، حروف: ح م ث

جمل وسیط:

کسی عدد کا ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا مثلاً:

اعداد 548، ان ۸+۵۴=۶۲ اور حروف ب س ہوئے۔

بسط صغیر:

بسط وسیط سے پیدا شدہ اعداد کا ایک ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا جیسے

۶۲ = ۲+۶ = ۸ حرف ح بنا۔

بسط اصغر:

بسط صغیر کے اعداد کا ایک مرتبہ کم کر کے حروف بنانا۔ یہ سب قاعدہ بدوح ملین میں بسانکا اربعہ حاصل کیے جاتے ہیں۔ باقی قواعد میں نہیں۔

اساس:

وہ بنیادی حروف یا سطر جن سے سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے حروف پیدا کیے جاتے ہیں۔ اساس کسی بھی مستحصلہ کی بنیاد ہے۔ اسی پر ہی مستحصلہ کی دیوار کھڑی ہوتی ہے۔ اساس قائم کرنے کے بہت طریقے ہیں۔ ہر قاعدہ کی مناسبت سے اساس قائم ہوتی ہے۔

تخلیص:

کسی سوال کے حروف سے جو حروف تکرار کریں ان کو نکال دینا صرف ایک دفعہ حرف کا آنا ضروری ہے۔ یعنی مکررات کو خارج کرنا۔ مثلاً سوال ہے:

قلعہ کہنہ قاسم باغ کس شہر میں ہے؟

بسط:

اس سوال کو الگ الگ حروف میں لکھا تو

ق ل ع ہ ک ہ ن ہ ق ا س م ب ا غ ک س ش ہ ر م ی ں ہ ی

ان کی تخلیص کی تو یہ حروف حاصل ہوئے۔

تخلیص: ق ل ع ہ ک ن ا س م ب غ ش ر ی

مکررات چھوڑ کر تخلیص کی تو مندرجہ بالا حروف حاصل ہوئے۔ یہ سطر تخلیص ہے۔

اسی پر آگے مختلف مراحل میں عمل کیا جاتا ہے۔

نظیرہ:

نظیرہ کا مطلب ہے تبدیل کرنا، ابجد قمری میں اوپر کے حروف نیچے والے حروف کا نظیرہ ہیں اور اوپر والے حروف کا نظیرہ نیچے والے حروف ہیں یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر حرف کا پندرھواں حرف اس کا نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً ا کا نظیرہ س ہے اور س کا نظیرہ الف ہے۔ ط کا نظیرہ ث ہے اور خ کا نظیرہ ی ہے۔ ابجد میں نچلے حروف کو ان کے اوپر کے حروف سے تبدیل کریں۔ ایک دوسرے کے اوپر نیچے کا حروف ایک دوسرے کا نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً

حروف: ا و ج و س ش

نظیرہ: س ر ف ر ا ز = سرفراز

تکسیر موخر صدر:

تکسیر کا لفظ کسر سے نکلا ہے۔ کسر کے معانی ٹوٹ پھوٹ کے ہیں۔ اصطلاح جفر میں تکسری کے معنی ہیں حروف کی سطر کو قواعد کے مطابق الٹ پلٹ کرنے کے ہیں۔ مندرجہ بالا قسم تکسیر کی شرح کچھ یوں ہے کہ حروف کو اس طرح گردش دی جائے کہ مطلوبہ سطر کا آخری حرف لیں۔ اسے سطر کے پہلے حرف کے نیچے لکھ دیں۔ پھر اس سطر کا پہلا حرف شروع سے لیں۔ اسے آخری حرف کے آگے لکھ دیں۔ پھر آخر سے ایک حرف پھر شروع سے حرف لے کر تمام سطر کے حروف کی نشست تبدیل کر دیں۔ اس طرح تمام حروف کی جگہ تبدیل ہو جائے گی۔ یہ نئی سطر موخر صدر کہلائے گی۔ مثلاً

سطر: ک م ر ر ز ا ف س ی ح

موخر صدر: ح ک ی م س ر ف ر ا ز

یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔

تکسیر صدر موخر:

مندرجہ بالا تکسیر موخر صدر کا عکس ہے۔ وہاں ہم نے آخری حرف پہلے لیا تھا اور پہلا حرف بعد میں۔ لیکن اس میں پہلا حرف اپنی جگہ قائم رہے گا۔ آخری حرف اس کے آگے لکھ دیں گے۔ پھر شروع کا حرف لیں گے اس کے بعد آخر سے حرف لیں گے۔ اسی طرح تمام سطر کے حروف گردش کر جائیں گے۔ مثلاً

مطلوبہ سطر: ح ی س ف ا م د ح ز ر ر م ک

صدر موخر: ح ک ی م س ر ف ر ا ز ا ح م د

اقسام حروف:

حروف کئی قسم کے ہیں۔ یہاں میں ان سب کو فرداً فرداً بیان کروں گا۔ جن کی ضرورت قواعد خبریہ میں ہوتی ہے۔ ان کا ہر طالبعلم جفر کے لیے جاننا ضروری ہے۔

حروف صوامتہ:

یہ کل تیرہ حروف ازروئے جفر قرار دیے گئے ہیں۔ ان کی تعریف اس طرح سے ہے کہ ان پر کوئی نقطہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں انہیں حروف چپ بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ آثار الجفر میں کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔ انسانی زندگی کے تقریباً 50% مسائل کے حل پر محیط ہیں۔ ان سے طلسمات بھی تیار ہوتے ہیں۔ حصہ اخبار میں ان سے کئی مستحصلات منسوب ہیں۔ وہ یہ ہیں:

ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ھ ---- ۱۳حروف

حروف ناطقہ:

حروف غیر منقولہ یعنی نقطے والے حروف صامت کہلاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اب حروف منقوطہ یعنی نقطے والے حروف جن کو جفر میں حروف ناطقہ کہتے ہیں۔ ان کی تعداد 51 ہے۔ وہ یہ ہیں:

ب ت ث ج خ ذ ز ش ض ظ غ ن ق ف اور ی ---- ۱۵حروف

بلحاظ اردو ی غیر منقولہ ہے یعنی اس کے ساتھ کوئی نقطہ نہیں۔ لیکن بلحاظ عربی ي دو نقطے رکھتی ہے۔

حروف نورانی:

یہ حروف تعداد میں چودہ ہیں جو حروف قرآن پاک کی آیات کے شروع میں استعمال ہوئے ہیں جیسے الم۔ حم۔ طس وغیرہ ان کو تخلیص کیا تو یہ تعداد میں 14 ہوئے، وہ یہ ہیں:

ا ھ ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر ---- ۱۴حروف ہیں۔

حروف ظلمانی:

حسب ذیل حروف ازروئے جفر حروف ظلمانی کہلاتے ہیں۔

ب ج د و ز ف ش ت ث خ ذ ض ظ غ

حروف تواخیہ:

ایسے حروف جو شکل میں آپس میں ملتے ہیں۔ لیکن نقاط میں فرق ہوتا ہے۔ حروف تواخیہ یہ ہیں:

ب ت ث ف   ج ح (ھ) خ   د ذ   ر ز
س ش   ص ض   ط ظ   ع غ   ق ک

سطر مستحصلہ میں بعض اوقات جفار کو ان حروف سے تبادلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً یہ حروف (ت ا ت) تو ہم کسی ت کو تواخیہ ب سے بدلتے ہیں۔ یعنی شروع کا ت، ب سے بدلہ تو لفظ (ب ا ت) بات بن گیا۔ اگر آخری ت کو ب سے بدلہ تو ''تاب'' بن گیا۔ ایسے بہت سے جفری قواعد ہیں جن میں حروف تواخیہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

حروف غیر تواحیہ:

ان حروف کو کہتے ہیں جو شکل وصورت میں الگ الگ ہوتے ہیں اور یہ واحد ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

ا ف ق ک ل م ن و ھ ی

حروف ملفوظی:

ملفوظی کا لفظ الفاظ کی نطق سے ہے۔ لفظ جیسے زبان سے ادا ہوتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ اس کو اسی طرح لکھنا علاوہ ازیں ملفوظی ہمیشہ تین تین حرفوں سے بنتے ہیں۔ مثلاً ا کو جب ہم زبان سے ادا کرتے ہیں تو صورت یہ ہوتی ہے۔ "الف" پہلے تو یہ حرف مفرد تھا لیکن جب زبان سے ادا ہو تو ل ف کا اضافہ ہو گیا مثلاً اگر کہیں لکھا ہو کہ محمد کو ملفوظی کرو، تو ملفوظی کی صورت یہ ہوگی۔

میم۔ حا۔ میم۔ دال۔ ملفوظی کرنے سے چار حروف سے گیارہ حروف ہو گئے اور مکتوبی ہوتے ہوئے جہاں اعداد ۹۲ تھے۔ اب ملفوظی ہونے سے ۲۲۴ ہو گئے۔ مکتوبی اعداد سے ب ص پیدا ہوئے اور ملفوظی کرنے سے دک ر پیدا ہوئے۔ ملاحظہ کریں مکتوبی اور ملفوظی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس قانون کے تحت ابجد کے ۲۸ مکتوبی حروف ملفوظی ۷۲ بن جاتے ہیں اور نقطے ۲۲ کی بجائے ۴۲ ہو جاتے ہیں اور اعداد بجائے ۵۹۹۵ کے ۶۷۹۵ ہو جاتے ہیں، ابجد ملفوظی یہ ہے۔

حروف	ا	ل	ف	ب	ا	ج	ی	م	د	ا	ل	ھ	ا	و	ا	و	ز	ا
اعداد	۱	۳۰	۸۰	۲	۱	۳	۱۰	۴۰	۴	۱	۳۰	۵	۱	۶	۱	۶	۷	۱
حروف	ح	ا	ط	ا	ی	ا	ک	ا	ف	ل	ا	م	م	ی	م	ن	و	ن
اعداد	۸	۱	۹	۱	۱۰	۱	۲۰	۱	۸۰	۳۰	۱	۴۰	۴۰	۱۰	۴۰	۵۰	۶	۵۰
حروف	س	ی	ن	ع	ی	ن	ف	ا	ص	ا	د	ق	ا	ف	ر	ا	ش	ی
اعداد	۶۰	۱۰	۵۰	۷۰	۱۰	۵۰	۸۰	۱	۹۰	۱	۴	۱۰۰	۱	۸۰	۲۰۰	۱	۳۰۰	۱۰
حروف	ن	ت	ا	ث	ا	خ	ا	ذ	ا	ل	ض	ا	د	ظ	ا	غ	ی	ن
اعداد	۵۰	۴۰۰	۱	۵۰۰	۱	۶۰۰	۱	۷۰۰	۱	۳۰	۸۰۰	۱	۴	۹۰۰	۱	۱۰۰۰	۱۰	۵۰

حروف مسروری:

ابجد کے تمام حرفوں کے اعداد ۵۹۹۵ ہیں، یہ مکتوبی کہلاتے ہیں۔ حصول اخبار یا تقویم آثار کے سلسلہ میں جہاں یہ لکھا ہو کہ اعداد حروف مکتوبی نکالو تو وہاں وہ حروف اسی طرح لکھے جائیں گے۔ جس طرح ابجد میں ہیں اور لکھے جاتے ہیں اور اسی کے عدد لیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر میں اپنے نام سرفراز کے اعداد مکتوبی نکالنا چاہوں تو اس طرح ہوں گے۔

س	ر	ف	ر	ا	ز
۶۰	۲۰۰	۸۰	۲۰۰	۷۱	

۵۴۸ اعداد ہوئے۔ ان کو ملفوظی کیا جائے تو دو ہوتے ہیں۔ جیسے باتا حازاوغیرہ

حروف مکتوبی:

یہ وہ حروف ہیں جو ملفوظی ہوتے ہیں لیکن بولنے اور لکھنے میں ہم آواز ہوتے ہیں۔

یہ صرف تین ہیں۔ واؤ میم نون

بسط حرفی:

بسط کے معنی پھیلانا اور صرفی سے مراد حروف میں کسی فقرہ یا اسم کو الگ الگ حروف میں لکھنا بسط حرفی کہتے ہیں۔ مثلاً لفظ سرفراز کو ہم نے بسط حرفی کیا تو یوں ہوا۔

س ر ف ر ا ز

بسط ملفوظی:

حروف کو ان کی صوتی قدروں کو الفاظ میں منتقل کرنا جیسے سرفراز کا بسط ملفوظی یہ ہوا۔ سین را فا را الف زا۔

بسط عددی:

ابجد عددی عربی سے حروف کو تبدیل کرنا بسط عددی کہلاتا ہے۔ مثلاً ہم نے سرفراز کو بسط عددی میں تبدیل کرنا ہے تو یوں لکھیں گے۔

ستین۔ مائتین۔ ثمانین۔ مائتین۔ احد۔ سبعہ

بسط عزیزی:

حصہ اخبار میں تو اس سے مراد ہے حروف کا عزیزہ دینا۔ ابجد عزیزہ دوسرے لفظوں ابجد طلکم سے تبدیل کرنا، لیکن اس مزاج کو مزاج سے تبدیل کرنا بھی ہے۔ مزاج کی دوستی، دشمنی جیسے آتش اور باد میں دوستی ہے تو الف کا بسط عزیزی ج ہوگا۔ ھ کا ز عزیزہ ہوگا۔ اس کو عناصر اربعہ بھی کہا جاتا ہے۔

بسط تضعیف:

اس سے مراد ہے ہر حرف کو دوگنا کرنا۔ مثلاً م کے عدد ۴۰ ہیں۔ اس کو دوگنا کیا تو ۸۰ ہوئے اور ف کے عدد ۸۰ ہیں ان کا دوگنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں م کا بسط تضعیف ۸۰ یعنی ف ہوا اور ف کا س ق ہوا۔

بسط تنصیف:

اس میں ہر حرف کے عدد کو دو حصوں میں تقسیم کرنا یا نصف کرنا۔ اس کے علاوہ اس میں اس وقت تک نصف کرتے ہیں جب تک برابر تقسیم ہوتا رہے۔ جہاں جا کر نصف ختم ہو جائے وہی اس حرف کا بسط تنصیف ہے۔ مثلاً ف کا عدد ۸۰ ہے اس کی تنصیف کی تو ۸۰ کا نصف ۴۰ اس کا (م) ہوا۔ اب ۴۰ کا نصف ۲۰ حرف کاف، ۲۰ کا نصف ۱۰ حرف ی اور ۱۰ کا نصف ۵ حرف ھ ہوا۔ چنانچہ ف کا بسط تنصیف ھ ہوا۔

ترفع عددی:

اس سے مراد یہ ہے کہ حروف کے مراتب اعداد کو ابجد میں بلند کرنا، یعنی اکائی کے حرف کو دہائی کے حرف سے اور دہائی کے حرف کو سینکڑہ والے حرف میں تبدیل کرنا۔ مثلاً ا کا عدد ایک اسے بلند کیا تو 10 ہوا اس کا حرف ی ہوا۔ اسے ایک درجہ بلند کیا تو 100 ہوا اور حرف ق ہوا۔ یہ سارا ابجد اسی کا عمل ہے۔

ترفع حرفی:

قواعد جفر کی رو سے ترفع حرفی میں حروف کی اعداد نہیں لیے جاتے بلکہ ابجد قمری کے مطابق حروف کے مراتب کو ایک درجہ ترقی دی جاتی ہے۔ مثلاً ا کو ترفع کیا تو ب ہوا، ج کا

ترفع حرفی د ہوا۔ اسی طرح ابجد میں ہر حرف کا اگلا اس کا ترفع ہوتا ہے۔

ترفع طبعی:

اس سے مراد ہے کہ حروف کی طبع یعنی مزاج کو تبدیل کرنا۔ یعنی حروف آتش کو باد سے تبدیل کرنا اور حروف باد کو آب سے، آب کو خاک سے اور خاک کو آتش سے تبدیل کرنے کو ترفع طبعی کہتے ہیں۔

ترفع اقراری:

ایک حرف کو چھوڑ کر حرف لینا یا ہر حرف کا تیسرا حرف لینا۔ مثلاً ابجد قمری میں ہم نے حرف م کا ترفع اقراری لینا ہے تو دوسرا حرف ن ہے اور اسے چھوڑ دیا۔ تیسرا حرف س ہے۔ یہ ترفع اقراری ہے، اسے لے لیں گے۔ اسی طرح س کا ترفع اقراری ف ہوا اور ث کا ترفع اقراری ذ ہوا۔

ترفع ازواجی:

ابجد قمری میں یا مستحصلہ میں جس ابجد کا کہا گیا ہو۔ اس میں حرف مستحصلہ سے تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لینا ترفع ازواجی کہلاتا ہے۔ جیسے ل کا ترفع ازواجی س ہوا، ف کا ترفع ازواجی ر ہوا۔

نوٹ: ترفع اقراری اور ترفع ازواجی کا نقشہ اگر بنا لیا جائے تو گنتی کرنے سے وقت بچ جاتا ہے۔

امتزاج دینا:

اس سے مراد ہے ایک حرف طالب کا لینا، دوسرا حرف مطلوب کا لینا۔ مثلاً حکیم سرفراز کو امتزاج دینا ہے تو پہلے ایک سطر میں سرفراز لکھیں گے، اس کے نیچے حکیم لکھیں گے، پھر ان کو آپس میں ملا دیں گے۔ جیسے:

طالب: س رف راز
مطلوب: ح ک ی م xx

امتزاج: س ح رک ف ی رم از

جو حروف بچ جائیں ان کو استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں۔ اول اگر کسی سطر کے حروف کم ہو جائیں تو اوپر والے حروف بقایا ویسے ہی لکھ دیں۔ دوم کم ہونے والی سطر کے شروع سے اتنے ہی حروف دوبارہ لکھ لیں۔ جتنے حروف کم ہوئے ہیں۔ اب ان کو حسب ہدایت ملالیں۔ اس طرح آیات بھی ملائی جاسکتی ہیں۔

استنطاق:

یعنی لمبائی کے رخ اعداد کو جوڑنا۔ مثلاً ہمارے پاس اعداد ہیں۔ ۲۳۱۹۶۵۲۔ ان کا استنطاق کرنا ہے تو یوں کریں گے۔ ۲+۵+۶+۹+۱+۳+۲=۲۸ اب ۲۸ کا استنطاق کیا تو یہ ہوا۔ ۸+۲=۱۰ اور ۱۰ کا ۰+۱=۱

تنزل:

تنزل کی تشریح و تعریف علمائے جفر اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ترفع کی تعریف اور اس کے قوانین و قاعدے جو مندرجہ بالا کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ بالکل اس کے برعکس تنزل کی صورت ہے۔ یعنی اگر ترفع مثبت ہے تو اس کا منفی تنزل ہے۔ چنانچہ مراتب الحروف کے لحاظ سے غ کا تنزل ظ، ظ کا تنزل ض، ض کا تنزل ذ۔ اسی ترتیب سے سب حروف کا تنزل معلوم کیا جاتا ہے۔ حروف کے اعداد تنزل کی مثال یہ ہے۔ ۱۰۰۰ کا تنزل ۱۰۰، ۱۰۰ کا تنزل ۱۰ اور ۱۰ کا تنزل اکائی میں تبدیل ہوگا۔

اسی طرح تمام تنزل حرفی، تنزل عددی، تنزل طبعی، تنزل اقراری اور تنزل ازواجی سب ترفع کے مخالف کیے جائیں گے۔ اسے یوں بھی سمجھ لیں۔ ترفع کے جتنے عوامل بیان ہو چکے ہیں۔ ان کے برعکس عمل کرنا اسی نوع کا تنزل کہلاتا ہے۔ مثلاً ترفع عددی کا عکس تنزل عددی، ترفع حرفی کا عکس تنزل حرفی، ترفع طبعی کا عکس تنزل طبعی، ترفع اقراری کا عکس تنزل اقراری اور ترفع ازواجی کا عکس تنزل ازواجی کہلاتا ہے۔

عشرہ کاملہ:

بعض قواعد جفر ایسے ہیں جن میں تقویم کی معلومات لازمی دی ہوتی ہیں۔ گو

کتاب ہذا میں صرف ایک قاعدہ جو ابجد قطب سے حل ہوتا ہے۔ اس میں عشرہ کاملہ شامل ہیں۔ وہ چونکہ مستحصلہ کے ضمن میں لکھ دی گئی ہیں۔ اس کا اصل قاعدہ انشاء اللہ حصہ دوم میں آپ لوگوں کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ عشرہ کاملہ یہ ہیں۔

(۱) سوال مع سائل = مثلاً یا علیم! منظور احمد کو مرض بلڈ کینسر سے شفا ہوگی یا نہ؟

(۲) مقام سوال = مکان نمبر ۷، رحمان کالونی، ملتان۔

(۳) روز سوال = پنجشنبہ

(۴) تاریخ سوال = ۲۸ صفر ۱۴۳۰ھ یا ک ح ص ف رل م غ ھ ج ری

(۵) برج شمسی = حوت

(۶) منزل قمری = مقدم

(۷) درجہ مطلع = (سوال ۷ بجکر ۵ منٹ پر رات کیا گیا)

(۸) ساعت کبیر = مریخ (بوقت طلوع آفتاب)

(۹) ساعت وسیط = زحل

(۱۰) ساعت صغر = زحل

ان عشرہ معلومات جو قاعدہ حل ہوتا ہے، وہ اعلیٰ پائے کا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ابجد قطب سے حل ہونے والے قواعد ان معلومات کے محتاج ہوتے ہیں اور جو جواب استخراج ہوتا ہے وہ لوح تقدیر ہوتا ہے۔

زمام:

سوال اور ان سے متعلقہ معلومات حاصل کر کے جمل کبیر سے جو اعداد حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حروف بنا کر ان کو ملفوظی کر کے تکسیر کیا جاتا ہے۔ جو سطر آخر میں دوبارہ اوپر والی آجائے تو اس سے پہلی سطر زمام کہلاتی ہے۔

عرض:

مستحصلہ کی سطور قائم کر کے یا عمل تکسیر کرنے سے پہلے سطر کو دائیں سے بائیں لکھنے کے عمل کو عرض کہتے ہیں۔

عمق:

مستحصلہ یا تکسیر کی آخر تک جو سطور قائم ہوتی ہیں۔ اوپر سے نیچے تک عمل کو عمق کہتے ہیں۔

قطر:

سطور مستحصلہ کا وتر ا پھیلاؤ قطر کہلاتا ہے۔

اختیارات:

ماہرین جفار نے سوال حل کرنے کے بعد مستحصلہ حل کرنے کے لیے کچھ اختیارات کو دیئے ہیں ان کا استعمال جائز سمجھا گیا ہے۔ ان میں سے ایک اختیار یہ ہے کہ حروف متشابہ یعنی حروف تو اخیہ کو آپس میں ایک دوسرے سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ بعض مقامات ایسے آجاتے ہیں کہ وہاں قواعد مذکورہ کو استعمال باوجود حرف مطلب پیدا نہیں ہوتا۔ گو فقرہ بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ مقام فلاں حرف کا ہے۔ لیکن قواعد سے وہ حرف پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے موقع پر مستحصلہ حل کرنے والے کو چاہیے کہ قواعد ذیل سے کام لے اور اگر قواعد ذیل سے بھی وہ مطلوبہ حرف پیدا نہ ہو تو خلاف قیاس وہ حرف لے سکتا ہے۔ لیکن خلاف قیاس حرف اسی صورت میں لیا جائے جب کوئی چارہ کار نہ ہو۔ وہ قواعد مندرجہ ذیل ہیں۔

-1 ہم آواز حرف کو ایک دوسرے سے بدلہ جا سکتا ہے۔ مثلاً قاعدہ سے ’’ض‘‘ آتا ہے آپ کو ’’ز‘‘ کی ضرورت ہے تو آپ ض کو ز سے بدل سکتے ہیں ہم آواز حروف کا نقشہ:

ا ء ع	پ ف پھ	ث س ص	ت ٹ ط	ح ھ	x
خ ک کھ	ذ ز ژ ظ ض	د ڈ	ر ڑ	غ گ	ق ک

-2 ہم شکل حروف کو ایک دوسرے سے بدل سکتے ہیں۔ ہم شکل حروف کا نقشہ:

ب پ ت ٹ ث	ج چ ح خ	د ڈ ذ	ر ڑ ز ژ	س ش
ف ق	ص ض	ط ظ	ع غ	ک گ

-3 کسی لفظ کے آخر میں قواعد کی رو سے ’’ہ‘‘ آتی ہے اور ’’ت‘‘ کی ضرورت ہے۔ تو ’’ہ‘‘ کو ’’ت‘‘ سے بدل سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر قواعد سے ’’ت‘‘ آتی ہو اور ’’ہ‘‘ کی ضرورت ہو تو ’’ت‘‘ کو ’’ہ‘‘ سے بدل سکتے ہیں۔

-4 ہر حرف کو اس کے بینہ سے تبدیل کر سکتے ہیں۔ کسی حرف کو ملفوظی کرنے سے جو نئے حروف پیدا ہوں وہ بینہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً ا کو ملفوظی کیا یعنی جس طرح بولا جاتا ہے۔ اسی طرح لکھا (الف) تو اس سے دو نئے حروف پیدا ہوئے۔ یعنی ل ف یہ دونوں حروف حرف الف کا بینہ کہلائیں گے۔ آپ ان دونوں حروف میں سے ایک حرف حسب ضرورت لے سکتے ہیں۔ چنانچہ جملہ حروف کے بینہ کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جس حرف کا بینہ لیا جاتا ہے وہ زبر کہلاتا ہے۔

زبر	ب ت ث ح خ ر ز ط ظ ف ہ ی و			د	ک				س ش	ص
		ا	ج	ذ	ق	ل	م	ن	ع غ	ض
بینہ	ا	ل	ی	ا	ا	ا	ی	و	ی	ا
		ف	م	ل	ف	م	م	ن	ن	د

بندش سوال:

مستحصلہ کے ذریعہ سوال کا جواب حاصل کرنے والے کو سب سے اول جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے، وہ قیام سوال ہے۔ سوال کے قائم کرنے کے بعد تمام حروف سوال کے اعداد یا ان کی قیمت معلوم کر کے جملہ اعداد کو جمع کر کے پورے سوال کے اعداد یا قیمت معلوم کرنی پڑتی ہے۔ پھر ان جمع شدہ اعداد سے نئے حروف بنائے جاتے ہیں۔ جن سے مستحصلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ درست مستحصلہ اسی وقت حاصل ہوگا۔ جب سوال کی بندش درست ہو گی۔ کیونکہ سوال کی عمدگی کے بغیر عمدہ اور واضح جواب حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی تفصیل کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔ نوعیت کے اعتبار سے سوالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نمبر 1 مرکزی سوالات، نمبر 2 محوری سوالات۔ آگے پھر ان کی اقسام ہیں، ان کی تفصیل آگے آئے گی۔ بہر حال سوال کی بندش کے بعد اس کے ہر حرف کے اعداد لیے جاتے

ہیں۔ جو حرف لکھنے میں آئے گا اس کے اعداد لازمی لیے جائیں گے۔ بعض حروف لکھنے میں نہیں آتے لیکن بولنے میں آتے ہیں۔ لیکن جو حروف لکھنے میں آئیں گے۔ مثلاً عبدالرحیم کا تلفظ عبدررحیم ہے۔ یعنی تلفظ میں "ال" نہیں آتا اور "ر" دو بار پڑھا جاتا ہے۔ ہم اعداد تلفظ سے نہیں لیں گے بلکہ جس طرح لکھا جاتا ہے اسی طرح اعداد نکالیں گے۔ چنانچہ عبدالرحیم کے اعداد اس طرح حاصل ہوں گے۔

ع	ب	د	ا	ل	ر	ح	ی	م	
۷۰	۲	۴	۱	۳۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰	۳۶۵

مستحصلہ:

زائچہ و مستحصلہ قریب قریب مترادف و ہم معنی الفاظ ہیں۔ زائچہ بمعنی نوزائیدہ یا نو پیدا شدہ اور مستحصلہ بمعنی نو حاصل شدہ لیکن اصطلاحاً مستحصلہ الفاظ سوال کا تجزیہ کر کے ایسے نئے حروف پیدا کرنے کو کہتے ہیں جن سے بامعنی الفاظ یا واضح جملہ جو مطلب پر حاوی ہو بنایا جاسکے۔

فلسفۂ مستحصلہ:

جس طرح علم منطق میں معلومات سے مجہولات کا استخراج کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح مستحصلہ میں معلومات عامہ کی مدد سے امور نامعلوم کا استنباط کیا جاتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ منطق میں الفاظ و جملات سے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں اور مستحصلہ میں حروف و اعداد سے جس طرح نتائج منطقیہ کی صحت و عدم صحت کا دارومدار مقدمات صحیحہ کی ترتیب پر منحصر ہے۔ اسی طرح حاصلات مستحصلات کی صحت و سقیم کا انحصار معلومات و مجہولات کی باہمی نسبت سمجھ لینے پر موقوف ہے۔ درحقیقت علم تناسب اشیاء (یعنی ایک چیز کا دوسری چیز سے تعلق، رشتہ یا نسبت معلوم کرنا) ہی جملہ علوم باطنیہ کی روح رواں ہے جو لوگ موجودات و معدومات کی نسبت باہمی یا معلومات و مجہولات کا تعلق سمجھ لیتے ہیں۔ وہ شب و روز مبدأ فیاض کی فیاضیوں سے نہ صرف خود فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ دنیا ان کے فیض جاریہ سے مستفیض ہوتی ہے اور جو لوگ اس نسبت کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ کذب و بطلان

کا حکم لگاتے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ جملہ علوم خدا کی طرف سے ہیں۔ کوئی علم سمجھ میں نہ آئے تو یہ ہمارے ہی فہم کا قصور ہے نہ کہ علم کا۔ باطنی علوم تو پھر علوم باطنی ٹھہرے۔ بہت سے علوم ظاہرہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتے تو کیا وہ باطل قرار پائیں گے؟ نہیں، ہرگز نہیں! بلکہ انسانی فطرت کا تقاضہ یہی ہے کہ جو چیز اس کی سمجھ بوجھ سے باہر ہوتی ہے وہ اس کا انکار ہی کرتا ہے۔ حالانکہ جو شخص کسی علم میں دسترس نہیں رکھتا اس کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس پر کسی قسم کا حکم لگائے۔ (مستحصلات جفر)

عالم الغیب خدا ہے:

اگر وہ منعم حقیقی آپ کو علوم باطنیہ کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے تو یہ بات کبھی فراموش نہ فرمائیں کہ عالم الغیب وہ ذات بے نیاز ہے جس کے دائرہ اختیار سے کائنات عالم کا کوئی ذرہ باہر ہیں، اس کا علم مکمل ہے اور انسانی علوم محدود۔ اس کا علم یقینی ہے اور انسانی علم ظنی اور قیاسی، ظن اور قیاس میں ہر قدم پر غلطی کا امکان ہے۔ اس لیے یہ قطعی نہیں سمجھنا چاہیے کہ مستحصلہ سے یا کسی دوسرے علم سے حاصل شدہ جواب لوح تقدیر ہے جو کبھی غلط نہیں ہوتا۔ جواب خواہ کسی علم سے نکالا جائے ظنی ہوتا ہے۔ جو غلط بھی ہوتا ہے اور صحیح بھی۔ اس لیے آنکھ بند کر کے یقین کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن جفر میں اگر اپنے جواب پر مکمل کنٹرول اور اعتماد ہو اور بے یقینی نہ ہو تو کبھی شرمندگی نہیں ہوتی۔ یہ سب اللہ کے فضل و کرم و عنایت سے ہوتا ہے۔ اس لیے دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

اقسام سوال:

مستحصلہ سے جواب حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے جس چیز سے واسطہ پڑتا ہے، وہ سوال ہے۔ سوال ہی مستحصلہ کا سنگ بنیاد ہے جس میں نہایت عقل و فہم سے کام لینا پڑتا ہے۔ بمطابق مستحصلات جفر سوال کے قائم کرتے وقت حسب ذیل امور کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ سوال اس زبان میں لکھا جائے جس میں پورا پورا عبور حاصل ہو۔
۲۔ عبارت سوال عام فہم اور روزمرہ کے عین مطابق ہو۔

۳۔ الفاظ سوال بالکل نپے تلے ہوں جو مفہوم کو پوری طرح ادا کر سکتے ہوں۔ یعنی نہ بھرتی کے الفاظ ہوں کہ جن کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو اور نہ اتنے کم ہوں کہ جو سوال پوچھا جا رہا ہو اور جس کا جواب استخراج کرنا ہے اس کے مطلب کو بھی پوری طرح واضح نہ کر سکتے ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحت و بندش سوال ہی گویا مستحصلہ کے حصول کی ضامن ہے۔ اگر مستحصلہ کے استخراج کے بعد بھی جواب گویا نہ ہو تو سمجھ لیں کہ کہیں عمل میں غلطی نہ ہوئی ہو یا سوال کی بندش صحیح قائم نہیں کی گئی۔ ایسی صورت میں سوال از سر نو دوسری عبارت سوچ سمجھ کر قائم کریں یا عمل پر نظر ثانی کریں۔ دونوں میں سے جہاں اصلاح کی ضرورت ہو اس کی اصلاح کریں تا کہ جواب عین حاصل ہو سکے۔

۴۔ جہاں تک ہو سکے سوال مختصر اور مفرد جامع جملہ میں لکھیں۔ مرکب جملوں یا طویل سوالات سے اجتناب کریں۔ خصوصاً ابتدائی دور مشق میں یعنی مبتدیوں کے لیے اس ہدایت پر لازمی عمل کرنا چاہیے۔

۵۔ سوال شروع کرنے سے قبل یا علیم یا خبیر لکھ کر اللہ تعالیٰ کی اعانت و کرم کے حصول کی خاطر لکھیں اور پھر سوال قائم کریں۔

۶۔ یا علیم! اعانت فضل اللہ کے حصول کی خاطر ہوتا ہے۔ اسے سوال میں شامل نہیں کیا جاتا۔ لیکن سابقین نے بعض خصوصی قواعد میں یا علیم کو سوال کا حصہ تصور کیا ہے اور اس کے اعداد بھی شامل کیے ہیں اور تخلیص میں بھی شامل کیا ہے۔

شخصی سوالات:

سوال کرنے کے بعد اس کی نوعیت پر غور کریں۔ اگر سوال کا تعلق کسی شخص کی ذات سے ہو تو اس قسم کا سوال شخصی کہلائے گا۔ ایسے سوالات میں نام، وقت یا عمر میں سے جس کی ضرورت سمجھیں داخل سوال کریں۔ نام اس شخص کا لیا جائے گا جس کی ذات سے سوال کا تعلق ہے خواہ وہ سائل خود ہو یا دوسرا شخص، مثلاً عابد دریافت کرنا چاہتا ہے کہ زید کی عمر کس قدر ہو گی؟ اس سوال میں زید اور اس کی ماں کا نام لیا جائے گا جو سوال کے اندر پہلے

ہی موجود ہے اس لیے اب کسی اور نام کے شامل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ البتہ اس میں زید کی والدہ کا نام شامل کرنا تھا جو ہم نے شامل کر لیا ہے تا کہ جو مستحصلہ سے جواب استخراج ہو گا وہ اسی زید کے ساتھ مخصوص ہو گا نہ کہ کسی اور زید سے۔

لیکن اگر اسی سوال کو اس طرح کیا جائے کہ زید کی عمر کس قدر باقی ہے تو اس سوال کے ساتھ زید کی والدہ کا نام بھی لیا جائے گا اور ساتھ ہی اس کی عمر موجودہ کے سال یا سن رواں کو بھی سوال میں شریک کر دیا جائے گا تا کہ مفہوم سوال پورا ہو جائے۔ یعنی زید کی اس قدر عمر موجودہ کے بعد کس قدر عمر باقی ہے یا اس سن رواں کے بعد سے کس قدر عمر باقی ہے۔

نوٹ: میں نے اسی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب ہذا میں اپنی عمر کے بارے سوالات حل کیے ہیں۔ ان کو بھی غور سے دیکھیں تو اس الجھے ہوئے قانون کی تشریح کو سمجھنے میں بہت آسانی ہو گی اور سوال قائم کرنے کا طریقہ بھی آ جائے گا۔)

اسی طرح اگر سوال بیماری کے متعلق ہو تو اس سوال میں بھی متعلقہ شخص یعنی مریض کا نام معہ والدہ اور عمر یا سن رواں مہینہ ساعت اور طالع وقت بھی شامل کرنے کے ساتھ ساتھ سوال کرنے کا دن اور تاریخ بمعہ سن عیسوی یا سن ہجری بھی شامل کرنے سے سوال محوری بن جائے گا۔ ان کوائف کے شامل کرنے سے جواب میں وہی بیماری آئے گی جو اس وقت یا تاریخ یا ماہ و سن میں ہو سکتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ علوم باطنی میں جہاں کہیں ولدیت کی ضرورت ہو تو وہاں صرف والدہ کا نام لیا جائے گا نہ کہ والد کا، تا کہ اشتباہ باقی نہ رہے۔ کیونکہ کبھی اصلی والد صیغۂ راز میں ہوتا ہے۔ کبھی کسی سوال کا تعلق شخص کے ساتھ ساتھ کسی چیز سے بھی ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر اس چیز کی بھی صراحت لازمی ہے۔ مثلاً زید کی گھڑی کس نے چرائی ہے یا بکر کی چوری کرنے والے کا نام کیا ہے؟ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات میں مسروقہ شے کی صراحت لازمی ہے۔ اسی طرح گریختہ بارے یا مغوی بارے سوال ہو تو اس کے لیے گریختہ یا مغوی کا نام معہ والدہ مقام سکونت کے ساتھ وقت یا تاریخ ماہ و سن وغیرہ ضرور شامل کریں۔ علاوہ سیاسی سوالات جفری پیش گوئیوں کے علاوہ ملکی شخصیات بارے سوالات حل کرنے میں جہاں کسی شخصیت کی والدہ کا نام نہ معلوم ہو سکے تو وہاں اس شخصیت کا عہدہ مقام وغیرہ مثلاً جج ہائی

کورٹ ملتان، صدر پاکستان یا نواز صدیقی مینیجر انٹرنل آڈٹ ملتان جیسے فقرات کی شمولیت سے سوال کا اس اہم شخصیت کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے کیونکہ ایک ہی نام ایک ہی عہدہ اور ایک ہی مقام پر دو شخصیات اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اب جو جواب برآمد ہوگا، وہ اس خاص شخصیت سے متعلقہ ہوگا۔

تجارتی سوالات:

تجارت سے متعلق سوالات میں اگر کسی چیز کا بھاؤ (نرخ) معلوم کرنے کے لیے ہو تو سوال قائم کرنے میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے۔

۱۔ جس چیز کا بھاؤ معلوم کرنا ہو اس کا نام مثلاً چاول، شیئرز میں اس کمپنی کا نام۔

۲۔ اس شہر کا نام جس میں وہ فروخت ہوگی یا ہو رہی ہوگی۔ مثلاً کراچی اسٹاک ایکسچینج۔

۳۔ تاریخ، ماہ اور سن فروخت اور اگر ضرورت ہو تو وقت بھی شامل کریں۔ مثلاً 7 اپریل 2009ء بوقت دوپہر 11:30 بجے۔

۴۔ تاریخ، ماہ و سال ہندسوں میں درج کریں۔ مثلاً ۷ اپریل ۲۰۰۹ء لکھنا ہے تو یوں لکھیں گے۔ ۷۔۴۔۲۰۰۹۔ اب تمام ہندسوں کو جمع کرلیں گے۔ مثلاً ۷+۴+۲۰۰۹=۲۰۲۰ ہوا۔ ان کو سوال کے اعداد میں شامل کرلیں گے۔

نوٹ: لیکن میں مستحصلات جفر کے اس قانون سے متفق نہیں ہوں۔ گو یہ بھی درست ہے لیکن اگر یوں لکھا جائے تو بھی بہتر ہے۔ مثلاً سات اپریل سن دو ہزار نو عیسوی۔ یہ سب باتیں مشق پر منحصر ہیں۔ جیسی قاعدہ کی نوعیت ہو اسی کے مطابق اس قانون کو ردوبدل کر کے سائل سوال کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات میں دونوں طریقوں کو استعمال کرتا ہوں۔ لیکن تجربہ اس بات کا متقاضی ہے جس طور پر جواب درست اور بغیر تغیر وتبدل کے استخراج ہو، اسے ہی قابل عمل سمجھیں۔

۵۔ تاریخ وماہ وغیرہ وہی لینا چاہیے جس کے مطابق اس چیز کو یا جنس کو فروخت ہوتا ہے۔ لیکن اگر صورت حال ایسی ہو کہ وہ چیز فروخت آج ہو رہی ہے لیکن بھاؤ یا نرخ کسی آئندہ تاریخ کے لیے درکار ہے تو ایسی صورت میں مطلوبہ تاریخ لینا زیادہ بہتر ہوگا۔ مثلاً ہم ۷ اپریل ۲۰۰۹ کو معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۵ اپریل

۲۰۰۹ کو ملتان میں چینی کا کیا بھاؤ ہوگا؟ تو سوال یوں قائم کریں گے۔

یا علیم! ۱۵ اپریل ۲۰۰۹ بروز بدھ ملتان غلہ منڈی میں چینی کا بھاؤ کیا ہوگا؟ ۷ اپریل ۲۰۰۹

کیونکہ سوال ۷ اپریل ۲۰۰۹ کو حل ہو رہا ہے تو لازمی بات ہے ان معلومات کو شامل کرنا چاہیے۔ یہ سب باتیں علم الجفر میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ باقی اور کسی علم میں ایسی باریکیاں نہیں دیکھی جاتیں۔

بعض سوالات اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ اس میں نام وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ ایک ہی جگہ قائم ہوتے ہیں اور ایک ہی مرکز پر مرکوز ہوتے ہیں۔ مثلاً اللہ ایک ہے، کعبہ کہاں ہے، وغیرہ۔ ایسے سوالات میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں کسی مزید معلومات کی ضرورت ہے۔ ان کا جواب ہر حال میں ایک ہی ہوگا۔ یہ سوالات نام وقت اور دوسری جفری قیود سے آزاد ہوتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر ان تمام ہدایات اور قوانین کو مدنظر رکھ کر مستحصلہ حل کیا جائے تو استخراج جواب میں لازمی کامیابی ہوگی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے پہلی دفعہ کامیابی نہ ہو تو ناامید نہ ہوں، مایوسی کو نزدیک نہ آنے دیں، بار بار کوشش کریں۔ ابتدا میں ایسی مشکلات لازمی پیش آتی ہیں۔ کوئی چیز بغیر محنت، ہمت واستقلال اور مشق کے بغیر نہیں آتی۔ یہ تو پھر علم جفر ہے جو مشکل ترین علم ہے۔ مشاہدہ میں آتا ہے کہ عام زندگی میں کسی بھی کام کو سیکھنے کے لیے چار پانچ سال کی محنت کی ضرورت ہوتی ہے تب جا کر کاریگر بنتا ہے۔ پھر علم جفر میں تو اور اکی قوتیں اعلیٰ ترین ہوتی جائیں۔ مستحصلہ حل کرتے وقت بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض اوقت جب قاعدہ حل کیا جاتا ہے تو جواب فوراً بن جاتا ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے لاکھ کوشش کرنے کے باوجود جواب نہیں بن پاتا۔ اس کتاب کو لکھنے میں مجھے اکثر ایسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا، اکثر ایسا ہوا کہ میں اس کتاب کے مستحصلہ کی مثال حل کر رہا ہوتو کہیں مشکل پیش آتی لاکھ کوشش کے باوجود جواب نہ بنتا۔ آخر تھک ہار کر کاغذات رکھ دیتا کئی کئی دنوں تک قاعدہ کی طرف طبیعت مائل نہ ہوتی، کئی دفعہ ایک ایک ماہ کا وقفہ بھی آ گیا لیکن پھر اکثر ایسا ہوتا کہ میں مستحصلہ حل کرنے بیٹھتا تو یوں معلوم ہوتا کہ دماغ میں بجلیاں کوندرہی ہیں، حروف الفاظ کا جامہ پہن کر لگاتار سامنے آ رہے ہیں اور ایک ایک گھنٹہ میں اسی قاعدہ سے مختلف نوعیت کے چار چار پانچ پانچ سوالات حل ہو جاتے اور ایسے محسوس ہوتا کہ الفاظ کی

بارش ہو رہی ہے علم وارد ہوتا ہے۔ درمیان میں جو وقفہ آتا ہے اس دوران میں کیا کرتا تھا وہ آگے لکھوں گا۔ لیکن یہ صورت حال میرے ساتھ ہی نہیں آتی رہی۔ اس بیشتر نامور جفار بھی ان مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔ ماضی کے علم الاشراق اور روحانی علوم میں دسترس رکھنے والے باکمال جفار حضرت محمود شفق رامپوری بھی اس صورت حال سے دوچار ہوتے تھے وہ علم الاسرار میں صفحہ نمبر ۲۴۴ پر لکھتے ہیں:

’’میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا راز ہے کہ کسی وقت قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے فصیح و بلیغ اور صاف جواب برآمد ہوتا ہے اور بعض وقت اسی قاعدے سے باوجود محنت اور دماغ پاشی کے جواب برآمد نہیں ہوتا۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے علوم کا سلسلہ مرکز علم غیب اضافی سے ملا ہوا ہے۔ جب خدا کی عنایت شامل حال ہوتی ہے تو جواب صاف برآمد ہو جاتا ہے اور جب منظور خدا نہیں ہوتا تو سامنے کا حرف نگاہوں سے ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ نظر ہی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک جفر کے قاعدے سے سوال کا جواب نکال رہا تھا۔ میرے ایک دوست جو تاریخ کہنے میں بڑے مشاق ہیں۔ (تاریخ کہنے سے مراد کسی شخصیت کی وفات کے بعد قطعہ تاریخ کہنا کہ ان الفاظ کے اعداد سے سن تاریخ نکل آتی یہ اکثر شعروں کی شکل میں ہوتی ہے۔) اتفاق سے تشریف لے آئے میں ایک حرف کے لیے اس قدر پُریشان تھا کہ بڑی دیر سوچتے ہو گئی تھی، مگر وہ جملہ بے حرف کے نہیں بنتا تھا اور وہ حرف اس عبارت میں نہ تھا۔ جب مجھے بہت ہی سراسیمہ دیکھا تو کہا کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ ان حروف سے فلاں حرف پیدا کرنا چاہتا ہوں، مگر پیدا نہیں ہوتا اور میں کئی گھنٹوں سے پریشان ہوں۔ انہوں نے فوراً ہی جواب دیا کہ وہ حرف تو یہ ہے۔ اب جو میں نے دیکھا تو واقعی وہ حرف موجود تھا۔ میں نے اپنی بد دماغی اور مہمل، طبیعت پر بیزار ہزار نفرتیں کیں۔ مگر کچھ قدرتی راز ہے کہ بعض اوقات حروف سامنے رکھا ہوتا ہے اور قدرتی پردے آنکھوں پر پڑ جاتے ہیں اور سامنے کا حرف نظر نہیں آتا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے اپنی کوششیں ختم کر دیتا ہوں اور جواب حاصل نہیں ہوتا اور میں عاجز ہو کر بیجر ڈال دیتا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب اسی مسودہ پر نظر ڈالتا ہوں تو جواب سامنے رکھا ہوتا ہے اور اندک اشارے میں حل ہو جاتا ہے۔ میں یہ واقعات اس واسطے بیان کر رہا ہوں کہ آپ کو بھی ان ہی مراحل سے گزرنا ہو گا اور بعض وقت آپ بے حد پریشان ہو جایا کریں گے اور بعض وقت اس آسانی سے نکل آیا کرے گا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ جب آسانی سے جواب نکل آئے تو یہ قیاس نہ کر لیں کہ ہمیشہ اسی طرح آسانی سے جواب نکل آئے گا۔ (چاہے قاعدہ وہی ہی ہو) اور بعض وقت آپ دق اور پریشان خاطر ہو جائیں گے اور جواب برآمد نہ ہو گا۔ یہ سب رحمت غیبی اور وقت پر موقوف ہے۔

آپ نے غور فرمایا ایک استاد فن جفر اپنے زمانہ کا عامل کامل اپنی مشکلات اور پریشانیوں کا ذکر کر رہا ہے جن کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ یہ سب باتیں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے قواعد جفر پر بڑی حیثیت کی حامل ہے۔ اس سے قبل اتنی جامع اور منفرد قواعد پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی اور نہ ہی ایسی واضح سلیس اور جامع زبان میں سوالات کے جواب پیش کیے گئے ہیں۔ ان جوابات کو عام قاری بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ یہ جفری کوڈ ورڈ ہیں۔ روزمرہ کے سوالات کو قاعدہ سمجھانے میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس وقت بھی ہو گی جب یہ گنہگار حکیم سرفراز احمد زاہد خاک میں مل چکا ہو گا۔ لیکن علم باقی رہے گا اس وقت اگر کتاب سے مستفید ہونے والا میرے چند آیات ثواب کر دے گا تو وہ میری راہ نجات کا سبب بن جائے گی۔

اوپر دی گئی ہدایات پر عمل کرنے سے انشاء اللہ استخراج جواب میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ اگر کسی وجہ سے جواب میں مشکل پیش آئے تو ہمت نہ ہاریں۔ کیونکہ ابتدا میں ایسا ہوتا ہے۔ حروف سامنے ہوتے ہوئے بھی جواب نہیں بنتا۔ اس کے لیے الگ راہنمائی ہوتی ہے۔ بعض جفار کا ذہن کام نہیں کرتا، ذہن کی پرواز نہیں ہوتی۔ کیونکہ علم جفر میں مکمل یکسوئی اور مراقبہ بہت کام دیتا ہے۔ بعض وظائف بھی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں۔ اگر ذہنی صلاحیتیں اور ادراکی قوتیں کام نہ کریں تو اس مشکل کو دور کرنے کے لیے ایک خاص نقش کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کو سر پر رکھ کر اگر مستحصلہ حل کیا جائے تو فوراً جواب بنتا ہے۔ ذہن اس نقش کی روحانی قوت سے کمپیوٹر بن جاتا ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور ذہن کی سکرین پر جواب فقرات کی صورت میں اجاگر ہو جاتا ہے اور مستحصلہ ہی استخراج جواب کا حصول بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی کارآمد تراکیب ہیں جن سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔

* * *

مستحصلہ علام الغیوب

اس کتاب کی ابتدا ایک قرآنی قاعدہ سے کر رہا ہوں۔ جو مجھے اس زمانہ کو علم جفر سے روشناس کرانے والی ہستی جو مختلف علوم کا خزانہ تھی حضرت علامہ شاد گیلانی مرحوم جن کا اصل نام سید غلام عباس تھا، سے حاصل ہوا تھا۔ یہ قاعدہ اسماء الٰہیہ علیم، خبیر علام الغیوب سے حل ہوتا ہے۔ بہت آسان قاعدہ ہے آپ کو صرف حروف ابتع پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ تو یہ قاعدہ آپ کے لیے آسان ہو جائے گا۔ اس قاعدہ سے حاصل ہونے والے جوابات 99% تک درست ہوتے ہیں۔ روزمرہ کے سوالات کے علاوہ خصوصی سوالات گم شدہ کی موجودگی؟ چوری اور لاعلاج امراض کے لیے ڈاکٹر مزید مرض بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کی مکمل تشریح کر رہا ہوں۔ یاد رہے اس کتاب میں تمام قواعد میرے تجربات میں متعدد بار آ چکے ہیں۔ اس کے مختصر اور چند قوانین مندرجہ ذیل ہیں۔

1- سب سے پہلے سوال جامع اور مکمل لکھیں۔ ابہام نہ ہو اور سائل کا نام معہ والدہ تاریخ سن ہجری وغیرہ اضافہ کریں۔ دن قمری بھی شامل کریں۔

2- تمام سوال کو بسط کر لیں۔ یعنی الگ الگ حروف میں لکھیں۔ مثلاً ابراہیم کو اس طرح لکھیں گے۔ ا ب ر ا ھ ی م

3- اب پہلی سطر میں اسماء الٰہیہ علیم خبیر علام الغیوب کو بسط حرفی یعنی الگ الگ حروف میں لکھیں۔

4- ان اسماء الٰہیہ کے حرف کے نیچے اس کا عدد ابتع تحریر کریں۔

5- اب پہلے عدد ابتع کے مطابق سطر سوال میں شروع سے گنتی کریں جو حرف گنتی کے مطابق ملے۔ اس عدد کے نیچے لکھ دیں۔ اس کے بعد دوسرے عدد ابتع کے مطابق سطر سوال میں پہلے گنتی جس حرف پر ختم ہوئی تھی۔ اس سے آگے گنتی کریں اور گنتی پر پورا اترنے والا حرف اس عدد نمبر 2 کے نیچے لکھ دیں۔ اس کے بعد تیسرے عدد کے مطابق گنتی کر کے حرف چن کر لکھ دیں۔ اس طریقہ کار کے مطابق تمام اعداد کے مطابق گنتی کریں۔ فرض کریں حروف سوال پورے ہو جاتے ہیں اور عدد ابھی باقی رہتے ہیں تو گنتی دوبارہ شروع سے پھر گننا شروع کر دیں۔ اگر اعداد پورا پورا ہو جائیں اور حرف باقی بچ جائیں تو گنتی مکمل کر لیں۔

6- یہ اعداد کی گنتی سے سطر حاصل ہوتی ہے۔ یہی سطر مستحصلہ ہے اور ہمارے کام کی ہے۔ اس سطر کے حروف کو غور سے دیکھیں کچھ حروف خود ناطق ہوں گے اور جواب دے رہے ہوں گے اور جو حروف ناطق نہ ہوں۔ ان پر ہم رتبہ نظیرہ یا ترفع تنزل کا قانون لاگو کریں اور عین سوال کے مطابق جواب الفاظ کی صورت میں ڈھل کر ایک بامعنی فقرہ بن جائے گا جو آپ کے سوال کا جواب ہوگا۔

اب میں اس آسان قاعدہ کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ آپ بھی تدبر اور غور و خوض کے بعد سوالات حل کرنے کی کوشش کریں۔

سوال 1: یہ سوال علامہ شاد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے قاعدہ سمجھاتے ہوئے کیا تھا جو تبرکاً عین انہی کے الفاظ میں لکھ رہا ہوں۔

یا علیم! غلام عباس شاد گیلانی کس جگہ ہے؟ آٹھ ماہ اگست 1988ء، دوشنبہ

بسط حرفی کیا: غ ل ا م ع ب ا س ش ا د گ ی ل ا ن ی ک س ج گ ھ ھ ی ا ٹ ھ م ا ہ ا گ س ت ا ن ی س س و ا ٹ ھ ا س ی د و ش ن ب ھ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اسماء الٰہیہ	ع	ل	ی	م	خ	ب	ی	ر	ع	ل	ا	م	ا	ل	غ	ی	و	ب
اعداد ابتع	۷	۳	۱	۴	۶	۲	۱	۲	۷	۳	۱	۳	۱	۳	۱	۱	۶	۲
بعد از گنتی حروف	ا	ا	د	ا	ک	ھ	ی	ت	س	ن	ی	ا	ت	س	ی	و	غ	ا
ناطق	ا	س	ج	ھ	گ	ھ	ی	د	س	ن	ی	ی	ل	گ	ی	و	ن	ا
	اس		جگہ			ہے		سندھ			دے گیلانی							

نوٹ: یہ مستحصلہ کیونکہ علامہ صاحب کا حل شدہ تھا۔ اس میں تبدیلی ناگزیر تھی۔

سوال 2: یا علیم! کیا یحییٰ بن ثریا کے لیے ضوفشاں بنت تسنیم اختر کے ساتھ نکاح و شادی کے لیے سورۃ مزمل کا وظیفہ بعد نماز فجر 40 بار پڑھنا سو فیصد بہتر رہے گا۔

بسط حرفی کیا: ک ی ا ی ح ی ب ن ث ر ی ا ک ی ل ی ض و

ف ش ان ب ن ت ن س ی م ک ی س ات ھ ن ک اح وش ادی ک ی ل ی ی س ور ھ م ز م ل ک اوظ ی ف ھ ب ع دن م از ف ج رج ال ی س ب ار پ ڑھ ن اس وف ی ص د ب ھ ت ر رھ ی گ ا؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اسماء الٰہیہ	ع	ل	ی	م	خ	ب	ی	ر	ع	ل	ا	م	ا	ل	غ	ی	و	ب
اعداد ابقع	۷	۳	۱	۴	۶	۲	۱	۲	۷	۳	۱	۴	۱	۳	۱	۱	۶	۲
بعد از گنتی حروف	ب	ر	ی	ل	ش	ن	ب	ت	س	ھ	ن	و	ش	ی	ک	ی	ر	م
ناطق	ب	ک	ی	ش	ل	م	ز	م	س	ن	ی	و	ش	خ	ک	ی	ر	م
	بے شک				حزل				سے (س ن)			خوشی			کریم			

انشاء اللہ حزل شریف کا وظیفہ کرے۔ شادی کی خوشی اللہ کریم دے گا۔

نوٹ: اسی طرح دوبارہ بقایا سوال کے حروف کی گنتی کر کے جواب حاصل کیا جائے۔

سوال 3: یا علیم! سیدہ مہدیہ خاتون بنت سیدہ فردوس جہاں کی شادی کتنے عرصے بعد ہو گی؟ 29 ماہ اگست سن دو ہزار سات عیسوی

بسط حرفی کیا: س ی دھ م ھ دی ھ خ ات ون ب ن ت س ی دھ ف ر دوس ج ھ ان ک ی ش ادی ک ت ن ی ع رص ی ب ع دھ وگ ی ڈگ م اھ اگ س ت س ن دو ھ زار س ات ع ی س وی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اسماء الٰہیہ	ع	ل	ی	م	خ	ب	ی	ر	ع	ل	ا	م	ا	ل	غ	ی	و	ب
اعداد ابقع	۷	۳	۱	۴	۶	۲	۱	۲	۷	۳	۱	۴	۱	۳	۱	۱	۶	۲
بعد از گنتی حروف	د	غ	ا	ب	ھ	ر	د	س	ش	ی	ک	ع	ر	ب	ع	د	ک	ا
ناطق	د	و	ا	ز	ھ	ر	د	س	ش	ی	ک	ب	ب	ب	ع	د	ر	س
	دو		ہزار				دس		بے شک				بعد برس					

جواب: بے شک دو ہزار دس بعد۔

سوال 4: یا علیم! عاصمہ سلطانہ بنت رشیداں کو کیا واقعی ہیپا ٹائٹس بی کا مرض لاحق ہے یا کوئی اور مرض ہے؟

بسط حرفی کیا: ع اص م ھ س ل ط ان ھ ب ن ت رش ی دان ک و

ک ی اواق ع ی ھ ی پ اٹ ای ٹ س ب ی ک ام رض ل اح ق ھ ی اک وی اور م رض ھ ی؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اسماء الٰہیہ	ع	ل	ی	م	خ	ب	ی	ر	ع	ل	ا	م	ا	ل	غ	ی	د	ب
اعداد ابقع	۷	۳	۱	۴	۶	۲	۱	۲	۷	۳	۱	۴	۱	۳	۱	۱	۶	۲
بعد از گنتی حروف	ل	ن	ھ	ر	ک	ک	ی	و	ب	ا	ی	ی	ک	ر	ض	ل	ی	ک
ناطق	م	ن	ھ	ر	ض	ک	ی	و	ب	ا	خ	ی	ب	و	ف	ص	ی	ر
	نہ مرض					کوئی (بڑا)			بے خوابی						صرف			

اس مستحصلہ میں ذہنی ورزش کافی ہے۔ لیکن ذرا تھوڑا سا غور کیا جائے تو جواب با محاورہ بنتا چلا جاتا ہے۔ جتنی اس میں مشق کریں گے۔ اتنا ہی آپ کا ادراک کھلتا جائے گا۔ اس قاعدہ پر آپ عبور حاصل کر لیں تو دوسرے کسی قاعدہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔

⁂

روحانی امداد بذریعہ علم جفر

گھریلو ناچاقی، رکاوٹ، شادی، محبت، تعلیم، ملازمت، ویزہ سفر، جادو، سحر، بندش روزگار، آسیب، سایہ جنات، نظر بد، نحوست، سیارگان کے بداثرات، بے اولادی، ضدی امراض، دشمنی، مقدمہ مصائب، ترقی کا فقدان، لاعلاج بیماری کی تشخیص و علاج، مسلسل نقصانات، ہر پریشانی کے روحانی حل کے لیے اپنا نام، والدہ کا نام، تاریخ پیدائش اور مقصد لکھ کر خود ملیں یا جوابی لفافہ سے لکھیں۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)
مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالر روڈ، اللہ شافی چوک، ملتان
رابطہ نمبر: 061-4517668, 0300-6331210 www.sarfrazjafar.com

قاعدہ مثلثی آتشی

اس کتاب میں قواعد جفر آسان بھی ہیں اور مشکل بھی۔ دونوں طرح کے قواعد پیش کرنے کی کوشش کروں گا تا کہ ہر مکتبہ فکر یعنی مبتدی اور ماہرین جفر اس کتاب سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ ہر قاعدہ کو کئی مثالوں سے روزمرہ کے سوالات سے حل کر کے سمجھاؤں گا تا کہ کسی قسم کی تشنگی نہ رہے۔ عنوان بالا کا قاعدہ ایک اچھوتا اور اعلیٰ قسم کا ہے۔ یہ وہ قواعد ہیں جو میں نے اپنی 20 سال کی کوششوں سے بڑی محنت سے حاصل کیے اور آج آپ کے آگے پیش کر رہا ہوں۔

1- سوال کے اعداد بذریعہ ابجد قمری نکالیں اور ان اعداد کو مثلث آتشی کے خانہ اول میں لکھ دیں۔

2- ان اعداد کو 2 سے ضرب دے کر خانہ دوم میں وہ اعداد لکھیں۔

3- خانہ نمبر 2 کے اعداد کو 3 سے ضرب دے کر جو جواب آئے وہ خانہ نمبر 3 میں لکھ دیں۔

4- خانہ نمبر 3 کے اعداد کو 4 سے ضرب دے کر حاصلہ اعداد کو خانہ نمبر 4 میں درج کریں۔

5- خانہ نمبر 4 کے اعداد کو 5 سے ضرب دے کر خانہ نمبر 5 میں لکھیں۔

اس طریقہ کے مطابق اعداد کو اس کے مطلوبہ خانہ نمبر کے ساتھ ضرب دے کر نقش مثلث پر کریں۔

چال یہ ہے		
۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

6- اب

۸ ۱ ۶

۳ ۵ ۷

۴ ۹ ۲

کے اعداد کو ایک لائن میں لکھ کر ان کے نیچے ابجد قمری سے اعداد مراتب کے لحاظ سے لکھیں۔ یعنی پہلے عدد کو اکائی کا عدد سمجھ کر ابجد قمری سے حرف لکھ لیں۔ دوسرے عدد کو دہائی کا حرف سمجھ کر لکھ لیں۔ تیسرے عدد کو سینکڑے کا حرف سمجھ کر لکھ لیں۔ اسی طرح سے اکائی دہائی سینکڑہ کے حروف کی ایک سطر بچھا دیں۔ مگر اس میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر سینکڑے کے بعد ایک کا ہندسہ آ جائے تو اسے ہزار تصور کر کے غ لکھ دیں اور اکائی دہائی سینکڑہ ہزار سمجھ کر لکھتے رہیں۔

اب جو حروف پیدا ہوں ان کو خالص کریں۔ یعنی جو حرف بار بار آ رہے ہوں پہلی بار لکھ کر بقایا کو کاٹ دیں۔ بس یہی خالص سطر ہے۔

7- اب دیکھیں کہ اس خالص سطر میں ابجد قمری کا کون کون سا حرف نہیں ہے۔ جو حروف خارج تخلیص ہوں۔ ان کو اس سطر خالص کے نیچے تواتر سے لکھ دیں۔ یہ دو سطریں آ گئیں۔ ایک سطر خالص اور دوسری سطر خارج تخلیص۔ ان دونوں سطور کے حروف کو آمنے سامنے جمع کریں اور ان کے اعداد اگر 28 سے کم ہوں تو حرف ابجد قمری سے بنا کر لکھ دیں۔ اگر 28 سے زائد ہوں تو 28 نفی کر کے ابجد قمری سے حرف لکھ دیں اور اس حرف کا عدد ابتثی لکھیں۔

مثلاً سطر خالص = س ش

اور سطر خارج تخلیص = ظ ب ے

میزان = ۱۵ ے

س کے اعداد ابتثی ۶

ظ کے اعداد ابتثی ۹

۱۵ = ۱+۵ = ۶ لہٰذا ۱۵ کی بجائے ۶ لکھ دیں۔

ش کے اعداد ابتثی = ۵

ب کے اعداد ابتثی = ۲

لہٰذا ے لکھ دیں۔

اب جو اعداد اس طریق عمل کے مطابق حاصل ہوں۔ ان کو آگے دی گئی جدول میں دیکھیں کہ ایک کا عدد پہلی بار آیا ہے تو اوپر کے عدد کے نیچے جو حرف ہوگا۔ وہ متصلہ ہو

گا۔ اگر دوسری بار آئے تو اس عدد ایک کو اوپر دیکھیں اور دوسری بار آیا ہے اس لیے پہلو میں دوسرے خانہ میں دیکھیں جو حرف ہو وہی مستحصلہ ہے۔ مثلاً ۶ کا عدد ہے۔ پہلی بار آئے تو ق مستحصلہ ہوگا، دوسری بار ب اور تیسری بار آئے تو ف مستحصلہ ہوگا۔

اس طرح سے سطر مستحصلہ لے لیں اور موخر صدر کر دیں۔ اب تمام سطر موخر صدر کو چار چار کے حروف کی پالیوں میں بانٹ دیں۔ ان چار چار حروف کی تکسیر کریں یعنی موخر صدر کریں۔

8- تکسیر ربعات کی سطر کو ناطق کریں۔

(i) کچھ حروف خود ناطق ہوں گے۔

(ii) کچھ حروف نظیرہ سے ناطق ہوں گے۔

اور

(iii) چند حروف ہم رتبہ سے ناطق ہوں گے۔

اب اس عجیب قاعدہ کو چند مثالیں حل کر کے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

جدول مستحصلہ حروف نیچے درج ہے۔

جدول حروف مستحصلہ یہ ہے:

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	ب	و		ک	ھ	ر	ق	ھ	ذ
۲	ی	ص	م	ا	ج	ب	ر	ش	ا
۳	س	ق	ی	ز	ح	ف	ت	ش	خ
۴	ش	ر	خ	ب	ط	ذ	ع	ف	ص
۵	ت	د	ش	ھ	خ	و	ذ	ز	ض
۶	ج	ک	ب	ی	ا	ط	غ	ح	ظ
۷	ل	ت	م	ش	ن	خ	س	ذ	ع
۸	ش	ا	ر	غ	ق	ظ	ص	ض	ف
۹	ب	ی	ج	ط	د	ح	ھ	ز	و

اب چند مثالوں سے قاعدہ حل کر کے دکھا رہا ہوں۔

سوال 1: حضرت عمرؓ کے اس بہنوئی اور بہن کا کیا نام تھا جو مسلمان ہو چکے تھے؟

جمل کبیر = ۳۳۸۴

اب ان اعداد سے نقش مثلث پر کیا، جو یہ ہے۔

۱۳۶۴۴۲۸۸۰	۳۳۸۴	۲۴۳۳۶۴۸۰
۲۰۳۰۴	۳۰۶۰۸۰	۱۷۰۵۵۳۶۰
۸۱۲۱۶	۱۲۲۷۹۸۵۹۲۰	۶۷۶۸

مندرجہ بالا نقش کے تمام اعداد کو ایک سطر میں لکھا۔

۰۳۰۶۰۸۰۲۰۳۰۴۴۴۳۶۴۸۰۳۳۸۴۱۳۶۴۴۲۸۸۰

۶۷۶۸۱۲۲۷۹۸۵۹۲۰۸۱۲۱۶۱۷۰۵۵۳۶

ف ض ب م ت و ل ق د ف ش ج ض د س ش د ک ت ل ب ض س د خ ج

ن ث ع ق د ی ر غ ج ر ط ن ض ط ع ر ب ی ض و ع خ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
تکسیر	ف	ض	ب	م	ت	و	ل	ق	د	ش	ج	س	ک	خ	ھ	ث	ع	ی	ر	غ	ح	ط	ن
حروف خارج	ا	ز	ص	ذ	ظ	ا	ز	ص	ذ	ظ	ا	ز	ص	ذ	ظ	ا	ز	ص	ذ	ظ	ا	ز	ص
مجموعہ اعداد جمع	۹	۶	۲	۲	۴	۷	۱	۱	۲	۳	۴	۴	۳	۴	۵	۶	۵	۱	۹	۱	۹	۷	۵
حروف مستحصلہ	د	ر	و	ص	ک	ق	ب	ی	ق	و	ا	ز	م	ب	ھ	ب	ج	س	ا	ش	خ	ر	ح
موخر صدر	ح	د	ر	ر	خ	و	ش	ص	ا	ک	س	ق	ج	ب	ب	ی	ھ	ق	ب	و	م	ا	ز
تکسیر ربعات	ر	ح	ر	د	ص	خ	ش	و	ق	ا	س	ک	ی	ج	ب	ب	و	ھ	ب	ق	ز	م	ا
ناطق	ع	م	ر	م	ط	ا	ف	د	ھ	ی	ا	ک	ی	ج	ب	ب	ی	ن	و	ھ	ز	د	ی
جواب:	عمرؓ			فاطمہ و						کی باجی						بہنوی					زید		

حضرت عمرؓ کی باجی (بہن) فاطمہ و بہنوی زیدؓ

تشریح: لفظ باجی ہماری اردو میں بہن کے لیے عزت و احترام کے طور پر بولا جاتا ہے۔ مستحصلہ نے بھی بہن کی بجائے باجی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

سوال 2: یاعلیم! کون سے پیغمبر نے سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی آمد کی بشارت دی؟

سوال کے اعداد = ۳۷۴۶

نقش پر کیا۔

۱۵۱۰۳۸۷۲۰	۳۷۴۶	۲۶۹۷۱۲۰
۲۲۴۷۶	۴۳۹۵۲۰	۱۸۸۷۹۸۴۰
۸۹۹۰۴	۱۳۵۹۳۴۸۴۸۰	۷۴۹۲

نقش کے اعداد ایک سطر میں لکھے۔

۳۰۴۳۹۵۲۰۲۲۴۷۶۲۶۹۷۱۲۰۳۷۴۶۱۵۱۰۳۸۷۲۰

۷۴۹۲۱۳۵۹۳۴۸۴۸۰۸۹۹۰۴۱۸۸۷۹۸

ک ذ ح ل غ ھ ی خ د ح ش ک ق ز ص خ ب س ذ د ک ر ک ث ط م

ت م ض ط ح ض ح ی ت ص ظ ح ض د ف ت ج ص ث ج ی ر ط م ذ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
کلیس	ک	ذ	ح	ل	غ	ھ	ی	خ	د	ح	ش	ق	ز	ص	ب
حروف خارج	ا	و	ن	ا	و	ن	ا	و	ن	ا	و	ن	ا	و	ن
مجموعہ اعداد واقع	۳	۴	۴	۴	۷	۱	۲	۳	۹	۸	۹	۶	۸	۶	۷
حروف مستحصلہ	و	ک	ا	ز	ق	پ	و	م	ذ	ھ	ا	د	ش	پ	ر
موخر صدر	ھ	و	پ	ک	ف	ا	ص	ز	خ	ق	ش	ب	س	و	ی
تکسیر ربعات	ک	ھ	پ	و	ز	ف	ص	ا	پ	خ	ش	ق	م	س	ی
ناطق	ک	ھ	و	ر	ش	ف	م	ا	پ	ر	ل	ھ	م	ا	ی
جواب	کہو			شرف			مل ابراہیم								

	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
کلیس	س	ر	ش	ط	م	ت	ض	ظ	ف	ج
حروف خارج	ا	و	ن	ا	و	ن	ا	و	ن	ا
مجموعہ اعداد واقع	۷	۸	۱	۱	۱	۹	۹	۶	۴	۴
حروف مستحصلہ	ت	ش	ی	س	ش	غ	ص	ف	ب	ھ
موخر صدر	م	ش	ذ	ت	ھ	ر	ا	ب	و	ش

تکسیر ربعات	و	ھ	ث	ت	ذ	د	ر	ب	ا	ش
ناطق	ا	ھ	ن	ح	ض	ت	ر	ر	ا	ز
جواب	ہاں			حضرت				راز		

کہو ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس راز (بشارت) کا شرف ملا تھا۔

سوال 3: یاعلیم! جنرل پرویز مشرف پاکستان پر آئندہ کتنے سال حکومت کرے گا؟

13 اکتوبر 2007ء

جمل کبیر = ۵۸۷۹

نقش پر کیا۔

۲۳۷۰۴۱۲۸۰	۵۸۷۹	۴۲۳۲۸۸۰
۳۵۲۷۴	۷۰۵۴۸۰	۲۹۶۳۰۱۶۰
۱۴۱۰۹۶	۲۱۳۳۳۷۱۵۲۰	۱۱۷۵۸

اعداد اٹھائے، حروف بنائے۔

۰۷۰۵۴۸۰۳۵۲۷۴۴۲۳۲۸۸۰۵۸۷۹۲۳۷۰۴۱۲۸۰

۱۱۷۵۸۲۱۳۳۳۷۱۵۲۰۱۴۱۰۹۶۲۹۶۳۰۱۶

ف ر ا م ع ش ب ص ذ ح ن ف ض ب ل ر د م ذ ب ن ش ف ت ھ ذ س

ق ل خ ط ک خ ط ق د ی ک ث غ ز ل ش ج ی ر ح ن ذ غ ا

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
کلیس	ف	ر	ا	م	ع	ش	ب	ص	ذ	ح	ن	ض	ل	د
حروف خارج	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ
مجموعہ واقع	۵	۲	۷	۴	۴	۳	۸	۹	۴	۸	۲	۸	۹	۴
حروف مستحصلہ	ھ	و	ق	ک	ا	و	ھ	ذ	ز	ش	ص	ث	ا	ب
موخر صدر	خ	ھ	ھ	و	ش	ق	ق	ک	س	ا	ف	و	خ	ھ
تکسیر ربعات	و	خ	ھ	ھ	ک	ش	ق	ق	و	س	ف	ا	ذ	خ
ناطق	و	ی	ھ	ھ	ب	ش	×	ھ	و	س	ف	ا	ک	ی
جواب	ہوئے			شبہ				ہوس			کافی			

	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
تکلیس	ت	ھ	س	ق	خ	ط	ک	ی	ش	غ	ز	ج
حروف خارج	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ	و	ظ
مجموعہ اتبع	۱	۵	۳	۱	۳	۹	۸	۱	۲	۱	۴	۳
حروف مستحصلہ	ب	ج	م	ی	ی	غ	ف	س	ق	ش	ھ	خ
موخر صدر	ی	ذ	ی	ز	م	ش	ج	ص	ب	ش	ب	ا
تکسیر ربعات	ی	ھ	ش	ی	م	ز	ش	ش	ب	ص	ا	ب
ناطق	ی	ھ	ش	ر	م	ف	ن	ز	ب	د	س	ر
جواب	ہے		مشرف				نزد برس					

تشریح :جنرل مشرف کی حکومت کرنے کی ہوس تو بہت ہے لیکن نزد سال مزید حکومت کرے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال بھی پورا نہ کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال 4: یا علیم! زحل کی نحوست (ساڑھے ستی) کو دور کرنے کے لیے کیا تدارک کریں؟

جمل کبیر = ۲۱۴۱

۲۱۵۸۱۲۸۰	۲۱۴۱	۳۸۵۳۸۰
۱۲۸۴۶	۶۴۲۳۰	۲۶۹۷۶۶۰
۵۱۳۸۴	۱۹۴۲۳۱۵۲۰	۴۲۸۲

اعداد نقش: ۶۶۰۶۴۲۳۰۱۲۸۴۶۳۸۵۳۸۰۲۱۴۱۲۱۵۸۱۲۸۰

حروف بنائے: ف ر غ ح ن ق ب ی ت غ ب ض ج ن ض ج س ت ح ک ق ل ر د س خ

۴۲۸۲۱۹۴۲۳۱۵۲۰۵۱۳۸۴۲۶۹۷

د س غ ب م ض ج ی ش ک ش غ ج ک ت ط ی ر ح ک ا ت

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
سطر تکلیس	ف	ر	غ	ح	ن	ق	ب	ی	ت	ض	ج	س	ک	ل
حروف خارج	ا	ھ	و	ج	ش	ذ	ظ	ا	ھ	و	ج	ش	ذ	ظ
اعداد اتبع	۹	۷	۷	۶	۸	۸	۱	۲	۹	۵	۱	۹	۹	۳

حروف مستحصلہ	ذ	ق	ر	ر	ھ	ش	ب	و	ا	ھ	ی	خ	ص	و
موخر صدر	ض	ذ	م	ق	ع	ر	ت	ر	ا	ھ	ص	ش	ک	ب
تکسیر ربعات	ق	ض	م	ذ	ر	ع	ت	ر	ش	ا	ص	ھ	و	ک
ناطق	ا	ل	د	ک	ر	ب	د	ر	ش	ا	م	ھ	و	ک
جواب	دال			کرب			رد		ماش			ہو گا		

	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
سطر تکلیس	ذ	خ	ز	ص	م	ش	ط
حروف خارج	ا	ھ	و	ع	ش	ذ	ظ
اعداد اتبع	۵	۲	۴	۷	۷	۳	۹
حروف مستحصلہ	ک	ص	ا	ت	ع	م	ض
موخر صدر	و	و	ص	ا	خ	ھ	ی
تکسیر ربعات	و	ب	ھ	ص	خ	ا	ی
ناطق	ا	ع	ھ	م	س	ا	ی
جواب	مع سیاہ						

جواب :دال ماش سیاہ سے کرب رد ہوگا۔ یعنی دال ماش سیاہ کا صدقہ دینے سے زحل کی نحوست دور ہوگی۔ انشاءاللہ

* * *

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

اولاد نرینہ

مسلسل لڑکیاں پیدا ہونا اٹھرا کی قسم ہے۔ ہمارے علاج سے انشاءاللہ بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا، صدی کا مجرب صدری راز

لوح شرف مشتری

حصول مال دولت اور اسباب مال کے لیے

خواتین و حضرات کے لیے یکساں مفید

انتہائی سعد اور پر تاثیر اوقات کا عظیم کارنامہ ہے۔ یہ مالی امور میں خوش بختی کو اس طرح کشش کرتی ہے جیسے مقناطیس لوہے کو۔

اسے دیکھئے اور اسے پہنئے

اور تمنا دل میں قائم کر کے دعا کیجیے، پہنے رہیے۔ انشاء اللہ مالی معاملات اور روپیہ کے حصول کے لیے جو اسباب بھی کریں گے۔ ان سے روپیہ ملے گا اور قدرت ایسے اسباب بھی پیدا فرمائے گی جن سے چند سالوں میں زندگی بن جائے گی۔

اس لوح میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے جو قرآن پاک میں ہے۔

ترجمہ: "اے اللہ مجھے اپنے فضل سے غنی کر دے۔"

اگر آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں تو اسے پاس رکھیں اور دُعا پڑھتے رہیں۔ اسے اقتصادی بدحالی کے دور میں امیدوں کا مرکز بنایئے ورنہ حال کے تقاضوں کے ساتھ نہ چل سکیں گے۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)
مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالرروڈ اللہ شافی چوک، ملتان
رابطہ نمبر: 061-4517668, 0300-6331210
www.sarfrazjafar.com

قاعدہ بدوح یلین

علم جفر میں قاعدہ بدوح یلین تقریبا 21 طریق سے حل ہوتا ہے اور اس کی افادیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ اس قاعدہ کو جاننے والے لوگ بہت کم ہیں۔ میں نے یہ قاعدہ ماضی کے عظیم جفار جناب شاد گیلانی سے سیکھا تھا۔ انہوں نے کمال شفقت سے تعلیم کیا تھا۔ یہ قاعدہ بدوح یلین کی ایک آسان قسم ہے۔ بدوح یلین وہ قاعدہ ہے جس سے ہر سوال کا جواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ قاعدہ آپ کو کسی جگہ بھی مایوس نہ کرے گا۔ جس زبان میں سوال کریں گے اسی زبان میں جواب ملے گا۔ اس کی مختصر تشریح لکھ رہا ہوں۔

1- سوال آسان الفاظ میں لکھیں۔ بہتر تو ہے فارسی زبان میں عبارت لکھی جائے۔ لیکن فارسی معمولی قسم کی جانتا ہوں۔ اس لیے اردو اور فارسی میں سوالات حل کروں گا۔ سائل کا نام معہ والدہ ساتھ ضرور لکھیں۔ مثلاً

یا علیم! باعثِ ناخوشی چہ بود؟ سائل: علی بن حسن

2- اب ابجد قمری سے تمام سوال کے اعداد حاصل کریں۔

3- سوال کے اعداد میں طالع وقت، تاریخ قمری (جس میں سوال کر رہے ہیں) ماہ قمری اور سنہ ہجری کے اعداد شامل کریں۔ مثلاً ماہ شوال ہے تو دسواں مہینہ ہوا۔ اس کا عدد 10 لیا۔ 13 تاریخ چاند کی۔ جس روز سوال حل کر رہے ہیں اور سن ہجری 1428 ہے۔

4- طالع وقت حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شمس ہر برج میں تیس دن رہتا ہے۔ یہ زنجانی جنتری سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آج سورج اس برج میں کتنے درجے پر ہے۔ سب سے پہلے سوال کرنے کے دن دیکھیں سورج کتنے بجے طلوع ہوا اور جس وقت سوال حل کیا جا رہا ہے۔ وہ وقت بھی نوٹ کر لیں۔ ان دونوں کا فرق معلوم کر لیں کہ سورج طلوع ہونے سے اب تک کتنے گھنٹے اور منٹ گزر چکے ہیں۔ ان کے منٹ بنا لیں۔

ان کو 24 پر تقسیم کریں جو حاصل قسمت ہو اسے 6 سے ضرب دیں۔ جواب میں شمس کا درجہ برج شامل کرلیں۔ اب یہ تو معلوم ہے کہ آج شمس کس برج میں ہے۔ اس برج سے 30-30 درجے اسے سے آگے ہر برج کو دیتے جائیں تو طالع وقت معلوم ہوگا۔

مثال : سورج آج عقرب کے 2 درجہ پر ہے۔ جس وقت میں یہ قاعدہ حل کر رہا تھا۔ اس وقت رات کے 7 بجکر 42 منٹ تھے۔ صبح سورج ملتان میں 6 بجکر 21 منٹ پر طلوع ہوا۔ طلوع شمس سے اس وقت تک 13 گھنٹے 21 منٹ گزر چکے ہیں۔ ان کے منٹ بنائے۔

۱۳ x ۶۰ = ۷۸۰ + ۲۱ = ۸۰۱ منٹ

۸۰۱ ÷ ۲۴ = ۳۳ باقی ۹

۳۳ + ۲ = ۳۵

اب سورج عقرب میں ہے۔ اب 30 درجے عقرب کو دیے۔ باقی 5 درجے برج قوس کو دیے۔ پس معلوم ہوا کہ اب طالع برج 5 درجہ قوس ہے۔

یہ تمام عبارت طالع وقت نکالنے کے لیے تحریر کرنی پڑی ہے۔ یہ مستحصلہ کا کلیدی حصہ ہے۔ اب اعداد کو جمع کیا۔ سوال کے اعداد ابجد قمری سے استخراج کریں گے۔

مثلاً ۱۱۳۴ اعداد آئے۔

طالع وقت قوس کے اعداد = ۱۶۶
قمری تاریخ = ۱۳ شوال
مہینہ قمری = ۱۰
سنہ ہجری = ۱۴۲۸
کل میزان = ۲۷۵۱
ان کے حروف بنے = ا ن ذ ب غ
ان کو ملفوظی کیا = ۳۲۱ ۶۵۴ ۹۸۷ ۱۱۱۰ ۱۴۱۳۱۲

ال ف ن و ن ذ ال ب ا غ ی ن

کل تعداد حروف ۱۴۔ چنانچہ سطر کے آخر میں د ی لکھا۔ اب اس سطر ملفوظی کے حروف کے الفاظ گنے تو ۹ ہوئے۔ آخر میں حرف ط کا اضافہ کیا۔ اب تمام سطر اس طرح مکمل ہوئی۔

۳۲۱ ۶۵۴ ۹۸۷ ۱۱ ۱۰ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۶ ۱۵ ۱۷

ال ف ن و ن ذ ال ب ا غ ی ن د ی ط

گویا کل حروف ۱۷ ہوئے۔ اس سطر کو سطر اساس کہتے ہیں۔ یہ سطر اول ہوگی۔ سطر دوم نظیرہ کی ہوگی۔ ابجد قمری میں ہر حرف کا پندرھواں حرف نظیرہ ہوتا ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ ابجد قمری میں اوپر کے حروف کے نیچے والے حروف نظیرہ ہوتے ہیں اور نیچے کے حروف کے اوپر والے حروف نظیرہ ہوتے ہیں۔ یعنی ہر حرف کا مدمقابل ایک دوسرے کا نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً ا کا نظیرہ س اور س کا نظیرہ ا۔ ج کا نظیرہ ف اور ف کا نظیرہ ج ہوگا۔

سطر سوم میں نظیرہ کے ہر حرف کی قسم لکھیں۔ دائرہ بدوح یلن کے لحاظ سے ابجد قمری کے 28 حروف 4 اقسام میں ہیں۔ (۱) ترفع، (۲) تنزل (۳) ترقی، (۴) مساوات۔ اس کی جدول یہ ہے۔

دائرہ بدوح یلن:

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
حروف ترقی اعداد	ع ۱۴	ص ۱۸	ر ۴	ت ۸	خ ۱۲	ض ۱۶	غ ۲
حروف مساوات اعداد	ا ۲	ج ۶	ھ ۱۰	ز ۱۴	ط ۱۸	ک ۲۰	م ۸۰
حروف ترفع اعداد	ب ۴	د ۶	و ۸	ح ۱۰	ی ۲۰	ل ۵۰	ن ۷۰
حروف تنزل اعداد	س ۳	ف ۴	ق ۲	ش ۳	ث ۴	ذ ۵	ظ ۶

سطر نظیرہ کے ہر حرف کے نیچے ہر حروف کی قسم اور اس کا عدد لکھیں۔

مثلاً اساس = ع ج ھ و س
نظیرہ = ب ف ق ر ا
قسم = ترفع تنزل ترقی مساوات
عدد = ۴ ۴ ۲ ۴ ۲

سطر چہارم: تیسری سطر اعداد قسم کی ہے۔ اس کے نیچے سطر ربع لکھیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے عدد کے نیچے ۱۔ دوسرے کے نیچے ۲۔ تیسرے کے نیچے ۳۔ چوتھے کے نیچے ۴۔ اس سے اگلے چار اعداد کے نیچے ۲۔۲۔۲۔۲ ان کے آگے ۳۔۳۔۳۔۳ الخ

سطر پنجم: ہر خانہ میں قانون کا عدد ۳۔۳ لکھتے جائیں اور سطر مکمل کریں۔

سطر ششم: سطر وزائد العشر آئے گی، اسے غور سے سمجھئے اور میں آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مثلاً سطر اساس میں ۱۷ حروف ہیں تو پہلے حرف کے نیچے ۷۔ دوسرے کے نیچے ۶۔ تیسرے کے نیچے ۵ اور اسی طرح ۳۔۲۔۱ لکھیں۔ اس کے بعد 10 حرف تک ۔۔۔ یعنی تین نقطے یا صفر لکھیں اور ہاں اگر سطر اساس میں حروف دس سے کم ہوں تو سطر عشر میں نہیں لکھی جائے گی۔ مثلاً

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷

ذ ث ط ح م ک ی و د ا ر ق س ع ن ل ب

۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ـ ـ ـ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۔ سطر عشر

سطر زائد العشر لکھنے کے کئی طریقے ہیں۔ اسی کتاب میں قاعدہ بدوح ملین اصلی آگے آئے گا۔ اس میں تفصیل سے تشریح کروں گا۔

اب باقی دو سطریں رہ گئی ہیں۔ سطر تکرار حرف اور سطر تکرار جنس یا قسم۔

سطر ہفتم: تکرار حروف لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سطر نظیرہ کے حروف کو دیکھا جاتا ہے۔ سطر نظیرہ میں اگر کوئی حرف صرف ایک بار آیا ہو تو اس کے نیچے ۱ لکھیں اور اگر وہ حرف تکرار کر رہا ہو تو پہلے حرف کے نیچے صفر لکھیں گے دوسرے حرف کے نیچے ۲ اور تیسری بار تکرار کرے تو ۳ لکھیں گے۔ اسی تمام سطر مکمل ہوگی۔

سطر ہشتم: تکرار قسم کی ہوگی اور اوپر ہم نے سطر نظیرہ کے نیچے قسم یعنی جنس لکھی تھی کہ یہ حرف کس قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اس سطر کو بھی تکرار حروف کے قانون کے مطابق مکمل کریں گے۔ یعنی اگر جنس تکرار کرے تو پہلے حرف کے نیچے صفر دوسرے کے نیچے ۲، تیسرے کے نیچے ۳، چوتھے کے نیچے ۴ لکھیں گے۔

سطر نہم یا نویں: اس طرح میں تمام اعداد کا مجموعہ لیں گے۔ ہر حرف کے نیچے تمام اعداد کا مجموعہ کر کے لکھیں گے۔ اگر تو عدد مفرد ہوا تو ٹھیک ورنہ عدد اکائی لکھ لیں گے اور عدد دہائی چھوڑ دیں گے۔ ان اعداد کے حروف ابجد قمری سے بنائیں گے۔ یہی حروف مستحصلہ ہوں گے۔ ان کو نظیرہ کے حروف سے تبدیل کریں گے۔ بعد میں تمام سطر نظیرہ کو موخر صدر کر دیں گے اور جواب عین سوال کے مطابق آپ کے سامنے ہوگا۔

اب اصل بات تو رہ گئی۔ قاعدہ بدوح ملین آسان نہیں ہے۔ ہمیں جو اعداد مجموعہ حاصل ہوئے تھے۔ ان کے عدد اکائی سے حرف مستحصلہ لینا ہوگا۔ لیکن یہاں پر آپ کو حروف ہم رتبہ کو ذہن میں لانا ہوگا۔ مثلاً عدد احاد 7 آتا ہے تو 7 کے تحت تین حرف ز ع ذ ہوں گے۔ ان تینوں میں سے ایک حرف چننا ہوگا، یہاں پر ہی جفار کو قابلیت اور محنت بروئے کار لانی پڑتی ہے۔ حرف مستحصلہ لینے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ سوال کو زیر غور رکھیں۔ جو حرف بہتر جواب دیتا ہو اسے چن لیں۔ پھر اس کا نظیرہ دے کر موخر صدر کر لیں۔ لیکن ایک بات یہاں ذہن نشین کر لیں، یہ قانون حتمی ہے۔

”حروف مستحصلہ وہی ہونا چاہیے جو حرف اساس کے دشمن عنصر سے نہ ہو“۔ دعا گو ہوں کہ رب العزت آپ کا ادراک کھول دے۔ آمین

اب اس قاعدہ کو چند مثالیں حل کر کے پیش کر رہا ہوں۔

مثال نمبر 1:

سوال 1: یا علیم! کیف امر الرضاؑ مع المامون؟

اعداد جمل کبیر = ۱۸۲۲
ماہ ربیع الاول = ۳
تاریخ قمری = ۳
سن ہجری = ۱۴۲۸
طالع حوت = ۴۱۴
میزان = ۳۶۷۰
حروف = ع خ ج غ
ملفوظی کیے = ع ی ن خ ا ج ی م غ ی ن

تعداد حروف = ۱۱

حروف = ای

تعداد نقاط = ۱۱

حروف = ای

اساس بنی = ع ی ن خ ا ج ی م غ ی ن ا ی ا ی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اساس	ع	ی	ن	خ	ا	ج	ی	م	غ	ی	ن	ا	ی	ا	ی
نظیرہ	ب	خ	غ	ی	س	ف	خ	ظ	ن	خ	غ	س	خ	[illegible]	ج
قسم حروف	ترفع	ترقی	ترقی	ترفع	متنزل	متنزل	ترقی	متنزل	ترفع	ترقی	ترقی	متنزل	ترقی	متنزل	ترقی
عدد بدوح یلین	۴	۱۲	۲	۲۰	۳	۴	۱۲	۶	۷	۲	۲	۳	۱۲	۳	۱۲
ربع	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
تکرار حروف	۱	۱	-	۱	-	۱	۲	۱	۱	۳	۲	۲	۴	۳	۱
زائد العشر	۵	۴	۳	۲	۱	-	-	-	-	-	۲	۲	۲	۲	۲
تکرار قسم	۱	-	-	۲	-	۲	۳	۳	۳	۴	-	۴	۱	-	۲
میزان	۱۵	۲۲	۱۱	۳۲	۹	۱۰	۲۲	۱۴	۱۴	۱۲	۱۰	۱۵	۲۶	۱۳	۲۴
مستحصلہ	ھ	ک	ب	ب	ظ	ا	ر	م	م	ل	ا	ن	ح	ل	غ
نظیرہ	ق	ک	ع	ب	م	س	و	م	م	ل	ا	ن	ت	ل	ی
موخر صدر	ی	ق	ل	ک	ت	ع	ن	ب	ا	م	ل	س	م	و	م
جواب	يعقلك				عقب				المسموم						

سوال 2: یا علیم! نام زوجہ موجودہ آصف زرداری چیست ؟

اعداد جمل کبیر = ۱۴۰۳

ماہ ربیع الاول = ۳

تاریخ قمری = ۳

سن ہجری = ۱۴۲۸

طالع برج عقرب = ۳۷۲

مجموعہ = ۳۲۰۹

حروف = ط ر ج غ

ملفوظی کیے = ط ا ر ا ج ی م غ ی ن

تعداد حروف = ۱۰

حرف = ی

تعداد نقاط = ۷

حرف = ز

اساس بنی = ط ا ر ا ج ی م غ ی ن ی ز

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
اساس	ط	ا	ر	ا	ج	ی	م	غ	ی	ن	ی	ز
نظیرہ	ث	س	و	س	ف	خ	ظ	ن	خ	غ	ج	ش
عدد بدوح یلین	۴	۳	۸	۴	۴	۱۲	۶	۷	۱۲	۲	۱۲	۳
ربعات	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
عشرات	۲	۱	-	-	-	-	-	-	-	-	۲	۲
تکرار حروف	۱	۱	۱	۲	۱	-	۱	۱	۲	۱	۳	۱
تکرار قسم	-	۲	-	۳	۴	-	-	۲	۲	۳	۴	۲
میزان	۱۱	۱۲	۱۵	۱۵	۱۴	۱۷	۱۲	۱۵	۲۲	۱۲	۲۷	۱۴
حروف	ق	ر	ی	ن	م	ذ	ر	ی	ر	ب	ع	ت
نظیرہ	ھ	و	ی	ن	ظ	ک	ر	ی	ر	ب	ب	ت
مستحصلہ	ت	ھ	ب	و	ب	ی	ر	ن	ی	ظ	ر	ک
جواب	بھٹو				بے		نظیر				×	

یہ مستحصلہ میں جب حل کر رہا تھا۔ اسی دوران ایک سائل میرے پاس آیا۔ جس نے بتایا کہ میری شادی کو دس سال ہو چکے ہیں۔ اس دوران تین بار حمل کی دو ماہ یا تین ماہ بعد ابارشن ہو چکی ہے۔ آخری بار چار سال قبل بیوی امید سے ہوئی تھی اور سات ماہ بعد بچہ پیدا ہوا۔ جو چوبیس گھنٹے بعد فوت ہو گیا۔ اب بالکل امید نہیں ہے۔ ہر قسم کا علاج کروا چکا

ہوں۔ بالکل ناامید ہو چکا ہوں۔ کچھ احباب نے مشورہ دیا ہے کہ دوسری شادی کرلوں۔ جب اس بات کا تذکرہ بیوی سے کیا تو حالات بے حد کشیدہ ہو گئے ہیں۔ سسرال والے دشمن بن گئے ہیں۔ میں دوراہے میں کھڑا ہوں اور فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ کیا کروں۔ کئی عاملین سے حساب کروایا ہے۔ لیکن دل کو یقین نہیں آ رہا۔ آپ کے پاس ایک دوست کی وساطت سے آیا ہوں۔ جسے آپ کے علم جفر پر بڑا اعتماد ہے۔ علم جفر سے دیکھیں میری قسمت میں موجودہ بیوی سے اولاد ہے یا نہ اور کیا دوسری شادی کرنا میرے لیے بہتر ہے یا نہ۔

میں نے کہا کہ آپ سوال لکھیں۔ اس نے تفصیل سے سوال لکھے میں نے اس کی تحریر میں بغیر کسی ردوبدل کے اسی قاعدہ سے جواب نکالے۔ جو جواب آیا، اسے بھی بتا دیا اور وہی مثالیں آپ کی معلومات کے لیے حاضر ہیں۔

سوال 3: یاعلیم! امیرا بنت پروین بی بی زوجہ محمد عامر نواز بن نصرت کے بطن سے زندگی والی اولاد پیدا ہوگی یا نہ؟

اعداد سوال = ۲۸۰۰

اعداد طالع برج حمل = ۷۸

اعداد تاریخ قمری = ۲۲

اعداد ماہ شوال = ۱۰

اعداد سن ہجری = ۱۴۲۸

مجموعہ = ۴۳۳۸

حروف = ح ل ش د غ

ملفوظی = ح ال ام ش ی ن دال غ ی ن

تعداد حروف = ۱۴

حروف = دی

تعداد نقاط = ۱۳

حروف = ج ی

سطر اساس = حالام شین دال غین دی ج ی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اساس	ح	ا	ل	ا	م	ش	ی	ن	د	ا	ل	غ	ی	ن	د	ی	ج	ی
نظیرہ	ت	س	ض	س	ظ	ز	خ	غ	ص	س	ض	ن	خ	غ	ص	خ	ف	خ
عدد بدوح یلن	۸	۳	۶	۳	۶	۷	۲	۲	۸	۳	۶	۷	۲	۲	۸	۲	۴	۲
ربعات	۱	۲	۳	۴	۲	۲	ـ	ـ	ـ	۳	۳	۳	۴	۴	۴		۵	
عدد قانون	۳	۳					۳	۳		۳	۳	۳	۳		۳	۳	۳	۳
عشرات	ـ	۷	۶		۲	۱				۲		۲	۲			۲		۲
تکرار حروف	۱	ـ		۲		۱			۱		۲	۱	۲			۳	۱	۴
تکرار قسم	ـ	ـ		۲	۳		۳	۴	۱	۴	۲		۳	۴		۲		۳
میزان	۱۳	۱۲	۱۵	۱۱	۱۳	۱۱	۸	۹	۱۰	۱۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۰	۱۵	۱۲	۱۳	۱۴
عدد متصلہ	۳	۲	۵	۱	۳	۱	۸	۹	۱	۵	۶	۶	۶	۱	۵	۲	۳	۴
حروف متصلہ	ش	ک	ث	ی	ل	ا	ض	ص	ق	ن	س	و	خ	ا	ن	ب	ل	م
موخر صدر	م	ش	ل	ک	ب	ث	ن	ی	ا	ل	خ	ا	و	ض	س	ص	ن	ق
نظیرہ	م	ش	ک	ل	ب	ط	ن	خ	ا	ل	ی	ا	و	ل	ا	د	ن	ھ
جواب	مشکل				بطن			خالی				اولاد					نہ	

نوٹ: اس مثال میں بدوح یلن کے قوانین زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ آئندہ مثالوں میں زیادہ بکھیڑا نہیں کرنا پڑا۔

سوال 4: یاعلیم! کیا محمد عامر نواز بن نصرت اگر دوسری شادی کرے تو اولاد زندگی والی ہوگی؟

اعداد سوال = ۲۹۸۰

سال ہجری = ۱۴۲۸

تاریخ = ۲۲

ماہ شوال = ۱۰

برج طالع حمل = ۷۸

میزان = ۴۵۱۸

حروف = ح ای اث ادال غ ی ن

تعداد حروف = ۱۲

حروف = ب ی

تعداد نقاط = ۹

حروف = ط

سطر بنی = ح ا ی ا ث ا د ا ل غ ی ن ب ی ط

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
سطر اساس	ح	ا	ی	ا	ث	ا	د	ا	ل	غ	ی	ن	ب	ی	ط
نظیرہ	ت	س	خ	س	ط	س	ص	س	ض	ن	خ	غ	ع	خ	ث
موخر صدر	ث	ت	خ	س	ع	خ	غ	س	خ	ط	ن	س	ض	ص	س
عدد بدوح یلین	۴	۸	۲	۳	۴	۲	۲	۳	۲	۹	۷	۳	۶	۸	۳
ربعات	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
تکرار حروف	-	۲	-	-	-	۲	۱	۲	۲	۱	۱	۳	۱	۱	۴
تکرار جنس	-	۲	۳	-	۴	-	۲	۲	۳	۱	۱	۳	۴	-	۴
زائد العشر	۵	۴	۳	۲	۱	-	-	-	-	-	۲	۲	۲	۲	۲
اعداد متصلہ	۲	۱	۴	۲	۳	۹	۱	۱	۳	۶	۶	۷	۶	۸	۹
حروف متصلہ	ب	ا	م	ر	ل	ظ	ا	ی	ش	خ	و	ز	خ	ض	ظ
نظیرہ	ع	ا	م	ر	ل	م	ا	ی	ز	خ	و	ش	ی	ل	م
ناطق	ع	ا	م	ر	ل	ا	ز	م	ی	خ	و	ش	ی	م	ل
جواب	عامر				لازمی					خوشی				ملے(ی)	

سوال 4: یاعلیم! حضور اکرم (ﷺ) کس شہر میں پیدا ہوئے؟

اعداد سوال = ۸۱۵

طالع برج ثور = ۷۰۶

تاریخ قمری = ۱۸

ماہ شوال = ۱۰

سن ہجری = ۱۴۲۸

مجموعہ = ۲۹۷۷

حروف = ز ع ظ ب غ

ملفوظی حروف = زاع ی ن ظاب اغ ی ن

تعداد حروف = ۱۲

حروف = ب ی

تعداد نقاط = ۱۰

حروف = ی

سطر اساس = ز ا ع ی ن ظ ا ب ا غ ی ن ب ی ی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اساس	ز	ا	ع	ی	ن	ظ	ا	ب	ا	غ	ی	ن	ب	ی	ی
نظیرہ	ش	س	ب	خ	غ	م	س	ع	س	ن	خ	غ	ع	خ	خ
عدد بدوح یلین	۳	۳	۴	۲	۲	۴	۳	۴	۳	۷	۲	۲	۴	۲	۲
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
زائد العشر	۵	۴	۳	۲	۱	-	-	-	-	-	۲	۲	۲	۲	۲
تکرار حروف	۱	-	۱	-	-	۱	۲	-	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۴
تکرار جنس	-	۲	-	-	۲	۱	۳	۳	۴	۲	۴	-	۱	۲	۳
ربعات	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴
میزان	۱۳	۱۴	۱۴	۱۱	۱۰	۱۱	۱۳	۱۲	۱۶	۱۶	۱۶	۱۲	۱۶	۱۶	۱۸
اعداد متصلہ	۳	۴	۴	۱	۱	۱	۳	۲	۶	۶	۶	۲	۶	۶	۸
حروف متصلہ	ج	د	م	ق	ا	ق	ش	ب	خ	و	خ	ک	س	و	ح
موخر صدر	ح	ج	و	د	س	م	ک	ق	خ	ا	و	ق	خ	ش	ب
ناطق	د	ف	ر	ص	ا	م	ک	ھ	خ	و	ب	ھ	ی	ش	ر
جواب	د ر		ص ا ف			خ و ب ی				م ک ھ			ش ھ ر		
	در صاف خوبی مکہ شہر														

دوستان گرامی! یہ قاعدہ بدوح یلین ہے۔ اس میں ذہنی ورزش کافی رہتی ہے۔ آپ محنت کریں گے تو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

* * *

مستحصلہ طرح عناصر السوال

اس سے قبل قواعد ذرا مشکل تھے۔ اب عام قارئین کے لیے ایک بے مثال اور آسان قاعدہ پیش کر رہا ہوں۔ یہ قاعدہ میں نے تحقیق جفر میں بھی دیا ہے۔ لیکن مزید مثالوں کے ساتھ آپ کے سامنے پیش ہے تاکہ اس کو حل کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔ یہ قاعدہ ذرا سے تدبر اور معمولی وقت میں واضح اور مکمل جواب دیتا ہے۔ اسے آپ فوری حل ہونے والا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اپنی ذاتی الجھنوں سائلین کے مسائل اور اسی نوعیت کے اہم معاملات میں مکمل یقین اور اعتماد کے ساتھ اس مستحصلہ سے واضح اور صحیح راہنمائی لے سکتے ہیں۔

اس قاعدہ کے اصول تو پہلے لکھ چکا ہوں۔ لیکن دوبارہ تفصیلاً لکھ رہا ہوں۔

-1 صدق دل سے بسم اللہ پڑھ کر مکمل سوال معہ نام سائل لکھیں۔ سوال میں تمام معلومات مثلاً تاریخ ماہ، سن عیسوی وہجری وغیرہ کا اضافہ کریں اور تمام سوال کو بسط کر لیں۔

-2 اب طرح اربعہ عناصر کے مطابق چار چار کی گنتی سے حروف چن لیں۔ یعنی تمام حروف بسط سے چوتھا چوتھا حرف الگ کر لیں۔ یہی حروف مستحضرہ جواب دیں گے۔

-3 حروف مستحضرہ کی تخلیص کر لیں اور چار بار موخر صدر کر لیں۔

-4 موخر صدر کی چوتھی سطر میں ہی جواب ہے، اسے ناطق کریں۔ ناطق کرنے کے لیے درجہ ذیل تین قوانین کا استعمال ہوگا۔

(ا) حروف خود ناطق ہوں گے۔

(ب) یا نظیرہ

(ج) ورنہ ابقغ سے ناطق کریں۔

یہ قاعدہ میرے روزمرہ کے معمول میں ہے۔ میں ہر آنے والے سائل کا اسی قاعدہ سے جواب استخراج کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ایک اور قاعدہ بھی میرے معمول میں ہے۔ وہ آگے بیان کروں گا۔ اس قاعدہ سے استخراج شدہ جواب 99% درست ہوتے ہیں۔

اب میں سائلین کے عام نوعیت کے چند سوالات کے حل پیش کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک عزیز ترین دوست کا سوال حل کر رہا ہوں۔

مثال نمبر 1:

سوال 1: یا علیم! کیا عادل احمد صدیقی بن افروز قیصر کا ثمر مرزا بنت مسرت پروین مرزا کے ساتھ شادی کرنا نیک بخت ثابت ہوگا؟

حروف مستحضرہ از طرح ۴۔

ع ا ص ی ف ق ک ر ا م پ ن ا ا ا ر ی ت ت ا

تخلیص = ع ا ص ی ف ق ک ر م ب ن ت

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سطر اساس	ع	ا	ص	ی	ف	ق	ک	ر	م	ب	ن	ت
موخر صدر نمبر۱	ت	ع	ن	ا	ب	ص	م	ی	ر	ف	ک	ق
موخر صدر نمبر۲	ق	ت	ک	ع	ف	ن	ر	ا	ی	ب	م	ص
موخر صدر نمبر۳	ص	ق	م	ت	ب	ک	ی	ع	ا	ف	ر	ن
موخر صدر نمبر۴	ن	ص	ر	ق	ف	م	ا	ت	ع	ب	ی	ک
ناطق	خود	خود	خود	خود	ابقغ	خود	نظیرہ	خود	ابقغ	خود	خود	خود
حروف	ن	ص	ر	ت	ق	س	م	ت	ب	ی	ش	ک
جواب	نصرت				قسمت				بے شک			

یعنی عادل احمد صدیقی کی قسمت میں بے شک کامیابی ہوگی۔ زندگی بہت اچھی گزرے گی اور شادی کامیاب ہوگی۔ اس میں غور کریں۔ صرف تین حروف تبدیل ہوئے ہیں۔ باقی تمام حروف خود ناطق ہیں۔

آپ کی راہنمائی کے لیے جدول ابقغ درج کر رہا ہوں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط

جدول ابقع

ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثال نمبر2:

سوال 2: یاعلیم! محمد اشرف خان بن عائشہ خانم کے کاروبار میں نقصان ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

حروف مستحضرہ از طرح۴:

دف ب ی اک رک ررن ن ی ج ت ھ

تخلیص = دف ب ی اک رن ج ت ھ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
موخرصدرنمبر۱	ھ	د	ت	ف	ج	ب	ن	ی	ر	ا	ک
موخرصدرنمبر۲	ک	ھ	ا	د	ر	ت	ی	ف	ن	ج	ب
موخرصدرنمبر۳	ب	ک	ج	ھ	ن	ا	ف	د	ی	ر	ت
موخرصدرنمبر۴	ت	ب	ر	ک	ی	ج	د	ھ	ف	ن	ا
حروف	ح	ر	س	ک	ی	ج	د	ھ	ف	ن	ا
جواب	سحر			کی		جھد			فنا		

جواب بالکل واضح ہے۔ سائل کو بتایا گیا ہے کہ کاروبار سحر (جادو) کر کے تباہ کیا گیا ہے۔

مثال نمبر3:

سوال 3: یاعلیم! سعدیہ معین بنت خیر النساء جو کراچی اسٹاک ایکسچینج میں کاروبار کرتی ہے اسے پریال داس ولد گوپال داس کاروباری شخص نے پیشگی رقم دے کر اپنے ساتھ کام کرنے کا کہا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ پریال داس مستقبل میں سعدیہ معین کے ساتھ دھوکہ تو نہیں کرے گا؟

حروف مستحضرہ از طرح۴:

ی ی ت اا راک س ج ک ب ری پ ل وودااخ پ ی داس ک راھ چ ی

ک ی ات م ع م ک ت وون ک

تخلیص = ی ت ارک س ج ب ل ودخ ھ م ع ن

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اساس	ی	ت	ا	ر	ک	س	ج	ب	ل	و	د	خ	ھ	م	ع	ن
موخرصدرنمبر۱	ن	ی	ع	ت	م	ا	ھ	ر	خ	ک	د	س	و	ج	ل	ب
موخرصدرنمبر۲	ب	ن	ل	ی	ج	ع	و	ت	س	م	د	ا	ک	ھ	خ	ر
موخرصدرنمبر۳	ر	ب	خ	ن	ھ	ل	ک	ی	ا	ج	د	ع	م	و	س	ت
موخرصدرنمبر۴	ت	ر	س	ب	و	خ	م	ن	ع	ھ	د	ل	ج	ک	ا	ی
حروف جواب	ح	ر	س	ب	و	خ	ص	ن	ع	ھ	د	ل	ج	ک	ا	ی
جواب	حرص			خوب			سن		عہد			چالاکی				

سائلہ کو بتا دیا کہ وہ شخص بہت لالچی ہے۔ جو بھی معاہدہ کرے، چالاکی و عقل مندی سے کرے، ورنہ دھوکہ ملے گا۔

مثال نمبر4:

سوال 4: یاعلیم! ثمرہ امین بنت سرفراز اگر اپنے شوہر طاہر کمال بن نعیمہ سے طلاق لے لے تو دوسری جگہ جلدی شادی ہونے کا امکان ہوگا؟

حروف مستحضرہ: ھ ن س اری ررل ع س ال دی ج ل اوااک

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
تخلیص	ھ	ن	س	ا	ر	ی	ل	ع	د	ج	و	ک
موخرصدرنمبر۱	ک	ھ	و	ن	ج	س	د	ا	ع	ر	ل	ی
موخرصدرنمبر۲	ی	ک	ل	ھ	ر	و	ع	ن	ا	ج	د	س
موخرصدرنمبر۳	س	ی	د	ک	ج	ل	ا	ھ	ن	ر	ع	و
موخرصدرنمبر۴	و	س	ع	ی	ر	د	ن	ک	ھ	ج	ا	ل
حروف جواب	ب	ر	س	د	ی	ر	ب	ن	ج	س	ا	ل
جواب	برس			دیر			نج (پانچ)			سال		

مثال نمبر5:

ایک خاتون نے سوال پوچھا کہ اس کا بیٹا دو ماہ سے گم ہے۔ جفر سے معلوم کریں

کہ وہ کہاں ہے۔ یہ سوال ۱۳ دسمبر ۲۰۰۷ء کو کیا گیا۔

سوال 5: یا علیم! فہیم احمد بن غزالہ سکنہ اٹک شہر کہاں ہے؟ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۷ء

بعد از طرح ۴: م د ز س ا ہ ا ج م ب

تخلیص = م د ز س ا ہ ج ب

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
اساس	م	د	ز	س	ا	ہ	ج	ب
موخر صدر نمبر ۱	ب	م	ج	د	ہ	ز	ا	س
موخر صدر نمبر ۲	س	ب	ا	م	ز	ج	ہ	د
موخر صدر نمبر ۳	د	س	ہ	ب	ج	ا	ز	م
موخر صدر نمبر ۴	م	د	ز	س	ا	ہ	ج	ب
ناطق	د	ٹ	ک	س	ا	ہ	ش	ر
جواب	اٹک			دس		شہر		

نوٹ: مستحصلہ بتا رہا ہے کہ فہیم احمد اٹک شہر میں ہی ہے۔ دس سے مراد دوست ہے۔ مثلاً ذرا غور کریں تو حروف مستحصلہ سے دوست ہی بنتا ہے۔ مثلاً

م د ز س ا

ت د ک و س

یعنی اٹک شہر میں اپنے دوست کے پاس چھپا بیٹھا ہے۔

مثال نمبر 6:

سوال 6: یا علیم! مرزا نوید بیگ ٹیلی فون آپریٹر واپڈا ایکسچینج ملتان کے میز کی دراز سے کس شخص نے چیک چوری کر کے الائیڈ بینک شاہ رکن عالم کالونی ملتان سے مبلغ -/38300 روپے کیش کروائے ہیں؟

میں عموماً بلکہ کبھی بھی چوری چکاری، ڈکیتی اور سحر جادو کرنے والے یا اسی نوعیت کی دوسری وارداتوں کے بارے میں سوالات حل کرنے سے گریز بلکہ انکار ہی کرتا ہوں۔ یہ سوال کیونکہ میرے دوست اور کولیگ نے کیا وہ بھی آفس میں۔ ان صاحب نے مجھے کافی اشخاص کی فہرست بھی دی تھی۔ جفر نے جو جواب دیا وہ میں نے بتا دیا۔ گو یہ معلوم نہیں ہوا کہ رقم بارے کوئی اطلاع ملی یا نہیں۔ لیکن وہ دوست واقعی بہت پریشان تھا۔ غور کریں کتنا واضح اور شاندار جواب آیا ہے۔

بعد از طرح اربعہ عناصر: ا د ث ف و ث پ ی ی ل ک ز ر ی خ چ و ر ل د ش ک ل ن ت ی غ ی ا ن و ی و ی

تخلیص = ا د ث ف و پ ی ل ک ز ر خ ج ش ن غ = ۱۶ حروف

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اساس	ا	د	ث	ف	و	پ	ی	ل	ک	ز	ر	خ	ج	ش	ن	غ
موخر صدر نمبر ۱	غ	ا	ن	و	ش	ث	ج	ف	خ	و	ر	پ	ز	ی	ک	ل
موخر صدر نمبر ۲	ل	غ	ک	ا	ی	ن	ز	د	پ	ش	ر	ث	و	ج	خ	ف
موخر صدر نمبر ۳	ف	ل	خ	غ	ج	ک	و	ا	ث	ی	ر	ن	ش	ز	پ	د
موخر صدر نمبر ۴	د	ف	پ	ل	ز	خ	ش	غ	ن	ج	ر	ک	ی	و	ث	ا
ناطق	م	ج	ر	ج	ک	ی	ش	ا	ق	ج	و	ع	ی	ر	ک	ا
جواب	چ	ی	ک	چ	و	ر	ی	ک	ا	ج	ر	م	ع	ا	ش	ق
	چیک			چوری				کا		جرم			عاشق			

یعنی چیک چوری کرنے کا جرم عاشق نے کیا ہے اور رقم بینک سے نکلوائی ہے۔ اس نام سے سائل نے بھی اتفاق کیا کہ میرا اور بینک والوں کا بھی اسی شخص پر شک ہے۔ یہ شخص واقعی بعد میں مان گیا کہ چیک چوری کر کے میں نے کیش کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ کرایا ہے۔

قارئین کرام! طرح اربعہ عناصر کا یہ مستحصلہ نادر و نایاب ہے۔ انتہائی آسان سا قاعدہ ہے۔ آپ اس سے دنیاوی قسم کے ہر قسم کے سوالات چند منٹوں میں حل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو ابجد ابتغ پر عبور حاصل ہو جائے تو مستحصلہ چٹکی بجاتے ہی حل ہو جائے۔

* * *

علم جفر بذریعہ ڈاک سکھلانے کا
مکمل بندوبست ہے
حکیم سرفراز احمد زاہد، ملتان

قاعدہ نقشی نمبر2

آج سے بائیس سال قبل علم جفر کے لیے ماہر جفر کے سامنے دوزانو ہوا۔ آج 22 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اپنے آپ کو اب بھی ایک ادنیٰ طالب علم تصور کرتا ہوں۔ کبھی ماہر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ میرے استاد گرامی محترم بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ کا کرم اور شفقت ہے کہ اس عاجز کو اس علم پاک میں عالمگیر عزت وشہرت عطا کی۔ ملک کے تمام رسائل میں متواتر پندرہ سال جفر اخبار پر لکھا ہے۔ اب صرف جفری پیش گوئیاں زنجانی جنتری میں ہر سال لکھتا ہوں۔ یہ اعزاز بھی پورے ملک میں اس عاجز کو ہے کہ علم جفر سے پیش گوئی کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ بڑے بڑے نامور جفاروں کو اس بات کا حوصلہ نہیں ہوا۔ جفری پیش گوئی بڑا مشکل میدان ہے۔ کسی قاعدہ کو سمجھانے کے لیے الٹی سیدھی مثال لکھ دینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن پیش گوئیوں کو لوگ یاد رکھتے ہیں۔ الحمدللہ رب العزت نے بڑے فضل وکرم سے نوازا اور بہت پیش گوئیاں حرف بحرف سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ میرا کوئی کمال نہ ہے بلکہ استاد محترم کی دعا اور اللہ کا فضل شامل حال ہے۔

یہ قاعدہ بھی بہت آسان ہے اور منٹوں میں حل ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مشکل قواعد کے ساتھ ساتھ آسان قواعد بھی ہوں گے۔ یہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔

اس کے قوانین مختصر اور آسان ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

1- سوال واضح، جامع اور مختصر لکھیں اور ابجد قمری سے اعداد حاصل کریں۔

2- ان حاصلہ اعداد میں سنہ ہجری یا سنہ عیسوی، روز سوال، تاریخ سوال اور ماہ اسلامی یا انگریزی کے اعداد بھی شامل کریں۔

3- ان اعداد کو ایک مثلث میں پر کریں۔ نقش عام قوانین نقش کے مطابق پر ہوگا۔

۸	۱	۶	یہ خانے زمانہ حال کی خبر دیتے ہیں۔
۳	۵	۷	یہ خانے زمانہ ماضی کی خبر دیتے ہیں۔
۴	۹	۲	یہ خانے زمانہ مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔

اب جب نقش پر ہو جائے تو جس زمانے کا سوال ہو اسی خانے سے اعداد اٹھا لیں اور ان پر مندرجہ ذیل عمل کریں۔

1- پہلے خانے کے عدد کو دن کے عدد سے ضرب دے کر احاد حروف بنا لیں۔

2- دوسرے خانے کے عدد کو تاریخ کے عدد سے ضرب دے کر عشر حروف بنا لیں۔

3- تیسرے خانے کے عدد کو مہینے کے عدد سے ضرب دے کر مات حروف بنا لیں۔

اعداد ایام:

ایام:	شنبہ۔	یک شنبہ۔	دوشنبہ۔	سہ شنبہ۔	چہارشنبہ۔	پنج شنبہ۔	جمعہ
اعداد:	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

ماہ اسلامی	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
ماہ انگریزی	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
عدد	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ماہ اسلامی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذوالحجہ
ماہ انگریزی	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
عدد	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

جواب حاصل کرنے کا طریقہ:

اوپر دیے گئے طریقے کے مطابق جب اعداد سے ضرب ہو جائے گی تو جو اعداد حاصل ہوں گے۔ ان سے حروف بنائیں گے۔ اب ان حروف میں سے بعض حروف خود ناطق ہوں گے۔ بعض نظیرہ یا ہم رتبہ حروف سے ناطق ہوں گے۔ بہت واضح اور عین سوال کے مطابق جواب حاصل ہوگا۔ اب چند مثالوں سے اس قاعدہ کو آپ کے لیے حل کر رہا

ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر 1 زمانہ حال:

سوال 1: یا علیم! سرفراز احمد زاہد بن...... کو کیا تکلیف ہے؟

روز سہ شنبہ	تاریخ	ماہ جون	سن
۴	۱۳	۶	۱۹۹۵

اعداد سوال = ۱۷۹۸

سن عیسوی = ۱۹۹۵

میزان = ۳۷۹۳

۱۲

۳۷۸۱÷۳ = ۱۲۶۰ باقی ۱

اب نقش پر کریں گے۔

۱۲۶۸	۱۲۶۰	۱۲۶۵
۱۲۶۲	۱۲۶۴	۱۲۶۷
۱۲۶۳	۱۲۶۹	۱۲۶۱

خانہ احاد کے اعداد اٹھائے۔ ۱ + ۲ + ۳

۱۲۶۸ ـ ۱۲۶۰ ـ ۱۲۶۵

۴× ۱۳× ۶×

۵۰۷۲ ۱۶۳۸۰ ۷۵۹۰

حروف = ب ز ھ ف ل س ی ظ ث ذ

ب وا ت ش س ی د × ر

جواب: بواسیر شدت:

اس سال واقعی بواسیر کی زبردست تکلیف تھی۔

اب اسی سوال کو دوسرے طریقے سے پوچھتے ہیں۔ دیکھیں جواب میں ذرا بھر فرق نہیں آیا۔

مثال نمبر 2 ماضی زمانہ:

سوال 1: یا علیم! سرفراز احمد زاہد بن...... کو جون ۱۹۹۵ء کو کیا تکلیف تھی؟

روز سوال = شنبہ(۱)

تاریخ سوال = ۲۲

سوال دوران ماہ = دسمبر (۱۲)

سن عیسوی = ۲۰۰۷

اعداد سوال = ۴۲۷۸

سن عیسوی = ۲۰۰۷

میزان = ۶۲۸۵

= ۱۲

۶۲۷۳÷۳ = ۲۰۹۱

۲۰۹۸	۲۰۹۱	۲۰۹۶
۲۰۹۳	۲۰۹۵	۲۰۹۷
۲۰۹۴	۲۰۹۹	۲۰۹۲

زمانہ ماضی سے متعلقہ خانے

زمانہ ماضی سے تعلق والے اعداد الگ کیے۔

۲۰۹۳ ـ ۲۰۹۵ ـ ۲۰۹۷

۱× ۲۲× ۱۲×

۲۰۹۳ ۴۶۰۹۰ ۲۵۱۶۴

حروف = ج ط ب ص س م ت خ ق ث ر

ناطق = ش د ب × د ت ت س ی ھ ر

جواب: ش د ت ب و س ی ر ت ھ

شدت بواسیر تھی

غور کریں، جواب میں ذرا بھر فرق نہیں آیا۔ حالانکہ دوبارہ ۱۲ سال بعد سوال کیا

گیا اور مستحصلہ نے وہی جواب دیا۔

سوال نمبر 3

سوال 3: یاعلیم! قائداعظم محمد علی جناں کس ماہ کی کس تاریخ کو پیدا ہوئے؟

اعدادسوال = ۲۹۰۱

روزسوال = اتوار (یک شنبہ)

تاریخ سوال = ۲۳

ماہ = دسمبر

سن = ۲۰۰۷

اعدادسوال+سن عیسوی = ۲۹۰۱ + ۲۰۰۷

میزان = ۴۹۰۸

= ۱۲

۴۸۹۶÷۳ = ۱۶۳۲

۱۶۳۹	۱۶۳۲	۱۶۳۷
۱۶۳۴	۱۶۳۶	۱۶۳۸
۱۶۳۵	۱۶۴۰	۱۶۳۳

زمانہ ماضی سے متعلق

زمانہ ماضی سے متعلقہ خانوں ۴+۵+۶ کے اعداد اٹھائے۔

۱۶۳۴ ـ ۱۶۳۶ ـ ۱۶۳۸

۲x ۲۳x ۱۲x

۳۲۶۸ ۳۷۶۲۸ ۱۹۶۵۶

حروف = ح د ب ج ن ک س ع ل خ ش خ ظ غ

ناطق = ح د ب ج ن ک س ع ل خ ش خ ظ غ

د س ب ج م ر س ب ج ی ھ س م ا

ترتیب = ب ج ی س م اھ د س م ب ر س چ

۲۵ ماہ دسمبر سچ

مثال نمبر 4:

سوال 3: یاعلیم! مسجد نبوی کس شہر میں ہے؟

اعدادسوال = ۸۷۵+۲۰۰۷=۲۸۸۲-۱۲=۲۸۷۰÷۳=۹۵۶ باقی ۲

روزسوال = یک شنبہ ۲

روزتاریخ = ۲۳

ماہ = دسمبر ۱۲

۹۶۴	۹۵۶	۹۶۲
۹۵۸	۹۶۱	۹۶۳
۹۶۰	۹۶۵	۹۵۷

زمانہ حال

اعداد اٹھائے۔

۹۶۴ ـ ۹۵۶ ـ ۹۶۲

۲x ۲۳x ۱۲x

۱۹۲۸ ۲۱۹۸۸ ۱۱۵۴۴

حروف = ح ب ط ا ن ن ع ی ک ت ت ش ق غ

ناطق = ح ب ط ا ن ن ع ی ک ت ت ش ق غ

م ب م س ت ج د ر ک م د ھ ی ن

جواب = متبرک مسجد مدینہ

* * *

مستحصلہ تنظیر المراتب

پچھلے قاعدہ کی نسبت یہ قاعدہ ذرا مشکل بھی ہے اور اس کے عمل میں پیچیدگی بھی ضرور ہوگی۔ ایسے دوست جو ذہنی محنت سے جان چھڑاتے ہیں۔ انہیں یہ قاعدہ واقعی مشکل نظر آئے گا۔ لیکن اگر وہ مکمل یکسوئی سے حل شدہ مثالوں پر غور کریں گے۔ تو یہ پیچیدگی، پیچیدگی نہ رہے گی بلکہ مستحصلہ انتہائی آسان نظر آئے گا۔

یاد رہے ابھی مشکل مستحصلات کی باری نہیں آئی۔ انشاء اللہ دو تین مستحصلات کے بعد مشکل اور علمی قواعد کی شروح کروں گا اور وہ قواعد ہوں گے جو اس سے قبل منظر عام پر نہیں آئے۔ یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ کوئی بھی علم آسان نہیں ہوتا۔ لیکن محنت ذہانت سے اس علم کا حصول آسان ہو جاتا ہے اور پھر عبور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اپنی ذہانت بارے کسی قسم کی خوش فہمی نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تو جس طرح یہ علم اپنے استاد محترم سے یا دوسرے علم دوست حضرات سے ملا۔ اسی انداز میں آپ کے آگے پیش کر رہا ہوں۔ میں نے صرف یہ کیا ہے کہ تمام قواعد کو عام سائلیں کے مختلف مسائل بارے پوچھے گئے سوالات کو اساس بنا کر مستحصلہ سمجھا رہا ہوں۔ کسی قاعدہ میں اخفاء رکھنا میری لغت میں نہیں ہے۔ ہاں اگر اخفار رکھنا ہوگا تو وہ قاعدہ لکھوں گا ہی نہیں۔ چہ جائیکہ قاعدہ بھی لکھوں اور ساتھ لکھ دوں کہ اس میں اخفاء رکھا ہے اور کسی کو نہیں سمجھاؤں گا۔ یہ میرے ضمیر کے خلاف ہے۔ ایسا میں لکھوں ہی کیوں؟

زیر نظر قاعدہ کے قواعد تفصیل سے لکھ رہا ہوں۔ کوئی نقطہ تشنہ نہ رہے گا۔

1- سوال سوچ سمجھ کر انتہائی آسان اور مختصر لکھیں۔ جس سے مفہوم بھی واضح ہو۔ اسے بسط حرفی یعنی الگ الگ حروف میں لکھیں۔

2- سوال کے حرف اول کو دیکھیں کہ وہ تمام سوال میں کتنی دفعہ آیا ہے۔ وہ تعداد اسی حرف کے نیچے لکھ دیں۔ اسی طرح سطر سوال کے ہر حرف کی تعداد تکرار اسی

حرف کے نیچے لکھ دیجیے۔

3- تعداد تکرار کے نیچے ہر حرف سوال کا مرتبہ قمری لکھ کر جمع کر لیجیے۔ دو ہندسوں کا یہ مجموعہ اعداد مختصرہ کہلائے گا۔ ان کے مطابق مراتب قمری کے حروف لکھ لیں۔ یہ حروف اساس قوی کہلائیں گے۔

4- اساس قوی کے حروف کو ملفوظی، مسروری اور مکتوبی حروف کی شکل میں الگ الگ کر لیجیے۔ پھر ان تینوں کو آپس میں امتزاج دے کر تخلیص کر لیں اور اگلی سطر میں ان کی تنصیف کاملہ کر لیں۔

5- سطر امتزاج معہ تخلیص اور سطر تنصیف کاملہ دونوں سطور میں حروف جواب موجود ہونگے کسی حرف کو نظیرہ نہیں دینا ہے۔ حروف خود ناطق ہوں گے۔ بعض اوقات کوئی حرف ناطق ہونے میں رکاوٹ ہو تو پھر قانون کا سہارا لینا جائز ہے۔ جواب حاصل کرنا آپ کی ذہنی صلاحیتوں اور قوتوں پر منحصر ہے۔ ویسے میرے نقطہ نظر سے یہ قاعدہ بہت آسان ہے۔ صرف حروف کی تقسیم شاید کسی کی سمجھ میں نہ آئے، وہ میں لکھ رہا ہوں۔

1- ملفوظی حروف یہ ہیں۔ جو زبان کی ادائیگی میں آواز تو وہی ہو۔ لیکن لکھنے میں تین حروف بن جائیں۔ مثلاً ''ا'' ملفوظی ہے اور اسے ''ال ف'' لکھنے میں تین حروف حاصل ہوتے ہیں۔ ملفوظی حروف یہ ہیں۔ ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ل۔ ع۔ غ۔ ک۔ ق

2- مسروری حروف وہ ہیں جو زبان سے ادا کرنے پر دو حروف پیدا ہوں۔ وہ حرف یہ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ح۔ خ۔ ر۔ ز۔ ط۔ ظ۔ ھ۔ ی

3- مکتوبی وہ حروف ہیں جو بولنے میں تین حروف ہیں مگر لکھنے اور بولنے میں پہلا اور آخری حرف ایک ہی ہو۔ یہ پوری ابجد میں تین حروف ہیں۔ مثلاً م۔ ن۔ و یعنی میم۔ نون۔ واؤ۔ ان حروف کا اول اور آخر وہی ہے جو غیر ملفوظی ہے۔

قانون تنصیفِ کاملہ:

سطر امتزاج بمعہ تخلیص میں حروف کی عددی قیمت کو نصف کر کے جو نیا حرف

حاصل کرنا ہو گا۔ مثلاً حرف "ف" کی تنصیف کی۔ ف کے عدد 80 ہیں۔ نصف کیا 40 ہوئے۔ ابجد قمری میں م کی عددی قیمت 40 ہے۔ لہٰذا ہم حرف ف کے نیچے اس کا تنصیفی حرف م لکھیں گے۔ یہی پوری سطر پر کرنا ہے۔ اب جس حرف کی تنصیف ناقص ہو گی۔ یعنی نصف نہ ہو سکے تو اس حرف کا تنزل قمری یعنی پچھلا حرف لیں گے اور اس کا عدد لکھیں گے۔ مثلاً حرف ل ہے۔ اس کے عدد 30 ہیں۔ 30 کا نصف 15 ہے اور ابجد قمری میں 15 کا حرف کوئی نہیں۔ یعنی یہ تنصیف کامل نہیں۔ چنانچہ ہم ل کی بجائے تنزل قمری کریں گے۔ یعنی ل سے پچھلا حرف ک لیں گے۔ کیونکہ اس کی تنصیف کامل ہوتی ہے۔

اتنی وضاحت کرنے کے بعد اب اس مسئلہ کو متعدد امثال کے ساتھ سمجھا رہا ہوں۔ خوب غور کریں۔

مثال نمبر 1:

سوال 1: یاعلیم! کیا جنات شعور رکھتے ہیں؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
بسط حرفی	ک	ی	ا	ج	ن	ا	ت	ش	ع	و	ر	ر	ک	ھ	ت	ی	ھ	ی	ن
اعداد تکرار	۲	۳	۲	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۲	۱	۲	۱	۱	۱
مراتب حروف	۱۱	۱۰	۱	۳	۱۴	۱	۲۲	۲۱	۱۶	۶	۲۰	۲۰	۱۱	۵	۲۲	۱۰	۵	۱۰	۱۴
میزان	۱۳	۱۳	۳	۴	۱۶	۲	۲۴	۲۲	۱۷	۷	۲۲	۲۱	۱۲	۷	۲۳	۱۲	۶	۱۱	۱۵
اساس قوی	م	م	ج	د	ع	ب	خ	ت	ف	ز	ت	ش	ل	ز	ث	ل	و	ک	س

ملفوظی: ج ی م دال ع ی ن ش ی ن ل ام ل ام ک اف س ی ن

مسروری: ب اخ ات اف ازات ازاث ا

مکتوبی: م ی م م ی م واو

امتزاج بمعہ تخلیص: ج ب م ی اخ دت ل ع ف ون زش ث ک س

تنصیب کاملہ: ب اک ھ اش ب رک س م ج م ورت ی ن

جواب: ب ج ا ک ھ ی ا اش فعل بجھ

بجا کہ اشیاء

لیکن اگر نظیرہ کا خیال رکھ لیں تو جواب بہت واضح ہوگا۔ جیسے

ج ب م ی اخ دت ل ع ف ون زش ث ک س

ب اک ھ اش ب رک س م ج م ورت ی ن

ناطق: ب ج اک ھ ای ش ب رک س م ج ان ورت ت ی ن

ب ج ا ک ھ ا ی ش ع ور ات ج ان رک ھ ت ی ن ی ن

بجا کہ آئے شعور جنات رکھتے ہیں

نوٹ: اگر آپ نظیرہ وہم مرتبہ کا خیال رکھیں تو جواب باقاعدہ اور مکمل آئے گا۔ میرا مشورہ ہے اگر کہیں جواب ویسے ہی استخراج ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ قاعدہ استعمال کرنے کی میری طرف سے اجازت ہے۔

مثال نمبر 2:

سوال 1: یاعلیم! احمد خان کی بیٹی زہرا خان کی شادی نہ ہونے میں کیا رکاوٹ ہے؟

خالص: ا م ن ھ خ ک ی ب ٹ ز ر ش د و = ۱۴

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
بسط حرفی	ا	م	ن	ھ	خ	ک	ی	ب	ث	ز	ر	ش	د	و
اعداد تکرار	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱
مراتب حروف	۱	۱۳	۱۴	۵	۲۴	۱۱	۱۰	۲	۲۳	۷	۲۰	۲۱	۴	۶
مجموعہ الاعداد	۲	۱۴	۱۵	۶	۲۵	۱۲	۱۱	۴	۲۴	۸	۲۱	۲۲	۵	۷
اساس قوی	ب	ن	س	و	ز	ل	ک	ج	ث	ح	ش	ت	ھ	ز

ملفوظی: س ی ن ذال ل ام ک اف ج ی م ش ی ن

مسروری: ب اث اح ات اھ ازا

مکتوبی: ن ون واو

امتزاج بمعہ تخلیص: س ب ن ی او ث ذ ح ل ت م ھ ک ز ف ج ش

تنصیب کاملہ: ل ام ھ اج ت خ دک رک دی وم ب ر

جواب: ال م ھ ی اج و ث ت خ د ل رک د ھ ی ک و ب ر

الم ہے جادو سخت کہ دو لڑکی پر

مثال نمبر2:

سوال3: یاعلیم! ثمینہ بنت حاجراں کو کیا مرض لاحق ہے؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
بسط حرفی	ث	م	ی	ن	ھ	ب	ن	ت	ح	ا	ج	ر	ا	ن
اعداد بتکرار	۱	۲	۳	۳	۲	۱	۲	۱	۲	۴	۱	۲	۳	۱
مراتب حروف	۲۳	۱۳	۱۰	۱۴	۵	۲	۱۴	۲۲	۸	۱	۳	۲۰	۱	۱۴
مجموعہ الاعداد	۲۴	۱۵	۱۳	۱۷	۷	۳	۱۶	۲۳	۱۰	۵	۴	۲۲	۴	۱۵
اساس قوی	خ	س	م	ف	ز	ج	ع	ث	ی	ھ	د	ت	د	س

	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
بسط حرفی	ک	و	ک	ی	ا	م	ر	ض	ل	ا	ح	ق	ھ	ی
اعداد بتکرار	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
مراتب حروف	۱۱	۶	۱۱	۱۰	۱	۱۳	۳۰	۲۶	۱۲	۱	۸	۱۹	۵	۱۰
مجموعہ الاعداد	۱۳	۷	۱۲	۱۲	۳	۱۴	۳۱	۲۷	۱۳	۲	۹	۲۰	۶	۱۱
اساس قوی	م	ز	ل	ل	ج	ن	ش	ظ	م	ب	ط	ر	و	ک

ملفوظی: س ی ن ج ی م ع ی ن دال دال س ی ن ل ام ل ام ج ی م ش ی ن ک اف

مسروری: خ اف از اث ای اھ ات از اظ اب اط ار ا

مکتوبی: م ی م م ی م ن و ن م ی م و او

امتزاج بمعہ تخلیص: س خ م ی ا ن ف ج ز ع ث و د ھ ل ت ظ ب ط ر ش ک

تنصیف کاملہ: ل ش ک ھ ا م ب د س ت ج ب د ک ر ض ا ح ق ر ی

جواب:

ل ش ک	ی اا	ن ف	و ا د ج	ب د	ک ر	ل ا ح ق	ش ک
شکل	آئے	فن	جادو	بد	کر	لاحق	شک

تشریح: سائلہ کو بتایا گیا کہ جادو بد کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے بیمار ہے۔ اس قاعدہ کو اگر مکمل طور پر وضاحت سے لکھے گئے سوال کا جواب لینا چاہیے تو اسی طرح وضاحت سے دے گا۔ جیسا کہ اوپر جواب سے ظاہر ہے۔

سوال4: یاعلیم! بابر سلطان قادری کا روحانیت میں کیا مقام ہے؟

مثال حل کرنے سے قبل میں ایک بات لکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے علم جفر استادی جناب محترم المقام حضرت بابر سلطان قادری مدظلہٗ تعالیٰ سے سیکھا۔ ان تک میں کیسے پہنچا یہ احوال میں احوال مصنف کے تحت لکھوں گا۔ میرے استاد گرامی کی بھرپور جوانی میرے سامنے ملتان شہر میں گزری ہے۔ بوڑھے تو وہ اب بھی نہیں۔ لیکن جس فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا ہے۔ یہ مقام شکر کسی خوش نصیب کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ میں نے ان کا ابتدائی دور بھی دیکھا ہے۔ میں جو کچھ بھی ہوں، انہی کے دم قدم سے ہوں۔ پھر میں نے وہ بھی وقت دیکھا جب استاد محترم ہر چیز کو ٹھوکر مار کر طلب حق کی تلاش میں مرد کامل کے آستانے پر پہنچے اور وہاں قیام کے دوران اس ولی کامل مرد قلندر کی نگاہ کرم سے روحانیت میں سلوک کی منازل طے کرنی شروع کر دیں اور آخر طلب حق کی جستجو میں کامیاب ہو کر مرشد کریم کے حکم سے فیصل آباد قیام کیا۔ اس ابتدائی دور میں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ لیکن انہوں نے روایتی پیری مریدی سے اجتناب کیا۔ بلکہ ایک نئے ڈھنگ اور اسلوب سے مخلوق کی خدمت اور راہنمائی کرنے کا مشن جاری کیا۔ قادری سلسلے میں ان پر فضل و کرم ہوا۔ انہی استاد محترم سے میں بھی فیض یاب ہوں۔ یہ مستحصلہ حل کرتے ہوئے یکدم میرے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنے عظیم استاد کا روحانیت میں مقام دیکھوں، کیا ہے۔ کیونکہ میں خود راہ خدا کا طالب ہوں اور اس منزل کی طرف گامزن ہوں۔ میں نے جو سوال کیا اور اس کا مستحصلہ نے جو جواب دیا وہ آپ کے سامنے ہے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
بسط حرفی	ب	ا	ب	ر	س	ل	ط	ا	ن	ق	ا	د	ر	ی	ک	ا	ر	و
اعداد بتکرار	۲	۷	۱	۳	۱	۱	۱	۶	۳	۲	۵	۱	۲	۵	۲	۴	۱	۱
عدد مراتب	۲	۱	۲	۲۰	۱۵	۱۲	۹	۱	۱۴	۱۹	۱	۴	۲۰	۱۰	۱۱	۱	۲۰	۶
میزان الاعداد	۴	۸	۳	۲۳	۱۶	۱۳	۱۰	۷	۱۷	۲۱	۶	۵	۲۲	۱۵	۱۳	۵	۲۱	۷
اساس قوی	د	ح	ج	ث	ع	م	ی	ز	ف	ش	و	ھ	ت	س	م	ھ	ش	ز

	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
بسط حرفی	ح	ا	ن	ی	ت	م	ی	ن	ک	ی	ا	م	ق	ا	م	ھ	ی
اعداد بتکرار	۱	۳	۲	۴	۱	۳	۳	۱	۱	۲	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۱
عدد مراتب	۸	۱	۱۴	۱۰	۲۲	۱۳	۱۰	۱۴	۱۱	۱۰	۱	۱۳	۱۹	۱	۱۳	۵	۱۰
میزان الاعداد	۹	۴	۱۶	۱۴	۲۳	۱۶	۱۳	۱۵	۱۲	۱۲	۳	۱۵	۲۰	۲	۱۴	۶	۱۱
اساس قوی	ط	د	ع	ن	ث	ع	م	س	ل	ل	ج	س	ر	ب	ن	و	ک

ملفوظی: دال ج ی م ع ی ن ش ی ن س ی ن ش ی ن دال ع ی ن ع ی ن س ی ن
ل ام ل ام ج ی م س ی ن ک اف

مسروری: ح اث ای از اف اہ ات اہ از اط اث ار اب ا

مکتوبی: م ی م داو م ی م ن ون م ی م ن ون داو

امتزاج معہ تخلیص: دح م ای ل ث ج وع زن ف ش ہ س ت ط ر پ ک

تنصیف کاملہ: ب دک اہ ک ت ب ج س وم م ردن رح ق ای

جواب:	ب دم	ای ک ت	ب ج ع	دن م ردس	ت ط ق ب ی
	بدم	یکتا	عجب	مرد ستو	قطبیت

یکتا ہے مقام قطبیت میں

علم جفر کے متوالو! یہ ہے اس مردِ حق کا مقام روحانیت، جو اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ لوگ عزت و احترام سے ''باباجی'' کہتے ہیں اور قدموں میں بیٹھنا سعادت سمجھتے ہیں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔ میں نے ایسی ہستی سے علم حاصل کیا۔ روحانی مقامات کی تکمیل کے لیے بھی میں ان کے آگے زانوئے ادب ہوں۔

یہ ہے جفر جو چھپے ہوئے خزانوں کو آشکارا کرتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم o

* * *

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد کے مشہور و معروف کورس

تمام پوشیدہ امراض مرداں و نسواں

تمام امراض مردانہ و نسواں مثلاً جریان، احتلام، جراثیم کی کمی بیشی، سرعت انزال، لیکوریا، بندش حیض، بانجھ پن وغیرہ کے لیے نہایت تسلی بخش اور اعتماد سے تشریف لائیں یا مشورہ کریں۔ انشاء اللہ ناکامی نہ ہوگی۔ اپنے بچوں کے نام، برج اور ستارہ کے مطابق رکھوانے کے لیے رابطہ کریں۔

مستحصلہ احسنت

قارئین محترم! اب جو قواعد میں تحریر کروں گا۔ یہ وہ قواعد ہیں جن کو میں نے زنجانی جنتری جفری پیش گوئیوں کے سوالات حل کرنے کے لیے استعمال کرا ہے۔ یہ اس سلسلہ کا پہلا مستحصلہ ہے۔ گو جنتری میں ہر قاعدہ کے قواعد مختصر طور پر تحریر کرتا رہا ہوں۔ لیکن اکثر احباب کی سمجھ نہیں آسکے۔ ان جفری قواعد سے جتنی بھی جفری پیش گوئیاں کیں اللہ کے فضل و کرم سے ان میں سے اکثر سچ ثابت ہوئیں۔ بعض احباب نے ان پر بے جا تنقید بھی کی لیکن کسی کو حوصلہ نہیں ہوا کہ اپنے اس جفر سے ایک بھی عالمی سطح کی پیش گوئی کر سکے۔ تنقید کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن خود اس میدان میں گھوڑے دوڑانے کی ہمت ہی نہیں۔ اگر میں صرف جنتری میں سچ ثابت ہوئی پیش گوئیاں ہی مثالوں کے طور پر لکھ دوں تو کئی صفحات سیاہ ہو جائیں گے۔ لیکن نہیں! نئی نئی امثال اور سوالات حل کر کے دکھاؤں گا۔ ان جفری پیش گوئیوں کو بیرون ملک جس انداز میں پذیرائی ملی، اس کا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

یہ قاعدہ اس وقت یکم جنوری 2008ء کو لکھ رہا ہوں۔ اس سے دو دن قبل یعنی 29 دسمبر 2007ء کو لندن سے ایک صاحب نے فون کر کے درخواست کی کہ زنجانی جنتری میں جفری پیش گوئیوں کے لیے جتنے مستحصلات حل کر چکے ہیں ان کی فوٹو کاپیاں مجھے دے دیں۔ جو خرچ آئے گا میں ادا کروں گا۔ اس بارے زنجانی صاحب سے بات کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ حکیم سرفراز احمد زاہد سے ملتان رابطہ کرو، چنانچہ رابطہ کر رہا ہوں۔ میں نے کہا بھائی فوٹو کاپی کروانے کی تو معذرت! ہاں! یہ تمام قواعد اپنی زیر تحریر کتاب ''انکشافاتِ جفر'' میں لکھ رہا ہوں۔ وہ انشاء اللہ فروری 2008ء تک ادارہ کے حوالہ کر دوں گا۔ وہ جلد ہی شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ منگوا لیجیے گا۔ آپ کو تمام قواعد مکمل تشریح کے ساتھ مل جائیں گے۔

اس قاعدہ کے قوانین مکمل تفصیل سے تحریر کر رہا ہوں۔ آپ غور و فکر کریں۔ انشاء

انشاءاللہ میری طرح آپ بھی جواب حاصل کرنے کی دسترس حاصل کرلیں گے۔

1- سب سے پہلے سوال کو مدلل، مختصر اور جامع لکھ کر اس کی تخلیص کرلیں۔ یہ سطر اساس ہوگی۔

یاد رکھیں ماہرین جفر کا فرمانا ہے کہ ہر سوال کا جواب اس سوال کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جسے ایک جفار غور و فکر کر کے پوشیدگی سے ظاہریت کا لبادہ اوڑھا دیتا ہے۔

2- سطر خالص کو دوبار موخر صدر کریں۔ موخر صدر جفر کی عام سی اصطلاح ہے۔ جسے ہر معمولی شغف رکھنے والا بھی جانتا ہے۔

3- دوسری بار کی سطر صدر موخر کے ہر حرف کو ابجد اصحذ (اص ح ذ) سے تبدیل کر دیں۔ یعنی نظیرہ دے دیں۔

4- نظیرہ اصحذ کی سطر کے ہر حرف کو عزیزہ دے دیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ ابجد اجہز طکم سے تبدیل کر دیں۔ یہ بھی ابجد اجہز طکم کے ہر حرف سے نظیرہ ہوگا۔ ابجد اجہز طکم ہی عزیزہ بھی کہلاتی ہے۔

5- سطر عزیزہ کو ابجد احست کے حروف سے تبدیلی کا عمل حسب سابق کریں یا نظیرہ دے دیں۔

یہ تو مجھے چند قوانین جن سے آپ نے قاعدہ حل کرنا ہے۔ اب اگلا مرحلہ جواب کے حروف ناطق کرنے کا ہے۔ اس کے صرف تین قوانین ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- جواب میں یا خود ناطق ہوگا۔ یا

2- اس کا عزیزہ ناطق ہوگا۔ یا

3- اس کا نظیرہ قمری ناطق ہوگا۔

یہ ہیں ناطق کرنے کے تین اصول۔ مستحصلہ ان تینوں اصولوں کے اندر ہی ہے۔ قاعدہ حل کرنے میں دانتوں میں پسینہ آجاتا ہے۔ ذہن کے تمام دریچے کھولنے پڑتے ہیں۔ تب جا کر جواب حاصل ہوتا ہے۔

ہمارے بزرگ مرحوم جفار علامہ شاد گیلانی فرمایا کرتے تھے۔ یہ جفر ہے آل رسولؐ کے گھرانے کا پاک علم ہے۔ کوئی روٹی کا نوالہ نہیں جو منہ میں ڈالے اور نگل لیا۔ جفر سیکھنے اور حل کرنے کے لیے سینہ پاک ہو اور کدورت بغض اور آل رسول سے ایسے صاف ہو جیسے دھلا ہوا صاف سفید کپڑا۔ اگر آپ کا ذہن منتشر ہے اور سینہ کدورتوں سے بھرا ہوا ہے تو جفر کے جواب بارے سوچنا چھوڑ دیں۔

اس فقیر نے بڑے بڑے جفار دیکھے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نے جفر بہت سیکھا ہے۔ بہت جانتے ہیں۔ جب سوال حل کرنے بیٹھتے ہیں تو ہمت جواب دے جاتی ہے۔ حرف منہ چڑاتے ہیں۔ جواب نہیں بن پاتا۔ تو کبھی رمل میں مشق شروع کر دیتے ہیں اور کبھی نجوم کی مدد لیتے ہیں۔

بات ہو رہی تھی جواب حاصل کرنے کی۔ یہ سب تائید ایزدی پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں مستحصلہ حل کرتا ہوں۔ جواب فوراً نکل آتا ہے اور بعض اوقات لاکھ کوشش کے باوجود جواب نہیں بنتا۔ اس وقت میں قلم رکھ دیتا ہوں۔ آنکھیں بند کر کے آرام کرتا ہوں اور پھر دوسرے وقت جواب پر غور کرتا ہوں تو جوابی فقرہ سامنے ہوتا ہے۔ میرا تو اوڑھنا بچھونا ہی جفر ہے۔ میں تو سائلین کے تمام سوالات جفر سے ہی حل کرتا ہوں۔ نہ رمل سیکھا نہ نجوم۔ صرف عملیات کی حد تک واقفیت ہے۔ باقی صرف جفر اور جفر۔

1-ابجد اصحذ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ا	ص	ح	ذ	س	ھ	ت	ل	ب	ق	ط	ض	ع	و
ث	م	ج	ر	ی	ظ	ف	ز	خ	ن	د	ش	ک	غ
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

2-عزیزہ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

3-ابجد احست:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ا	ح	س	ت	ب	ط	ع	ث	ج	ی	ف	خ	و	ک
ص	ذ	ھ	ل	ق	ض	و	م	ر	ظ	ز	ن	ش	غ
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

سوال 1: یاعلیم! کتاب ”انکشافات جفر“ شائع ہونے کے بعد کیا مقام حاصل کرے گی؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
تکلیس	ک	ت	ا	ب	ن	ش	ف	ج	ر	ی	ع	ھ	و	و	م	ق	ح	ص	ل
موخر صدر 1	ل	ک	ص	ت	ح	ا	ق	ب	م	ن	ذ	ش	و	ف	ھ	ج	ع	ر	ی
موخر صدر نمبر 2	ی	ل	ر	ک	ع	ص	ج	ت	ھ	ح	ف	ا	و	ق	ش	ب	د	م	ن
نظیرہ اصطفٰ	س	ز	ذ	ع	ک	م	ح	ف	ظ	ج	ت	ث	غ	ن	ض	خ	ط	ص	ق
عزیزہ	ع	ح	ض	س	ل	ن	ز	ص	غ	د	ش	خ	ظ	م	ذ	ث	ی	ف	ر
نظیرہ احست	و	ذ	ط	ھ	ت	خ	ف	ا	ک	ش	د	ن	ی	ث	ح	م	ظ	ز	ج
ناطق	ق	ل	ی	و	ت	ب	ص	ا	ل	ح	ف	ن	ط	ی	ح	م	ی	ت	ج
جواب	قبولیت						صالح				فن		طے		حتمی (ج) جفر				

تشریح: صالح فن ج (جفر) طے حتمی قبولیت۔

یہ کتاب اس پاکیزہ فن یعنی جفر میں حتمی قبولیت حاصل کرے گی۔ (صالح) کو اگر حاصل پڑھیں تو یہ جوابی فقرہ بنے گا۔

”حاصل طے حتمی قبولیت فن (ج) جفر میں“۔

سوال 2: یاعلیم! میں اپنی والدہ کی آنکھوں میں موتیابند کا آپریشن کس شہر سے کراؤں؟

حکیم سرفراز احمد زاہد

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
تکلیس	م	ی	ن	ا	ب	و	ل	د	ھ	ک	ت	ر	ش	س	ح	ف	ز
موخر صدر 1	ز	م	ف	ی	ح	ن	س	ا	ش	ب	ر	و	ت	ل	ک	د	ھ
موخر صدر نمبر 2	ھ	ز	د	م	ک	ف	ل	ی	ت	ح	و	ن	ر	س	ب	ا	ش
نظیرہ اصطفٰ	ظ	ل	ط	ص	ع	ت	ز	س	ف	ج	غ	ق	ذ	ی	خ	ث	ض
عزیزہ	غ	ک	ی	ف	س	ش	ح	ع	ص	د	ظ	ر	ض	ط	ث	خ	ذ
نظیرہ احست	ک	غ	ظ	ز	ھ	د	ذ	و	ا	ش	ی	ج	ط	ض	م	ن	ح
ناطق	ک	ظ	غ	ح	و	ج	ھ	ک	ر	ش	ی	د	ی	ل	ن	م	ت
ترتیب	م	ک	م	ل	ڈ	ا	ک	ٹ	ر	ش	ھ	ر	م	ل	ت	ا	ن
جواب	مکمل				ڈاکٹر					شہر			ملتان				

سوال 3: یاعلیم! ملتان شہر میں آنکھوں کے ماہر کس نام کے ڈاکٹر سے علاج کرواؤں؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
تکلیس	م	ل	ت	ا	ن	ش	ھ	ر	ی	ک	و	س	د	ع	ج
موخر صدر 1	ج	م	ع	ل	د	ت	س	ا	و	ن	ک	ش	ی	ھ	ر
موخر صدر نمبر 2	ر	ج	ھ	م	ی	ع	ش	ل	ک	د	ن	ت	و	س	ا
نظیرہ اصطفٰ	ذ	ح	ظ	ص	س	ک	ض	ز	ع	ط	ق	ف	غ	ی	ث
عزیزہ	ض	ز	غ	ف	ع	ل	ذ	ح	س	ی	ر	ص	ظ	ط	خ
نظیرہ احست	ط	ف	ک	ز	و	ت	ح	ذ	ھ	ظ	ج	ا	ی	ض	ن
ناطق	ی	ص	ل	ح	ھ	ت	ح	ک	و	ن	ج	ا	ی	ل	م
ترتیب	ی	ھ	ح	ل	ص	ح	ت	ک	ا	ن	ج	و	م	ل	ی
جواب	ہے		حل		صحت			کانجو (اعجاز)					ملے		

مستحصلہ نے بتایا ہے کہ صحت ملے گی کانجو سے۔ ملتان میں ڈاکٹر اعجاز کانجو بہت مشہور آنکھوں کا سرجن ہے۔ کتنا واضح جواب دیا ہے۔ یہ ہے آلِ رسول کے پاک گھرانے کا علم۔ اللھم صل علیٰ محمد والِ محمد ٥

سوال 4: یاعلیم! بے نظیر بھٹو زوجہ آصف علی زرداری کی موت کس طرح ہوئی؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
اساس	ب	ی	ن	ظ	ر	ھ	ت	و	ز	ج	ا	ص	ف	د	ک	م	س	ط	ح
موخر صدر 1	ح	ب	ط	ی	س	ن	م	ظ	ک	ر	د	ھ	ف	ت	ص	وق	ا	ز	ج

موخر صدر نمبر 2	ج	ح	ز	ب	ا	ط	و	ی	ص	س	ت	ن	ف	م	ھ	ظ	د	ک	ر
اصحف	ح	ج	ل	خ	ث	د	غ	س	م	ی	ف	ق	ت	ص	ظ	ھ	ط	ع	ذ
عزیزہ	ز	د	ک	ث	خ	ج	ظ	ع	ن	ط	ص	ر	ش	ف	غ	و	ی	س	ض
نظیرہ احسن	ف	ش	غ	م	ن	ر	ی	و	خ	ض	ا	ج	د	ز	ک	ع	ظ	ھ	ط
ناطق	ص	ت	م	م	ن	و	ی	و	ی	ل	ک	ف	د	ت	ل	ا	غ	ق	م
ترتیب	ص	ف	م	و	ت	ق	ت	ل	د	م	ا	غ	م	ی	ن	گ	و	ل	ی
جواب	صاف		موت			قتل			دماغ				میں			گولی			

سوال 5: یا علیم! حکیم سرفراز احمد زاہد نے علم جفر کس سے سیکھا؟

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اساس	ح	ک	ی	م	س	ر	ف	ا	ز	د	ھ	ن	ع	ل	ج
موخر صدر 1	ج	ح	ل	ک	ع	ی	ن	م	ھ	س	د	ر	ز	ف	ا
موخر صدر نمبر 2	ا	ج	ف	ح	ز	ل	ر	ک	د	ع	س	ی	ھ	ن	م
اصحف	ش	ح	ت	ج	ل	ز	ذ	ع	ط	ک	ی	س	ظ	ق	ص
عزیزہ	غ	ز	ش	و	ک	ح	ض	س	ی	ل	ط	ع	غ	ر	ف
احسن	ن	ف	و	ش	غ	ذ	ط	ھ	ظ	ت	ض	و	ک	ج	ز
ناطق	م	ص	ف	ج	ن	ل	ط	س	ا	ح	ل	و	ل	ص	ح
ترتیب	م	ص	ح	ف	ح	ل	ح	ص	و	ل	س	ل	ط	ا	ن
جواب	مصحف				حل		حصول				سلطان (بابر)				

قارئین محترم! یہ ہے قاعدہ احسن، جس کے جوابات دینے کے انداز نرالے ہیں۔ اس کی دوسری قسم بھی آئندہ پیش کروں گا۔

❁ ❁ ❁

مستحصلہ دُرقُون

قارئین محترم! اس قاعدہ سے قبل میں نے جتنے قواعد پیش کیے ہیں۔ وہ تمام اپنی اپنی جگہ علم جفر کے انمول مستحصلات ہیں۔ میں نے ہر قاعدہ کی تقریباً چار چار مثالوں کی افادیت سمجھا کر ثابت کی ہے۔ کوئی ایسا سوال حل نہیں کیا جس کا جواب پہلے کسی کتاب میں درج ہو اور کائنات میں علم جفر کا مذاق اڑایا گیا ہو۔ عام روزمرہ کے سوالات جو سائلین اپنے مسائل کے حل کے لیے مجھ سے پوچھتے ہیں۔ انہیں ہی اپنی مثالوں میں استعمال کیا ہے۔ یہ نہیں کیا کہ انسائیکلو پیڈیا سامنے رکھ کر سوالات کے جواب نکال کر جفر زندہ باد کے نعرے لگا دیئے۔ علم جفر صرف 4 اور سات (7) کی طرح کے اندر قید نہیں ہے اور نہ ہی ان دو قاعدوں پر مشتمل ہے۔ جفر کے قواعد آپ کے سامنے پیش ہیں اور یہ قواعد میرے علم کا عشر عشیر بھی نہیں۔ ابھی تو خاص قواعد کی پہچان بھی نہیں کرائی۔ انشاء اللہ جب اس منفرد کتاب ''انکشافات جفر'' کا دوسرا حصہ تحریر کروں گا تو علم جفر کے جفر جامع اور بدوح یلین کے جواہر پارے پیش کروں گا۔ اس سے یہ مطلب ہرگز اخذ نہ کریں کہ پیش کیے گئے قواعد معمولی ہیں۔ ہرگز نہیں! یہ سب اس عظیم اور آل رسول کے پاک گھرانے کے پاکیزہ اور منفرد علم کے خصوصی قواعد ہیں۔ آپ ان میں سے کسی ایک مستحصلہ پر عبور حاصل کر لیں۔ آپ کو علم جفر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ جتنے قواعد پیش کیے گئے ہیں، ان میں سے ایک ایک قاعدہ مہینوں کوششوں کے بعد حاصل کیا گیا۔

یہ تو میرے محترم استاد گرامی حضرت بابر سلطان قادری مدظلہٗ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ان کی نظر کرم اور فیض سے میں اس قابل ہوا اور اللہ نے مجھے جفر کی اشاعت میں ہمت و توفیق دی۔ یہ سب ان کا فضل و کرم ہے۔ دعا گو ہوں کہ مولا کریم اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل استاد گرامی اور آپ کے گھرانے کو اپنی رحمتوں سے تا قیامت نوازتے رہیں۔

اب میں جو قاعدہ انکشافات جفر کے صفحات کی زینت بنا رہا ہوں یا آئندہ کروں گا۔ ان کا انکشاف اصل میں صاحب علم حضرات پر ہی ہو سکتا ہے۔ یہ سب قواعد پوشیدگی کی چادر اوڑھانے کے متقاضی ہیں۔

قواعد مشکل نہیں ہیں مگر دقیق ذہنی ورزش اور مشق کے طلبگار ہیں۔ بے حد غور و فکر اور مکمل یکسوئی سے انہیں حل کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ حل کا عمل بھی ان قواعد میں کافی مشکل ہے۔ میں یہ قواعد مکمل تشریح کے ساتھ واضح طور پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ مگر اپنی ملازمتی ذمہ داریوں، گھریلو مسائل اور خلق خدا کی خدمت اور مطب میں مریضوں کا علاج کرنے کی مصروفیات کی بنا پر زیادہ مثالیں حل کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ لیکن پھر بھی ہر قاعدہ کی ایک دو مثال مکمل وضاحت کے ساتھ پیش کروں گا تاکہ مجھ پر بخل کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ آگے آپ کا نصیب! مکمل تشریح اور حل پیش کروں گا۔ آپ اگر محنت کر کے جواب بامعنی استخراج کر سکیں تو آپ خوش قسمت ہیں مجھے دعاؤں میں اور شاہ زنجانی صاحب کو ضرور یاد رکھیں۔ جن کی ترغیب اور مسلسل کوششوں نے مجھے یہ علم پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

مستحصلہ درقون دائرہ ابجعفر کے چار طریق سے حل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے دائرہ ابجعفر ملاحظہ فرمائیں۔

1-دائرہ ابجعفر:

	١	٢	٣	۴	۵	٦	٧	٨	٩	١٠	٢٠	٣٠	۴٠	۵٠	
اساس	ا	ج	ع	ف	ر	ش	ن	ذ	غ	ت	ض	خ	ب	ی	دائرہ
نظیرہ	ہ	ک	م	ص	د	ظ	ل	ز	ح	و	ش	ط	س	ق	ابجعفر 1
	٦٠	٧٠	٨٠	٩٠	١٠٠	٢٠٠	٣٠٠	۴٠٠	۵٠٠	٦٠٠	٧٠٠	٨٠٠	٩٠٠	١٠٠٠	

2-ترتیب ابقغ:

	١	٢	٣	۴	۵	٦	٧	٨	٩
اکائی	ا	ج	ع	ف	ر	ش	ن	ذ	غ
دہائی	ت	ض	خ	ب	ی	ہ	ک	م	ص
سینکڑہ	د	ظ	ل	ز	ح	و	ش	ط	س
ہزار	ق								

سوال کا حل مکمل کرنے کے بعد حروف مستحصلہ دائرہ ابجعفر کی مندرجہ ذیل جدول سے حاصل ہوں گے۔

جدول ابجعفر بطریق قطرین التکسیر:

ط	ش	ح	د	ر	ج	ق	١
ک	ب	ع	و	ہ	ت	ل	٢
غ	ن	ف	ا	س	ش	ص	٣
ذ	ظ	ی	م	ز	خ	ض	۴

مندرجہ بالا جدول سے حروف دائرہ قطرین فی تکسیر المربعات کی چال سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

دائرہ قطرین حسب ذیل ہے۔

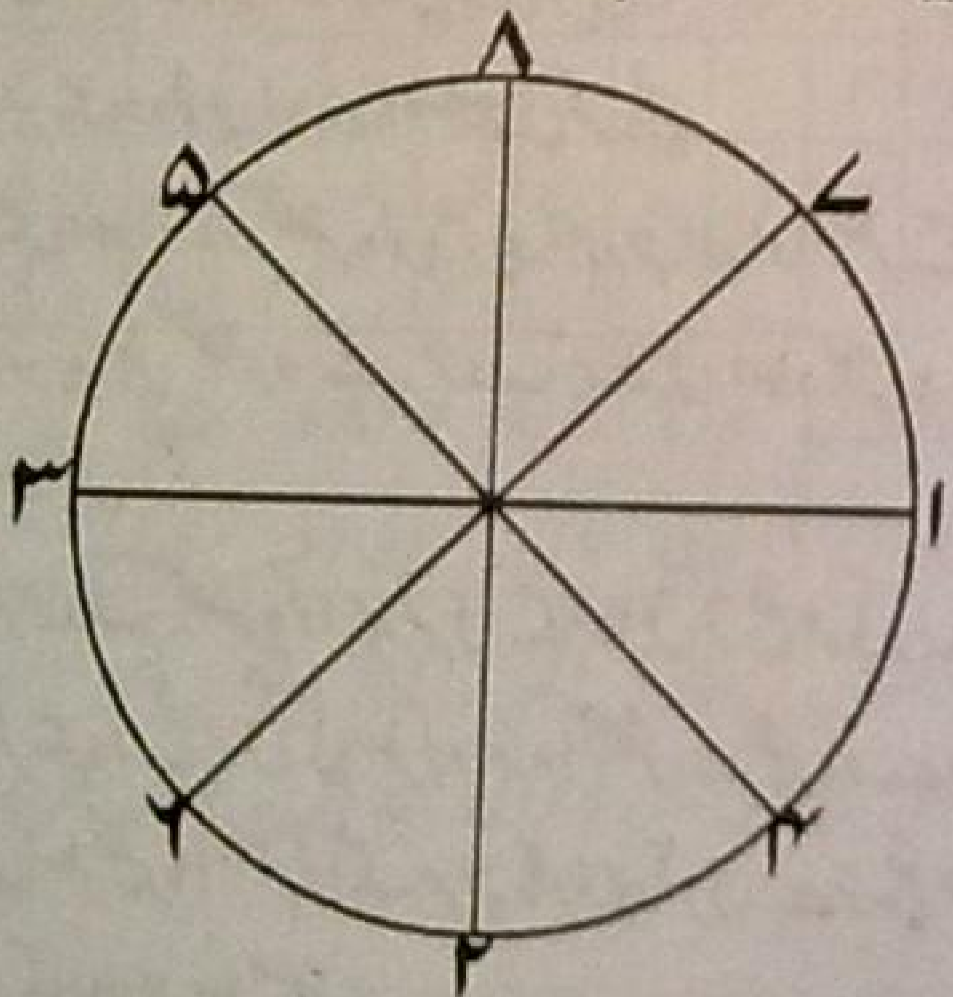

اس قاعدہ کی حل کردہ مثالوں میں حاصل کردہ حروف مستحصلہ کو مذکورہ بالا دائرہ کو روشنی میں بار بار توجہ سے دیکھئے۔ انشاء اللہ مقدر میں ہوگا تو اس دائرہ کے اسرار و رموز آپ پر منکشف ہو جائیں گے۔

مستحصلہ درقون کے حل کے لیے طریقہ کار اور قوانین کو بغور پڑھیے، مکمل وضاحت کے ساتھ قوانین بیان کر دیے ہیں۔ یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے۔ یہ قاعدہ حضرت امام غزالی سے منسوب ہے اور امام غزالی جیسے جید اور بزرگ ترین ولی کامل کے پیش کردہ علم کو سمجھنا اور اس سے اکتساب فیض آسان نہیں۔ اس فقیر پر اپنے نوجوان استاد گرامی کی مکمل شفقت و نظر عنایت ہے۔ انہی کی نظر کرم سے مجھے یہ قاعدہ عطا ہوا۔ جیسے بغیر کوئی بات چھپائے پہلی بار پیش کرنے کا اعزاز مجھے حاصل ہو رہا ہے۔

قوانین مستحصلہ:

-1 مکمل سوال لکھ کر خالص کر لیں۔ یہ سطر اساس ہے۔ اگر حروف پندرہ سے زائد ہوں تو زائد حروف ساقط کر دیجیے۔

-2 سطر اساس کو ایک بار موخر صدر کر دیں۔ خیال رہے کہ سطر اساس اور سطر موخر سدر کے حروف ایک دوسرے کے عین مقابل ہوں۔

-3 تیسری اور چوتھی سطر میں سطر اساس اور سطر موخر صدر کے حروف کو دائرہ اجعفر کی جدول اہلع کے مطابق اعداد میں بدل دیں۔

-4 پانچویں سطر میں دونوں اعداد کا استنطاق کر لیجیے۔

-6 چھٹی سطر میں اعداد اور مستحضرہ کو بذریعہ ہم رتبہ اعداد اجعفر کے مطابق حروف میں بدل دیں۔ یہ سطر مستحضرہ ہے۔ حروف بمطابق احاد عشرات مآت بذریعہ دائرہ اجعفر لیے جائیں گے۔

-7 ساتویں سطر حروف مستحضرہ کو ابجد قمری کے مطابق ترفع حرفی کر دیں۔

-8 آٹھویں سطر میں ترفع حرفی کی سطر کو دائرہ اجعفر سے نظیرہ دے دیں۔

-9 نویں سطر میں سطر نظیرۂ اجعفر کو ایک مرتبہ پھر ابجد قمری سے ترفع حرفی کر دیں۔ یہ ترفع حرفی کی سطر ہی سطر مستحصلہ ہے۔

-10 سطر مستحصلہ کو جدول اجعفر بطریق قطرین التکسیر سے دائرہ قطرین فی التکسیر المربعات کی چال کے مطابق حروف حاصل کر کے بدل لیجیے۔

-11 قطرین التکسیر سے حاصل کردہ جواب کے حروف ہوں گے۔ یہ حروف یا تو خود ناطق ہوں گے یا ان کا نظیرہ اور جواب مکمل طور پر واضح اور مربوط ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثال بطور تشریح پیش کر رہا ہوں۔

سوال 1: یا علیم! موجودہ دور میں وہ کون سا ملک ہے، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے؟

حروف تخلیص: م و ج د ھ ر ی ن ک س ا ل ح ض ت ب ع

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
سطر اساس	م	و	ج	د	ھ	ر	ی	ن	ک	س	ا	ل	ح	ض	ت
موخر صدر	ت	م	ض	و	ح	ج	ل	د	ا	ھ	س	ر	ک	ی	ن
اہم سر چہار اجعفر سطر اول اعداد	۸	۶	۲	۱	۶	۵	۵	۷	۷	۹	۱	۳	۵	۲	۱
اعداد اجعفر دوم	۱	۸	۲	۶	۵	۲	۳	۱	۱	۶	۹	۵	۷	۵	۷
استنطاق	۹	۵	۴	۷	۲	۷	۸	۸	۸	۶	۱	۸	۳	۷	۸
حروف مستحضرہ دائرہ اجعفر	غ	ی	ز	ن	ض	ث	ذ	م	ط	ش	ت	ط	ع	ک	ط
ترفع حرفی قمری	ا	ک	ح	س	ظ	خ	ض	ن	ی	ت	ث	ی	ف	ل	ی
نظیرہ اجعفر	ھ	ج	غ	پ	ش	ط	ث	ل	ق	و	ض	ق	ص	ن	ق
ترفع حرفی قمری	و	د	ا	ج	ت	ی	غ	م	ر	ز	ظ	ر	ق	س	ر
حروف مستحصلہ از اجعفر	ع	و	س	ق	ھ	غ	س	ا	د	ر	ی	و	ط	ت	ذ

نظیرہ یا خود: ع و س ق ھ غ س ا د ر ی و ط ت ذ

ع ر ا ق ھ ی ا س د و ی ر ط ت ک

عراق ہے اس دور طے تک

یعنی اس دور میں اس ملک کو عراق کہتے ہیں۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔

سوال 2: یا علیم! مرض کینسر کے علاج میں شجر برگد کا کون سا جز مفید ہے؟

تخلیص: م ر ض ک ی ن س ع ل ا ج ش ب د و

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اساس	م	ر	ض	ک	ی	ن	س	ع	ل	ا	ج	ش	ب	د	و

موخر صدر	و	م	د	ر	ب	ض	ش	ک	ج	ی	ا	ن	ل	س	ع
اعداد از جعفر سطر اول	۸	۵	۲	۷	۵	۷	۹	۳	۳	۱	۲	۶	۴	۱	۶
اعداد از جعفر دوم	۶	۸	۱	۵	۴	۲	۶	۷	۲	۵	۱	۷	۳	۹	۳
استنطاق	۵	۴	۳	۳	۹	۹	۶	۱	۵	۶	۳	۴	۷	۱	۹
حروف مراتب از جعفر	ر	ب	ل	ع	ص	س	ش	ت	ح	ش	خ	ز	ن	ت	س
ترفع حرفی قمری	ش	ج	م	ف	ق	ع	ت	ث	ط	ت	ذ	ح	س	ث	ع
نظیرہ از جعفر	ط	ک	ع	ص	ی	م	و	ض	خ	و	ز	غ	ب	ض	م
ترفی حرفی قمری	غ	ل	ف	ق	ک	ن	ز	ظ	ذ	ز	ح	ا	ج	ظ	ن
حروف مستحصلہ از قطرین	ف	ش	ع	ق	ل	ف	س	غ	ذ	ر	ع	ص	ش	و	ف
نظیرہ/خود جواب	ج	ز	پ	ھ	ل	ج	ا	ن	گ	ر	ب	د	ش	ر	ج

ج ز	پ ھ ل	ج ا ن	گ ر ب د	ش ر ج
جز	پھل	جان	برگد	شجر

جواب مکمل وضاحت کے ساتھ مستخرج ہوا ہے۔ اس پر تحقیق کرنا ماہرین کا کام ہے۔ اس مستحصلہ کے حل کی بنیاد دائرہ قطرین فی التکسیر المربعات ہی ہے۔ قاعدہ کا تمام حل آسان ہے۔

لیکن اس دائرہ کے اسرار و رموز سمجھنے کے لیے اپنی ذہنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں۔ اس میں وقت بھی لگے گا، مشکل بھی پیش آئے گی۔ لیکن اگر مستقل مزاجی کے ساتھ کوشش جاری رکھی تو مجھے یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ مستحصلہ ضرور سمجھ سکیں گے۔

میرا مقصد صرف ترویج علم ہے۔ جو مجھے استاد گرامی یا کسی اور جگہ سے حاصل ہوا۔ وہ امانت آپ تک پہنچاؤں۔ اس کتاب میں ہر قاعدہ مکمل شرح بسط کے ساتھ آپ کی نظر ہے۔ فیصلہ آپ کے پاس ہے کہ ایسا علم پہلے آپ کو اساتذہ کے علاوہ موجودہ زمانہ کے نام نہاد جفاروں نے دیا؟

* * *

مستحصلہ مفتاح القطب

میرے شفیق بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جفر فقر ہے اور وراثت فقر ہے۔ فقر اور جفر لازم و ملزوم ہیں۔ جفر کیا ہے؟ حروف کا حیرت انگیز الجبرا۔ اس علم کو بے علم لوگوں نے بدنام کیا۔ جو علم جفر کو علم جعفر لکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ علم روحانی وائرلیس ہے۔ مجہول کو معلوم کرنا پردۂ راز میں ڈھکی ہوئی باتیں معلوم کرنا، مستقبل کے حالات سے آگاہی لینا، قدرت کی طرف سے ہر بات کا صحیح مشورہ لینا اس علم کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جفر بات کا جواب بات سے دیتا ہے۔

علوم مخفیہ کا آپس میں باہمی ربط ہے۔ علوم مخفیہ کی مختلف شاخیں علم الاعداد، علم النجوم، علم الجفر، فراست الید وغیرہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے میں استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً علم النجوم کے ستارے باقی علوم میں بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ جفر کے بعض خاص قواعد میں طالع وقت ساعت سوال استعمال ہوتے ہیں۔ (نجوم کی شراکت والے قواعد آئندہ صفحات کی زینت بنیں گے) علم الاعداد کا تعلق بھی نجوم اور جفر سے تعلق ہے۔ مقصد یہ ہے کہ باقی علوم سے لاتعلقی ممکن نہیں اس لیے دیکھا گیا ہے جو شخص ماہر دست شناس ہے وہ ماہر نجوم، رمل، اعداد اور جفر وغیرہ بھی ہے۔ لیکن میری پوزیشن مختلف ہے۔ دوسرے تمام علوم کو پڑھا لیکن مکمل توجہ میں نے جفر پر دی۔ چنانچہ ہر فن مولا بننے کی بجائے صرف جفر کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اب اوڑھنا بچھونا ہی جفر ہے۔ اس لیے کہ اس میں جو جواب آتا ہے بالکل سامنے آتا ہے اور اس میں کسی دوسرے حوالے مثلاً ایسے نہیں تو ایسے ہوگا یا یوں اگر ہوتا تو نتیجہ یوں ہوتا۔ سادہ اور فقرے کی صورت میں جواب سامنے، جس سے سائل بھی مطمئن ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ فون پر یا بالمشافہ ملاقات پر اصرار کرتے ہیں کہ ہم نے زائچہ بنوانا ہے۔ میں انہیں واضح کہتا ہوں کہ محترم! میں علم جفر سے جواب دیتا ہوں۔ جفر میں to the point بات ہوتی ہے۔ اس تمہید کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ہر علم کی منفرد حیثیت

سے واقف ہوں اور ایسے ریڈی میڈ ماہرین سے بچیں جو ایک کھانے میں مختلف مصالحہ جات اور الم بلم ملا کر ایک کچومر بنا کر سامنے رکھ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں، انگلش ڈش بن گئی ہے۔ آج کل کے ماہرین علوم بھی ان کھانا پکانے والے شیفرڈ سے مختلف نہیں ہیں۔

اب جو مستحصلہ جفر آپ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ ابجد قطب سے حل ہوتا ہے۔ اس کے قوانین ذرا مشکل ہیں اور حل بھی محنت طلب ہے۔ میں اسے آسان صورت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ بات میں اس سے قبل کے مستحصلہ کے ضمن میں تحریر کر چکا ہوں کہ اب قواعد ذرا محنت، تدبر اور ذہنی چولیں ہلانے والے ہوں گے۔ اس لیے اپنی تمام ادرا کی قوتوں کو بیدار کر کے ان مستحصلات کو حل کرنے کی سعی کریں۔ قوانین اور تشریح درج ذیل ہے۔

1- اپنا سوال جامع اور با مقصد لکھیں۔ اب سوال بسط کرنے کے بعد تمام حروف گن کر ان کے تعداد کے حروف بنا کر سوال میں شامل کریں۔ پھر تمام سوال کے نقاط گنیں اور حروف بنا کر سوال میں شامل کریں۔ جس دن سوال کیا جا رہا ہو اس دن کا نمبر بھی مراتب سبعہ سے لے کر حرف بنا کر لکھ لیں۔ اس دن کے موکل کا نام بھی بسط کر کے ان حروف سوال کے آگے لکھ دیں۔ اس تمام سطر کو اساس صغیر کہتے ہیں۔

2- اساس صغیر کا اساس کبیر بنائیں۔ تمام حروف سوال اور اعداد حروف کو جمع کر کے جمل کبیر حاصل کریں۔ ان میں مزید 20 عدد قانون کا اضافہ کریں۔ ان اعداد کے حروف بنا کر ملفوظی کریں۔ پھر ان میں تعداد حروف اور تعداد نقاط بھی شامل کریں۔

3- سطر اساس کو ابجد قطب سے نظیرہ دیں۔

4- سطر نظیرہ ایک بار موخر صدر کریں اور ہر حرف کے نیچے تسعات قطب کے مفرد اعداد لکھیں۔

5- سطر اعداد تسعات قطب کے نیچے تکرار حرف لکھیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی حرف پہلی بار آئے تو اس کے نیچے ایک، دوسری بار آئے تو دو، تیسری بار آئے تو تین اور اگر چوتھی بار آئے تو چار لکھیں۔ لیکن اگر پانچویں بار آئے تو دوبارہ ایک لکھیں گے اور اسی ترتیب سے دوبارہ ۱۲۳۴ لکھیں گے۔

6- سطر تکرار کے نیچے سطر عشرات لکھیں۔ عشرات لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سطر کے آخری حرف سے ۱۲۳۴ تا ۹ تک عدد لکھیں۔ ۹ کے بعد صفر لکھیں اس کے بعد ۲ سے لکھنا شروع کریں گے۔ جتنے عدد آئیں، تحریر کریں۔ مثلاً

سطر: ا ب ج د ه و ز ح ک م س ط ع ق

سطر عشر: ۵ ۴ ۳ ۲ ۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

7- ساتویں سطر میں ربعات تحریر ہوں گے۔ پہلے چار اعداد کے نیچے ۱۱۱۱ پھر ۲۲۲۲، ۳۳۳۳، ۴۴۴۴۔ اس کے بعد پانچویں ربع کے نیچے دوبارہ ۱۱۱۱ سے شروع کر کے سطر مکمل کریں گے۔

8- آٹھویں سطر میزان کی ہے۔ یعنی سطر نمبر ۴+۵+۶+۷ کے اعداد کا مجموعہ لکھیں گے۔

9- نویں سطر میں عدد میزان کے نیچے ۳، عدد قانون کے لکھیں اور سطر میزان کے ہر عدد میں سے ۳ عدد قانون کے نفی کر کے باقی لکھیں۔

10- دسویں سطر میں سطر 8 میں سے سطر نمبر 9 کو منفی کر کے باقی اعداد لکھیں گے۔

11- گیارہویں سطر میں اعداد مستحصلہ لکھیں اور ان سے تسعات ابقع کے مطابق حروف مستحصلہ تلاش کر کے لکھیں۔ جو عین جواب کے مطابق ہوگا۔

نوٹ: دسویں سطر میں جو اعداد مرکب ہوں۔ وہ آپس میں جمع ہوں گے یا نفی ہوں گے یا عدد احاد مستحصلہ ہوگا۔ یا عدد عشرات مستحصلہ ہوگا۔ بس یہی دو تین قانون حصول مستحصلہ میں حائل ہیں۔ شروع میں ذرا مشکل لگیں گے۔ کیوں لگیں گے؟ بھئی یہ بھی تو سوچیں علم جفر کا مستحصلہ تو بھی خاص دیا جا رہا ہے۔ ایسے قواعد تو سالوں محنت اور خدمت کے عوض بھی نہیں ملتے۔ یہ تو آپکی خوش قسمتی ہے کہ اپنے محترم جناب سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب کے بار بار مجبور کرنے اور اپنے استاد محترم المقام حضرت بابر سلطان قادری مدظلہٗ تعالیٰ کی خصوصی اجازت سے مفت میں مل رہے ہیں۔ ان کی قدر کریں۔

1-جدول مراتب سبعہ:

نمبر مراتب سبعہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
یوم متعلقہ	منگل	جمعہ	بدھ	سوموار	اتوار	جمعرات	ہفتہ
ستارہ متعلقہ	مریخ	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	مشتری	زحل
نام موکل	سولائیل	حزرائیل	دردائیل	قہقائیل	حزکائیل	سلخائیل	اسمائیل

2-ابجد قطب:

مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
اساس	س	و	ا	ل	ع	د	ی	م	ح	ق	خ	ز	ت	ف
نظیرہ قطب	ص	ن	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	ظ	ث
مراتب	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

3-جدول تسعات القطب:

عدد مراتب تسعات قطب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حروف ابجد قطب	س	و	ا	ل	ع	د	ی	م	ح
// // //	ق	خ	ز	ت	ف	ص	ن	ذ	غ
// // //	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	ظ
// // //	ث								

قوانین درج کر دیے ہیں۔ اب مثالوں سے مستحصلہ حل کر رہا ہوں۔ خوب غور و فکر کریں تاکہ آپ اسے سمجھ سکیں۔

سوال 1: یاعلیم! عامل لیاقت منجم کراچی کو انیس سو ترانوے میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوگی؟

حروف: ۵۲ = ب ن

دن: جمعرات = عدد = ۶ حروف = و

موکل: سلخائیل حروف = س ل خ ا ا ی ل

نقاط: ۳۲ حروف = ب ل

اضافہ حروف: ب ن و س ل خ ا ا ی ل ب ل

سوال سمیت تمام حروف کا جمل کبیر = ۳۹۰۲

اضافہ عدد قانون = ۲۰

مجموعہ = ۳۹۲۲

حروف = ب ک ص ج غ

ملفوظی کیا: ب ا ک ا ف ص ا د ج ی م غ ی ن

تعداد حروف: ۱۴ ، حروف = دی ، ملفوظی = دال ی ا

تعداد نقاط: ۱۱ ، حروف = ای ، ملفوظی = ال ف ی ا

اساس: ب ا ک ا ف ص ا د ج ی م غ ی ن د ا ل ی ا ی ا

اساس	ب	ا	ک	ا	ف	ص	ا	د	ج	ی	م	غ	ی	ن	د	ا	ل	ی	ا	ی	ا
نظیرہ قطب	د	ذ	م	ذ	ث	س	ذ	ب	ز	ش	ک	ل	ش	و	ب	ذ	غ	ش	ذ	ش	ذ
صدر موخر	ش	د	ذ	ذ	ذ	م	ش	ذ	غ	ت	ذ	س	ب	ذ	و	ب	ش	ز	ش	ل	ک
عدد تسعات	۳	۶	۸	۸	۸	۸	۳	۸	۹	۱	۸	۱	۲	۸	۲	۲	۳	۳	۳	۴	۴
تکرار حرف	۱	۱	۱	۲	۳	۱	۲	۳	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۲	۳	۱	۳	۱	۱
عشرات	۳	۲	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ربعات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۴	۱	۱	۱	۱	۲
میزان	۸	۱۰	۱۰	۲۰	۲۱	۱۸	۱۳	۱۹	۱۷	۸	۱۴	۵	۱۶	۲۲	۱۴	۱۴	۱۲	۹	۱۱	۸	۸
عدد خفی	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
عدد باقی	۵	۷	۷	۱۷	۱۸	۱۵	۱۰	۱۶	۱۴	۵	۱۱	۲	۱۳	۱۹	۱۱	۱۱	۹	۶	۸	۵	۵
عدد مستحصلہ	۵	۷	۷	۷	۹	۶	۱	۷	۱	۵	۱	۲	۴	۱	۲	۲	۹	۶	۸	۵	۵
ناطق	ی	ک	ر	ع	م	ر	ھ	ج	ا	ی	س	ع	د	ی	و	ب	ر	و	ک	ع	ھ
جواب	کرے			عمرہ				جائے			سعودی					عرب			کہو		

جواب: کہو کرے عمرہ جائے سعودی عرب

سوال 2: یاعلیم! نحوست زحل سے بچنے کے لیے کس اسم اعظم کا ورد کیا جائے؟

تعداد حروف: ۴۲ حروف = ب م

دن: ہفتہ = عدد = ۷ حروف = ز

موکل: اسمائیل حروف = اس م اا ی ل

نقاط: ۲۵ حروف = ھ ک

کل حروف: ب م ز ھ ک اس م اا ی ل

اعداد سوال معہ اضافہ حروف = ۲۷۲۴

اعداد قانون = ۲۰

مجموعہ = ۲۷۴۴ = حروف = دم ذ ب غ

ملفوظی: دال م ی م ذال ب اغ ی ن کل حروف = ۱۴ = دی

نقاط: ۱۰ ، حروف = ی

اساس: دال م ی م ذال ب اغ ی ن دال ی ای ا

اساس	د	ا	ل	م	ی	م	ذ	ا	ل	ب	ا	غ	ی	ن	د	ا	ل	ی	ا	ی	ا
نظیرہ قطب	ب	ذ	غ	ک	ش	ک	ا	ذ	غ	د	ذ	ل	ش	و	ب	ذ	غ	ش	ذ	ش	ذ
صدر موخر	ذ	ب	ش	ذ	ذ	غ	ش	ک	غ	ش	ذ	ک	ب	ا	و	ذ	ش	غ	ل	و	ذ
عدد تسعات	۸	۲	۳	۸	۸	۹	۳	۴	۹	۳	۸	۴	۲	۳	۲	۸	۳	۹	۴	۶	۸
تکرار حرف	۱	۱	۱	۲	۳	۱	۲	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۱	۱	۱	۴	۳	۱	۱	۲
عشرات	۳	۲	ـ	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	ـ	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ربعات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۴	۱	۱	۱	۱	۲
میزان	۱۳	۶	۵	۲۰	۲۱	۱۹	۱۳	۱۲	۱۸	۱۲	۱۷	۹	۱۷	۱۶	۱۴	۱۹	۱۳	۱۷	۹	۱۰	۱۳
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
عدد باقی	۱۰	۳	۲	۱۷	۱۸	۱۶	۱۰	۹	۱۵	۹	۱۴	۶	۱۴	۱۳	۱۱	۱۶	۱۰	۱۴	۶	۷	۱۰
عدد مستحصلہ	۱	۳	۲	۷	۹	۷	۱	۹	۴	۹	۴	۶	۳	۴	۲	۵	۱	۳	۶	۷	۱
حرف مستحصلہ	س	ز	و	ن	ح	ی	س	ح	ت	ح	ل	ط	ا	ت	ب	ف	ا	ز	د	ق	ر
جواب	ف	ت	ا	ح	و	ر	ز	ا	ق	ط	ی	ن	ح	و	س	ت	ز	ح	ل	ب	د
//	فتاح				و	رزاق				طے		نحوست					زحل			بد	

امید ہے قارئین قاعدہ سمجھ گئے ہوں گے۔

* * *

طاقت کا طوفان

سفوف شباب

زیاتی قوت با امساک اور عضو مخصوص کی سختی وتقویت کے لیے سفوف شباب، بے حد سریع الاثر ہے۔ اس قدر طاقتور کہ ایک ہفتہ کا استعمال جسم میں قوت باہ کا طوفان پیدا کر دیتا ہے۔ احتلام، سرعت انزال کا خاتمہ، امساک میں ترقی اعضائے رئیسہ کی کمزوری ختم ہو کر تمام اندرونی و بیرونی نقائص کو سفوف شباب کا استعمال ہمیشہ کے لیے نیست ونابود کر دیتا ہے۔ مردہ جسم میں بجلی کی طرح کرنٹ دوڑتا ہے۔

سفوف شباب کیا کرتا ہے؟

☆ طاقت کا طوفان، رنگ سرخ، مادہ منویہ طاقت ور اور اولاد پیدا کرنے کے قابل

☆ بوڑھے سے بوڑھا بھی 40 دن استعمال کرے تو دوبارہ شادی کی خواہش کرے۔

سفوفِ شباب | طاقت کا سرچشمہ

۱۔ گولیاں برائے ذکاوت حس، برائے تقویت اور تولید مادہ۔

۲۔ طلاء اکسیری جس کے لگانے سے مردہ رگوں میں خون جوش مارے، لگاتے ہی اثر ظاہر ہو۔

۳۔ ایک دفعہ کا استعمال مکمل جوانی کی واپسی۔

نسخہ آرائش صحت

☆ اس سے مریل، سوکھے سڑے بدن، شگفتہ وتر وتازہ دکھنے ہوئے زرد چہرے سیب کی طرح

☆ گول اور پچکے ہوئے گال مثل قندھاری انار ہو جاتے ہیں، ہر چیز ہضم، لکڑ ہضم، پتھر ہضم

☆ بارعب چہرہ، وزن میں اضافہ، تین ماہ کورس میں مکمل فوائد

اکسیری جوانمردی: پہلی خوراک ہی اثر دکھائے

اولاد نرینہ صرف تین کیپسول اللہ کی رحمت سے لڑکا پیدا ہو گا

موٹاپے کا دشمن: صرف 21 دن میں ڈھیروں وزن کم

دافع گنٹھیا، جوڑوں کا درد، صرف 7 دن میں ختم

لیکوریا، حیض کی جملہ خرابیوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم سرفراز احمد زاہد فاضل طب وجراحت

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالر روڈ، اللہ شافی چوک، ملتان

مستحصلہ مکعب مرتفع

یہ قاعدہ علماء جفر نے قانون اعظمی کی تعکیب وترکیب سے وضع فرمایا ہے۔ جو اپنے قواعد کی رو سے ایک بہترین قاعدہ ہے۔ یہ قاعدہ ابجد ابتثع وارغی وابجد قطب کی تراکیب سے مرکب ہے۔ اس کے قوانین مفصل درج ذیل ہیں۔ یہ قاعدہ بہت آسان اور واضح جواب دیتا ہے۔ آپ قوانین پر غور کرتے ہوئے حل کریں گے تو جلد ہی عبور حاصل کرلیں گے۔

1- سب سے پہلے سوال مختصر اور جامع مع سائل اور والدہ کے نام کی شمولیت سے لکھیں اور بسط کریں۔

2- اب سوال کے تمام حروف کو عناصر اربعہ آتشی بادی آبی خاکی کے تحت الگ الگ کرلیں۔ اب دیکھیں کون کون سے حروف نے کتنی بار تکرار کی ہے۔ وہ تعداد ہر حرف کے نیچے لکھ دیں۔

3- پھر ہر حرف کے نیچے جو عدد ہو اس کو ضرب فی نفسہ دے کر حاصل ضرب کو 28 پر تقسیم کریں جو عدد تقسیم سے بچے اس کے مطابق اسی مرتبہ کا حرف ابجد قمری سے لے لو۔ اسی طرح عناصر آتش و باد آب و خاک کے حروف سے عمل کر کے چار حروف پیدا کرو۔ یہ چاروں حروف ایک خانہ جفر جامع کے ہوں گے۔

4- اس کے بعد ہر حرف کے اعداد ہر چہار عنصر کو جمع کرلو۔ پھر چار حروف خانہ جفر جامع کے ترتیب وار اعداد کا جمل کبیر کر کے پھر سوال کے جمل کبیر کے نیچے لکھ کر جمع کرو اور ان کے حروف بناؤ۔

5- یہ حروف اور چاروں حروف خانہ جفر ان کے نیچے لکھ کر آپس میں امتزاج دیں۔ پھر ان حروف کی گنتی کریں اور تعداد کے مطابق حرف ان کے آگے لکھیں۔ پھر ان تمام حروف کے نقاط گن لیں اور تعداد کے مطابق حروف لے کر دوسرے حروف

کے آگے لکھیں۔ ان تمام حروف کو ایک سطر میں لکھیں۔ یہ سطر اساس ہے۔ اب مستحصلہ کے حل کے لیے حسب ذیل عمل کریں۔

6- حروف اساس کو لکھیں اور انہیں ابجد قمری سے تکسیر دے دیں۔

7- سطر تکسیر کو ایک بار موخر صدر کریں اور سب حروف کے نیچے عدد ابتثع حسب حرف کا لکھیں۔

8- پانچویں سطر اعداد اور بعات کی قائم کرو، جو ایسے پر کریں۔ ۱۔۲۔۳۔۴۔ پھر ۴۳۲۱ لکھیں۔ جتنے بھی ربع ہوں، ان کے نیچے بدستور یہی عمل کرو۔

9- چھٹی سطر عشرات کی ہوگی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سطر کے آخری خانہ کے نیچے 1 تا 9 عدد ترتیب وار لکھیں۔ 9 کے بعد دوبارہ ایک دو سے شروع کرو۔ مزید حل مستحصلہ کے تحت دیکھیں۔

10- ساتویں سطر میں اعداد مفرد ابتثع و ربعات کو جمع کریں۔ اگر عدد احاد حاصل ہوں تو ٹھیک ورنہ مفرد کرلیں۔ اسے جمل مرتفع کرنے کا عمل کہتے ہیں۔ (بعض قواعد میں جمل مرتفع کا عمل الگ ہوتا ہے۔)

11- آٹھویں سطر میں تکرار حروف لکھیں۔ یعنی سطر موخر صدر میں جس حرف نے جتنی بار تکرار کی ہے۔ اتنی بار لکھیں۔ اس قاعدہ میں تکرار کا قانون الگ ہے۔ سابقہ قواعد میں تکرار حرف کچھ یوں ہیں۔ اگر حرف ایک بار آیا ہے تو ایک دو بار آیا تو ۲ تین بار آیا تو تین اور اگر چوتھی بار تکرار کی ہے تو ۴ لکھا اس کے بعد اگر پانچویں بار تکرار کی تو اب دوبارہ ایک لکھیں گے۔ مگر اس قاعدہ میں تکرار کی خانہ پری کچھ یوں ہے کہ اگر بار بار تکرار ہو رہی ہے اور ایک ہی حرف 9 یا اس سے زیادہ بار آیا ہے تو ہر حرف کے نیچے 1 تا 9 تک عدد لکھیں گے اور اگر دسویں بار آیا ہے تو اب دوبارہ ایک سے شروع کریں گے۔ بس یہی اس میں فرق ہے۔ کیونکہ اعداد کی انتہا 9 ہے۔ بعض ماہرین دسویں بار تکرار کے نیچے صفر لگاتے ہیں۔ جیسے بدوح لیلی کے قواعد میں ہوتا ہے۔

12- نویں سطر میزان کی ہوگی۔ جو اوپر سے نیچے سطر نمبر 4+5+6+7+8 کا میزان

ہوگی۔ یہ میزان مفرد یا جفت اعداد میں ہوگی۔ اس سطر سے سطر مستحصلہ کے اعداد کو لینا ہے اور تسعات الہقع سے جواب لیں گے۔ حرف مستحصلہ لینے کا قانون گو مشکل ہے لیکن یہ سب مبتدی کے لیے ہوتا ہے۔ ایک ماہر کے لیے کوئی مشکل نہیں، اعداد خود بولتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ عدد مفرد خود ناطق ہوگا یا اگر عدد مرکب یعنی جفت ہے تو اس کا عدد اکائی ناطق ہوگا یا عدد دہائی ناطق ہوگا۔ دونوں کو جمع کرنے سے عدد مفرد ناطق ہوگا یا دونوں اعداد کو نفی کرنے عدد مستحصلہ حاصل ہوگا۔

محذوفات: صاحب قاعدہ کا فرمانا ہے۔ اگر سطر مستحصلہ میں سلسلہ حروف میں کوئی حرف فقرہ مکمل نہ کر رہا ہو تو سطر تکرار حروف سے کوئی عدد قطع کر کے میزان کو درست کر کے حاصل عدد کا حرف لیا جاتا ہے۔ یا عدد سے ترفع یا تنزل کا عمل کیا جاتا ہے۔

لیکن میرے تجربے کے مطابق ایسا مرحلہ کبھی کبھار آتا ہے۔ ایسی رعائتیں سابقہ جفار اکثر استعمال کرتے تھے۔ جس میں ہم شکل ہم آواز حروف کی تبدیلی یا کسی حرف کا اضافہ یا کمی جائز سمجھی جاتی تھی۔ یہ کام اصل جفر میں ہے۔ مزید تفہیم کے لیے حل شدہ مثالوں پر غور کریں۔ انشاءاللہ آسانی سے سمجھ جائیں گے۔

سوال 1: یا علیم! سید فقیر حسین شاہ بن مٹھن بی بی کو اپنی موجودہ زوجہ کے بطن سے فرزند نرینہ پیدا ہوگا؟

بسط: ک ی ا س ی د ف ق ی ر ح س ی ن ش ا ہ ب ن م ٹ ھ ن ب ی ب ی ک و ا
پ ن ی م و ج و د ہ ز و ج ہ ک ی ب ط ن س ی ف ر ز ن د ن ر ی ن ہ پ ی د ا
ہ و گ ا = ۶۸ حروف

اب ان کو الگ الگ چاروں عناصر پر تقسیم کیا۔ دیکھو ذیل کی ابجد اعظم کے عناصری نقشے۔

نقشہ حروف آتش اعظم:

حروف اعظم ناری	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ	میزان ۵۸۴ ÷ ۲۸
کل تعداد حروف	۵	۶	۱	۲	۲	۱	×	باقی ۲۴
ضرب فی نفسہ	۵	۳۰	۹	۸۰	۱۶۰	۳۰۰	×	حرف = خ

نقشہ حروف بادِ اعظم:

حروف اعظم بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	میزان ۹۵۲ ÷ ۲۸
کل تعداد حروف	۶	۵	۱۱	۸	×	۱	×	باقی صفر یعنی ۲۸
ضرب فی نفسہ	۱۲	۳۰	۱۱۰	۴۰۰	×	۴۰۰	×	حرف = غ

نقشہ حروف آب اعظم:

حروف اعظم آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	میزان ۳۸۰ ÷ ۲۸
کل تعداد حروف	۲	۲	۴	۳	۱	×	×	باقی ۱۶
ضرب فی نفسہ	۶	۱۴	۸۰	۱۸۰	۱۰۰	×	×	حرف = ع

نقشہ حروف خاک اعظم:

حروف اعظم خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	میزان ۶۲۴ ÷ ۲۸
کل تعداد حروف	۴	۱	×	×	۳	×	×	باقی ۸
ضرب فی نفسہ	۱۶	۸	×	×	۶۰۰	×	×	حرف = ح

اعداد حروف آتش = ۵۸۴ ۔ خ   حروف خانہ جفر: خ غ ع ح
اعداد حروف باد = ۹۵۲ ۔ غ   ۶۰۰ ۱۰۰۰ ۷۰ ۸
اعداد حروف آب = ۳۸۰ ۔ ع   =۱۶۷۸
اعداد حروف خاک = ۶۲۴ ۔ ح
میزان = ۲۵۴۰
جمع حرف خانہ جفر اعداد = ۱۶۷۸ = حروف: ح ی ر د غ
جمل کبیر = ۴۲۱۸
حروف جمل کبیر = ح ی ر د غ
حروف خانہ جفر = خ غ ع ح
امتزاج = ح خ ی غ ر ع د ح غ   اساس
کل تعداد حروف = ۹ = ط   نقاط = ۵ ۔ ھ
اب سطر اساس مکمل بنی = ح خ ی غ ر ع د ح غ ط ھ

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
اساس	ح	خ	ی	غ	ر	خ	د	ح	غ	ط	ھ
نظیرہ	ت	ی	خ	ن	و	ب	ص	ت	ن	ث	ق
موخر صدر	ق	ت	ث	ی	ن	خ	ت	ن	ص	و	ب
اعداد بسیط	۱	۴	۵	۱	۵	۶	۴	۵	۱	۲	۳
جمل مرتفع	۲	۶	۸	۵	۶	۸	۷	۹	۱	۸	۵
عشرات	۲	۱	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تکرار حروف	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۱
میزان	۷	۱۴	۳۶	۱۹	۲۰	۲۳	۲۱	۲۴	۱۵	۱۹	۱۲
عدد مستحصلہ	۷	۱	۲	۱	۲	۵	۲	۲	۶	۱	۱
ناطق	ع	ق	ر	ا	ب	ھ	و	ک	ی	ھ	ی
	عقر			اب		ہو		گئی		ہے	

دوسرا جواب: ۵۷ ۱۵۲۱۸ ۵۶ ۲۱

ناطق: زن ج اب ن ھ ی ھ اب

جواب: زن بانجھ ہے اب

جس طرح بھی ناطق کریں، جواب ایک ہی آئے گا۔ خوب غور کریں۔ بے حد آسان مستحصلہ ہے۔

سوال 2: یا علیم! پرویز اختر بن امیر بیگم کو قرض سے کب تک نجات ملے گی؟

بسط کیا: پ ر و ی ز ا خ ت ر ب ن ا م ی ر ب ی گ م ک و ق ر ض س ی ک ب ت ک ن ج ا ت م ل ی گ ی۔ تعداد حروف = ۳۹

اب ان تمام حروف کو چاروں عناصر یعنی ابجد اعظم کے عناصری نقشہ میں ظاہر کیا۔

حروف اعظم آتش	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	میزان ۱۲۳÷۲۸
کل تعداد حروف	۳	ـ	ـ	۳	ـ	ـ	ـ	باقی ۱۱
حاصل ضرب	۳	ـ	ـ	۱۲۰	ـ	ـ	ـ	حرف = ک
حروف اعظم بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	میزان ۲۱۸۰÷۲۸
کل تعداد	۳	۲	۶	۲	ـ	۳	۱	باقی ۲۸
حاصل ضرب	۸	۱۲	۶۰	۱۰۰	ـ	۱۲۰۰	۸۰۰	حرف = خ
حروف اعظم آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	میزان ۲۷۰÷۲۸
کل تعداد	۱	۱	۵	۱	۱	ـ	ـ	باقی ۱۸
حاصل ضرب	۳	۷	۱۰۰	۶۰	۱۰۰			حرف = ص
حروف اعظم خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	میزان ۱۴۳۰÷۲۸
کل تعداد	ـ	ـ	۱	ـ	۴	۱	ـ	باقی ۲
حاصل ضرب	ـ	ـ	۳۰	ـ	۸۰۰	۶۰۰		حرف = ب

اعداد حروف آتش = ۱۲۳ ـ ک = ۲۰

اعداد حروف باد = ۲۱۸۰ ـ خ = ۶۰۰

اعداد حروف آب = ۲۷۰ ـ ص = ۹۰

اعداد حروف خاک = ۱۴۳۰ ـ ب = ۲

میزان = ۴۰۰۳ ۷۱۲

جمع اعداد خانہ جفر = ۷۱۲

= ۴۷۱۵

حروف = ھ ی ذ د غ

ک خ ص ب

امتزاج = ھ ک ی خ ذ ص د ب غ اساس

کل تعداد حروف = ۹ = ط تعداد نقاط = ۶ ـ و

ھ ک ی خ ذ ص د ب غ ط و} اصل اساس

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
اساس	ھ	ک	ی	خ	ذ	ص	د	ب	غ	ط	و
نظیرہ	ق	ز	خ	ی	ک	د	ص	ع	ن	ث	ر
موخر صدر	ر	ق	ث	ذ	ن	خ	ع	ی	ص	ک	د

اعداد ابتع	۲	۱	۵	۷	۵	۶	۷	۱	۹	۲	۴
ربعات	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳
جمل مرتفع	۳	۳	۸	۲	۶	۸	۱	۵	۱	۴	۷
عشرات	۲	۱	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تکرار حروف	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
میزان	۱	۶	۲۶	۲۲	۲۰	۲۳	۱۷	۱۵	۱۵	۱۱	۱۶
عدد مستحصلہ	۱	۶	۸	۴	۲	۲	۶	۶	۴	۲	۵
ناطق	ق	ر	ض	د	و	ب	ر	س	ت	ک	ه
جواب	قرض			دو		برس			تک		ہو(ادا)

سوال 3: یاعلیم ایماب زہرا بنت کوثر فاطمہ پر سحر جادو کس نے کیا ہے؟

بسط کیا: س ی م ا ب ز ه ر ا ب ن ت ک و ث ر ف ا ط م ه ب ر س ح ر ج ا د و ک س ن ی

ک ی ا ه ی؟ کل حروف = ۳۹

حروف اعظم آتش	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ
تعداد حروف	۵	۳	۱	۲	۱	-	-
حاصل ضرب	۵	۱۵	۹	۸۰	۸۰		

میزان ۱۸۹÷۲۸

باقی ۲۱

حرف = ش

حروف اعظم باد	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
تعداد حروف	۵	۳	۱	۲	۱	۱	-
حاصل ضرب	۶	۱۲	۴۰	۱۰۰	-	۴۰۰	

میزان ۵۵۸÷۲۸

باقی ۲۶

حرف = ض

حروف اعظم آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
تعداد حروف	۱	۱	۳	۳	-	۱	-
حاصل ضرب	۳	۷	۶۰	۱۸۰	-	۵۰۰	

میزان ۷۵۰÷۲۸

باقی ۲۲

حرف = ت

حروف اعظم خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
تعداد حروف	۱	۱	-	-	۴	-	-
حاصل ضرب	۴	۸	-	-	۸۰۰	-	-

میزان ۸۱۲÷۲۸

باقی صفر ۲۸

حرف = غ

اعداد حروف آتش = ۱۸۹ ۔ ش = ۳۰۰

اعداد حروف باد = ۵۵۸ ۔ ض = ۸۰۰ خانہ جفر جامع = ش ض ت غ

اعداد حروف آب = ۷۵۰ ۔ ت = ۴۰۰

اعداد حروف خاک = ۸۱۲ ۔ غ = ۱۰۰

میزان = ۲۳۰۹ ۲۵۰۰

جمع حروف جفر جامع = ۲۵۰۰

= ۴۸۰۹

حروف = ط ض د غ

حروف جفر جامع = ش ض ت غ

امتزاج = ط ش ض ض د ت غ غ اساس

تعداد حروف = ۸ = ح تعداد نقاط = ۹ ۔ ط

اساس = ط ش ض ض د ت غ غ ح ط

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
اساس	ط	ش	ض	ض	و	ت	غ	غ	ح	ط
نظیرہ	ث	ز	ل	ل	ص	ح	ن	ن	ت	ث
موخر صدر	ث	ث	ت	ز	ن	ل	ن	ل	ح	ص
اعداد ابتع	۵	۵	۴	۷	۵	۳	۵	۳	۸	۹
ربعات	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲
جمل مرتفع	۶	۷	۷	۲	۶	۵	۸	۷	۹	۲
عشرات	۱	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تکرار حروف	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱
میزان	۱۴	۲۵	۲۳	۲۱	۱۹	۱۶	۲۲	۱۹	۲۱	۱۵
عدد مستحصلہ	۳	۵	۳	۱	۹	۶	۲	۱	۱	۵
جواب	ز	ن	ج	ا	د	و	ک	ی	ا	ه
	زن		جادو				کیا			ہے

* * *

مستحصلہ آسان بدوح یلین

بدوح یلین ایک بہترین قاعدہ ہے علم جفر میں جتنا یہ قاعدہ پسند کیا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی دوسرا قاعدہ اس کی برابری کر سکے یا مقبول شائقین جفر ہو۔ جتنا یہ قاعدہ مشہور اور اچھا ہے۔ اتنی ہی اس کی نقلیں تیار ہو چکی ہیں۔ کئی احباب نے ماضی میں ذہنی کاوشوں سے اس کی نئی نئی اختراعات کیں۔ مگر یہ قاعدہ اپنی جگہ انفرادیت قائم رکھے ہوئے استادان جفر میں استادی المکرم حضرت بابر سلطان قادری مدظلہ تعالیٰ، سید غلام عباس گیلانی مرحوم، جی این مخدور اور مانک سنگ ہندی ابادان نے اپنی بہترین کاوشیں اس علم کی ترویج و ترقی میں پیش کیں۔ علم جفر پھیلانے میں تمام سہرا علامہ شاد گیلانی مرحوم کے سر ہے۔ علم جفر میں بہت کام ہوا۔ اس کو بام عروج پر استاد محترم نے پہنچایا۔ اس سے قبل میرے استاد بھائی جناب لیاقت اللہ قریشی مرحوم نے خزینہ جفر لکھ کر اسے آسان پیرائے میں پیش کیا۔ میں تو بہت بعد میں اس میدان میں آیا۔ جفر کے ساتھ ایسا رشتہ جڑا کہ ہر سانس میں رچ بس گیا۔ میں نے بڑے بڑے ماہر جفر دیکھے ہیں۔ لیکن جنہوں نے ہم مرتبہ نظیرہ کے چکر میں پڑے ہوئے زندگیاں گزار دیں۔ لیکن جواب کے استخراج میں بالکل صفر۔

قاعدہ بدوح یلین اکیس طریقوں سے حل ہوتا ہے۔ اس سے قبل ایک قاعدہ بدوح یلین پیش کر چکا ہوں۔ یہ مستحصلہ بدوح یلین اس سیریز کا آسان ترین مستحصلہ ہے۔ یہ قاعدہ ہر قسم کے سوالات کے جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر حل کرنے والے کی ذہنی صلاحیت ہی اس پائے کی نہ ہو تو وہ حروف کی بھول بھلیوں میں گم ہو جائے گا اور سر پٹختا رہے گا۔

مجھے یاد ہے آج سے تقریباً دس سال قبل میں نے ایک خاص قاعدہ سے اپنی کل عمر نکال کر پورا حل زنجانی صاحب کو رسالہ میں شائع ہونے کے لیے بھیج دیا۔ زنجانی صاحب نے ایک مختصر تحریر کے ساتھ وہ اصل مضمون واپس بھیج دیا اور لکھا:

> ''حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب ایسے راز آشکار انہیں کیا کرتے اور نہ لوگ اسی مرتبہ کے قاعدہ کو حل کر سکیں گے اور الٹا تنقید کریں گے۔ اس لیے اسے واپس کر رہا ہوں۔ اسے چھپائیں۔''

میں نے اس قاعدہ سے ایک دو سوال حل کیے۔ ان حل شدہ جواب میں جو وقت دیا گیا اس میں ایک گھنٹے کا بھی اضافہ نہ ہوا۔ خیر یہ تو ایک بات میں بات تھی۔ علم جفر جواب دیتا ہے۔ بشرطیکہ اسے حل کرنے والا آل رسول کے پاکیزہ گھرانہ کے در کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے۔

اس کے قوانیبڑے سادہ ہیں۔ ان قوانین کو مکمل تشریح کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ تدبر اور غور کرنا آپ کا کام ہے۔ علم پیش کرنا میرا کام ہے۔ آگے آپ کا نصیب!

قوانین بدوح یلین:

1- سب سے پہلے یا علیم! لکھیں اور اپنا سوال مکمل واضح اور جامع انداز میں تحریر کریں۔ سائل کا نام معہ والدہ اور سکونت ضرور ساتھ ہو۔

2- تمام سوال کے اعداد حاصل کریں۔ ان میں تعداد حروف سوال اور تعداد نقاط حروف سوال بھی شامل کر کے حروف بنا لیں۔

3- ان حروف کو ملفوظی کر کے ایک سطر میں لکھ لیں۔ اب ان حروف کی گنتی کریں اور تعداد کے مطابق حروف بنا کر بغیر ملفوظی کیے اساس میں شامل کریں۔ اب دوبارہ ملفوظی حروف کے نقاط گن لیں اور ان کے بھی حروف بنا کر ملفوظی کیے بغیر سطر اساس میں شامل کر لیں۔ یہ سطر اول سطر اساس ہوگی۔

4- سطر اساس ے ہر حرف کو اس کے نظیرہ سے تبدیل کر دیں۔ ابجد قمری میں ہر حرف کا پندرھواں حرف یا اوپر کا حرف نیچے والے حرف کا اور نیچے والا اوپر والے حرف کا نظیرہ ہوتا ہے۔

5- سطر نظیرہ کو ایک بار موخر صدر کریں۔

6- چوتھی سطر میں یعنی سطر موخر صدر کے ہر حرف کے نیچے اعداد بدوح یلین لکھ دیں۔ طریقہ یہ ہے کہ خصوصی سوالات مثلاً پوشیدہ چیزوں کے متعلق ہو تو اعداد صغیر اور اگر فضا میں معلق اور سیارگان وغیرہ کے اندر کا سوال ہو تو اعداد وسیط لیں گے۔

نقشہ اعداد بدوح یلین:

مساوات	ا	ج	ه	ز	ط	ک	م

کبیر	۱۶	۲۰	۲۷	۲۸	۲۰	۴	۸
وسیط	۸	۲۴	۱۲	۲۸	۲۴	۱۶	۴
صغیر	۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۶	۸	۱۶
اصغر	۲	۶	۱۰	۱۴	۱۸	۴	۸

ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
کبیر	۴	۲۰	۸	۲۴	۱۲	۱۲	۲۸
وسیط	۱۶	۲۴	۴	۱۲	۲۰	۲۰	۲۸
صغیر	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴	۱۰	۱۴
اصغر	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۵	۷

تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
کبیر	۲۴	۴	۱۶	۲۴	۴	۱۲	۲۰
وسیط	۱۲	۱۶	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴
صغیر	۶	۸	۴	۶	۸	۱۰	۱۲
اصغر	۳	۴	۲	۳	۴	۵	۶

ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
کبیر	۲۸	۴	۴	۸	۱۲	۱۶	۱۶
وسیط	۲۸	۱۶	۱۶	۴	۲۰	۸	۸
صغیر	۲۸	۸	۸	۱۶	۲۴	۴	۴
اصغر	۱۴	۱۸	۴	۸	۱۲	۱۶	۲

یہ اعداد بڑے خاص ہیں۔ ان کی قدر کریں۔

7- پانچویں سطر اعداد قانون کی ہے۔ ہر خانہ میں عدد قانون ۳ لکھتے جائیں اور جن خانوں میں یہ پانچ حروف ہوں گے۔ ان کے نیچے عدد قانون نہ لکھیں۔

"ق ش ث ذ ظ"

ان حروف کو موخر صدر کی سطر میں ملحوظ رکھیں۔

8- اگلی سطر ربعات کی ہوگی۔ ہر چار خانوں میں اعداد تبدیل کر کے لکھیں۔ پہلے چار

خانوں میں ۱۱۱، دوسرے چار خانوں میں ۲۲۲۲، تیسرے چار خانوں میں ۳۳۳۳، چوتھے چار خانوں میں ۴۴۴۴ اور اگلے پانچ خانوں میں ۵۵۵۵ لکھیں۔

9- اعداد ربعات کی سطر مکمل کرنے کے بعد سطر عشرات لکھنی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سطر اساس کے اوپر ترتیب وار نمبر خانہ لکھیں۔ اب سطر عشرات کے لیے سطر ربعات کے آخری عدد کے نیچے 1 سے 9 تک لکھنا شروع کر دیں اور 9 کے بعد دوبارہ ایک سے شروع کریں۔ اس طریق پر سطر عشرات مکمل کریں۔

10- اگلی سطر تکرار حروف کی ہوگی۔ جو حرف سطر موخر صدر میں جتنی بار تکرار کر کے اتنی بار اس کے نیچے عدد تکرار لکھتے جائیں۔ مثلاً کوئی حرف پہلی بار آیا ہے تو اس کے نیچے 1 کا عدد لکھیں۔ پھر آگے دیکھیں اگر دوبارہ آیا ہو تو 2 لکھیں۔ اس طرح جتنی بار وہ حرف آئے، اسی تعداد کا عدد لکھتے جائیں۔ اسی طرح سطر مکمل کریں۔

11- اس کے بعد سطر تکرار جنس لکھنی ہے۔ پیچھے نقشہ بدوح یلن تحریر کر دیا ہے۔ اسے سامنے رکھیں اور سطر موخر صدر میں دیکھیں۔ پہلا حرف کس جنس سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً پہلا حرف ترقی کا یا مساوات کا یا کسی اور قسم کا پہلی بار آئے تو اس کے نیچے ایک کا عدد لکھ دیں۔ دوسری بار آئے تو 2 لکھیں، تیسری بار آئے تو 3 لکھیں، اسی کے مطابق تمام سطر مکمل کریں۔

12- اس کے بعد ان چھ سطور کے اعداد کی میزان کر لیں۔ یعنی 1- سطر اعداد بدوح یلن + 2- سطر عدد قانون + 3- سطر ربعات + 4- سطر عشرات + 5- سطر تکرار حروف + 6- سطر تکرار جنس۔

ان سب اعداد کو جمع کر کے لکھیں۔ اگر مجموعہ 28 سے بڑھ جائے تو 28 تفریق کر کے لکھیں۔ تمام اعداد میزان مکمل ہونے پر یہ سطر اعداد مستحضرہ کہلائے گی۔

13- اعداد مستحضرہ کے ابجد قمری میں مراتب کے لحاظ سے حروف لکھیں۔ ان کو حروف مستحضرہ کہتے ہیں۔

14- اب سطر حروف مستحضرہ سے حروف مستحصلہ کی سطر لینی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ موخر صدر کے طریق پر حروف مستحضرہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے جدول بدوح یلن ترفع و تنزل کے طریق پر حرف مساوات کو حرف ترقی سے حرف تنزل کو حرف ترفع سے، ترقی کے حرف کو مساوات سے تبدیل مکمل کر لیں۔ اگر حروف مستحضرہ خود یا

اس کا نظیرہ جواب میں ناطق ہو رہا ہو تو اسے لکھ لیں۔ حروف مستحصلہ کا چناؤ مشکل ہے۔ آپ ذرا سا تدبر کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے۔

-15 حروف مستحصلہ کو ایک بار موخر صدر کریں۔

-16 حروف مستحصلہ خود ناطق ہوں گے یا نظیرہ سے ناطق ہوں گے۔ بڑا واضح اور عین سوال کے مطابق جواب سامنے آئے گا۔

اب اس قاعدہ کو مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس سے پہلے کہ میں مثال حل کروں۔ آپ کی آسانی کے لیے جدول ترقی و تنزل یعنی بدوح یلین آپ لوگوں کی آسانی کے لیے درج کر رہا ہوں تا کہ حروف مستحصلہ کو استخراج میں آسانی رہے۔

جدول استخراج مستحصلہ: رحمۃ اللہ علیہ

ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	مساوات
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ترفع
س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ	تنزل
ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ	ترقی

مثلاً ب کو س سے تبدیل کر دیں۔ س کو ب سے، الف کو ع سے اور ع کو الف سے تبدیل کریں گے۔ اسی طرح تمام سطر مستحضرہ کو سطر مستحصلہ میں ڈھال لیں گے۔

سوال 1: یا علیم! کیا سرفراز احمد زاہد بن فلاں محمد حسن عثمانی جلالی سے روحانی فیض مکمل پائے گا؟

اعداد سوال = ۳۵۳۳

تعداد حروف = ۶۴

تعداد نقاط = ۳۱

میزان = ۳۶۲۸

حروف = ح ک خ ج غ

ملفوظی کیا = ح اک اف خ اج ی م غ ی ن

حروف = ۱۳ = ح ی

نقاط = ۹ = ط

ان حروف کو حل کرنے کے لیے ۱۴ اسطور بنا لیں۔ پھر ان پر سارا عمل کریں۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
اساس	ح	ا	ک	ا	ف	خ	ا	ج	ی	م	غ	ی	ن	ج	ی	ط
نظیرہ	ت	س	ذ	س	ج	ی	س	ف	خ	ظ	ن	خ	غ	ف	خ	ث
موخر صدر	ث	ت	خ	س	ف	ذ	غ	س	خ	ج	ن	ی	ظ	س	خ	ف
اعداد بدوح یلین	۴	۸	۱۲	۳	۴	۵	۲	۳	۱۲	۶	۷	۱۲	۶	۳	۱۲	۴
عدد قانون	ـ	۳	۳	۳	۳	ـ	۳	۳	۳	۳	۳	۳	ـ	۳	۳	۳
ربعات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۴
عشرات	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تکرار حرف	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۳	۳	۲
تکرار جنس	۱	۱	۲	۲	۳	۴	۳	۵	۴	۱	۱	۲	۶	۷	۵	۸
اعداد مستحضرہ	۱۴	۲۰	۲۴	۱۴	۱۶	۱۴	۱۲	۲۴	۴	۲۱	۲۱	۲۶	۲۱	۲۳	۱	۲۲
حروف مستحضرہ	ن	ر	خ	ن	ع	ن	ل	خ	د	ش	ش	ض	ش	ث	ا	ت
حروف مستحصلہ	ن	ھ	ی	ظ	ا	ظ	ل	خ	ف	ح	ش	ض	ب	ی	ا	ت
موخر صدر	ت	ن	ا	ھ	ی	ی	ب	ظ	ض	ا	ش	ظ	ح	ل	ف	خ
نظیرہ	ح	ن	س	ھ	ی	ی	ع	م	ل	ا	ز	م	ل	ض	ف	ی
جواب	حسن			ہے		علی				لازم				فیض		

ہم نے جفر سے اپنے بارے روحانی فیض بارے پوچھا تھا کہ مکمل فیض ملے گا۔ لیکن یہاں پر جفر نے اس بزرگ ہستی بارے وضاحت بھی کر دی لیکن نام کے ساتھ تا کہ کسی قسم کا شک نہ ہے کہ یہ حسن بہت علی یعنی روحانیت میں کمال مقام کے حاصل ہیں اور لازمی طور پر فیض ملے گا، انشاء اللہ۔ اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ یہی ہستی اس وقت اس عاجز کو روحانی منازل کی طرف گامزن کیے ہوئے ہے۔

سوال 2: یا علیم! کیا نور احمد ریاض بن رحمت بی بی طلب حق کا طالب ہے؟

اعداد سوال = ۲۳۰۲

تعداد حروف = ۳۷

تعداد نقاط = ۲۲

میزان= ۲۳۶۱

حروف= اس ش ب غ

ملفوظی کیا= ال ف س ی ن ش ی ن ب ا غ ی ن

حروف= ۱۴ = دی

نقاط= ۱۵ = ھی

سطر اساس= ال ف س ی ن ش ی ن ب ا غ ی ن دی ھی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
اساس	ا	ل	ف	س	ی	ن	ش	ی	ن	ب	ا	غ	ی	ن	د	ی	ھ	ی
نظیرہ	س	ض	ج	ا	خ	غ	ز	خ	غ	ع	س	ن	خ	غ	ص	خ	ق	ج
موخر صدر	غ	س	ق	ض	خ	ج	ص	ا	غ	خ	خ	غ	ن	ز	س	خ	ع	غ
اعداد	۱۲	۸	۲	۱۶	۱۲	۶	۱۸	۲	۲	۱۲	۱۲	۲	۷	۱۳	۳	۱۲	۱۳	۲
عدد قانون	۳	۳	ـ	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
ربعات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۴	۵	۵
عشرات	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
تکرار حرف	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۳	۴	۲	۱	۱	۲	۵	۱	۳
تکرار جنس	۱	۲	۲	۳	۴	۱	۵	۲	۶	۷	۸	۹	۱	۳	۲	۱۰	۱۱	۱۲
اعداد معظفرہ	۲۷	۲۳	۱۲	۲	۲۸	۱۷	۴	۱۲	۱۶	۹	۱۰	۲۶	۲۲	۲	۱۸	۹	۸	۲۶
حروف معظفرہ	ظ	ث	ن	ب	غ	ف	د	ل	ع	ط	ی	ض	ت	ب	ص	ط	ح	ض
حروف مستحصلہ	ظ	ی	ل	س	م	ف	ف	ل	ا	غ	ی	ض	ت	ح	ص	ط	ش	ک
موخر صدر	ک	ظ	ش	ی	ط	ل	ص	س	ع	م	ت	ف	ض	ف	ی	ل	غ	ا
نظیرہ جواب	ک	م	ش	غ	ط	ل	ص	ا	ب	م	ح	ف	ل	ف	ی	ض	ی	س
الجواب	کم		شخص طالب							محفل				فیض			ے	

مستحصلہ بتا رہا ہے کہ یہ شخص طلب حق کا طالب نہیں ہے۔ اس کی قسمت میں فیض نہیں ہے۔ نہ اس کی اسے جستجو ہے۔ اللھم صلی علی محمد وال محمد۔

* * *

مستحصلہ جفری الجبرا

علوم مخفیہ کا آپس میں باہمی ربط ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہیں لیکن ان تمام علوم میں جو علم جفر کو انفرادیت حاصل ہے وہ دوسروں کو نہیں۔ اس میں سائل کا جواب ایک مربوط فقرے کی صورت میں آتا ہے۔ یہ علم چونکہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا ہے۔ یونانیوں کی جب اصل علم تک رسائی نہ ہوئی تو انہوں نے کئی حسابی قواعد استخراج کیے۔ آج کل جو بھی جفر ہے۔ یہ سب یونانی قواعد پر ہے۔ اس میں چاہے بدوح یلین ہو یا ابو طالبی سب حسابی قواعد ہیں۔ اس لیے انہیں جفری الجبرا کہنا مناسب ہے کیونکہ ان قواعد کے اصول اتنے ٹھوس اور مکمل ہیں کہ ان میں تبدیلی ناممکن ہے۔ یہ یونانیوں کا ہی کمال ہے کہ حسابی قواعد بھی ایسے ایسے عظیم استخراج کیے جو آپ کو لوح تقدیر بھی پڑھ کر بتا دیں گے۔ یہ مت سمجھیں کہ علم غیب ہے، بالکل نہیں۔ اصل علم جفر تو آل رسول کے گھرانے کا پاکیزہ علم ہے۔ جس کی ترویج و ترقی میں حضرت امام جعفر صادقؒ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اسی مناسبت سے بعض کم فہم اور کم علم لوگ علم جفر کو علم جعفر کہتے ہیں۔ جو قاعدہ لکھ رہا ہوں، یہ مجھے حضرت علامہ شاد گیلانی مرحوم کی قلمی بیاض سے ملا تھا۔ گو انہوں نے اسے شائع بھی کرایا تھا۔ لیکن مشکل اور گنجلک ہونے کی بنا پر کسی نے بھی اس پر ریسرچ نہیں کی۔ صرف ایک صاحب تھے جناب ڈاکٹر سعید اختر صاحب۔ انہوں نے اسے آسان بنانے کی کوشش کی تھی لیکن پھر بھی لوگ اسے نہ سمجھ سکے۔ میں نے اس قاعدہ پر بڑی مغز ماری کی اور ہر قسم کے سوالات حل کیے۔ یہ قاعدہ آپ کو ہر قسم کے سوالات کے جواب دینے کی اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں سب سے مشکل کام اعداد میں تناسب پیدا کرنا ہے۔ اگر کوئی اس عمل کو سمجھ لے تو قاعدہ بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ دو طریقوں سے حل ہوتا ہے۔ ایک طریقہ تو سیدھا سادھا اعداد کی جمع تفریق سے جواب پیدا کیا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ نبض کی رفتاروں سے اعداد پیدا کیے جاتے ہیں۔

اس قاعدہ سے بیماری نسخہ گم شدہ مقام پر ہر قسم کے جوابات لے سکتے ہیں۔

مستحصلہ حل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ سوال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ حصہ اول کو چار حصوں میں لکھا جاتا ہے اور ہر ایک کا عدد احاد کر کے چار ہندسوں کا عدد بنا لیں۔

مثلاً	حکیم	سرفراز	احمد	زاہد
	۷۸	۵۴۸	۵۳	۱۷
عدداحاد	۶	۸	۸	۸

(ii) اعداد تناسب پیدا کرنا:

اس قاعدہ میں سب سے مشکل مرحلہ اعداد میں تناسب پیدا کرنا ہے اور اسی میں الجھن کا شکار ہوا جاتا ہے۔ میں تفصیل سے لکھ رہا ہوں۔

مثلاً پہلا عدد = ۸۸۸۶ ہے۔

ان اعداد کا صغیرہ یہ ہے: ۶+۸+۸+۸ = ۳۰ = استطاق ۳ ہوا۔

اب عدد دوم ۸۸۸۶ + ۳۰ = ۸۹۱۶ ہوا۔

ان کا صغیرہ یا استطاق کریں۔ ۶+۱+۹+۸ = ۲۴ صغیرہ = ۶ ہے۔

دوبارہ سمجھیں = پہلے عدد ۸۸۸۶ کا صغیرہ ۳ ہے۔

دوسرے عدد ۸۹۱۶ کا صغیرہ ۶ ہے۔

۳ اور ۶ میں ۳ کا فرق ہے۔

اس لیے اگر دوسرے عدد ۸۹۱۶ میں سے ۳ نفی کر دیں تو باقی ۸۹۱۳ ہوا اور اس کا صغیرہ ۳+۱+۹+۸ = ۲۱ = ۳ ہوا۔

لہٰذا دونوں اعداد ۸۸۸۶ اور ۸۹۱۳ میں اب تناسب پیدا ہو گیا ہے۔ یہی اصل گرہ ہے۔ جسے سمجھنا بہت ضروری ہے۔

دوسری مثال یہ ہے: مثلاً ہمارے پاس اعداد ہیں ۲۸۹۸ ان کا میزان ہوا۔ ۸+۹+۸+۲ = ۲۷۔ اب ۷+۲ کو جمع کریں تو مفرد بنا ۹۔

اس قاعدہ میں جواب پیدا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس مستحصلہ میں نہ تو جفری اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں وار نہ ہی ۴ ۵ یا ۷ یا ۱۵ سطور تک قاعدہ پر مختلف

عمل کرنے پڑتے ہیں۔ اس میں شروع سے آخر تک حسابی عمل ہے اور اعداد کا گورکھ دھندہ ہے۔ اگر یہ قاعدہ سمجھ آ جائے تو جواب حاصل کرنا منٹوں کا کام ہے۔ اب جواب لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اعداد کے نیچے ابجد ابتغ کے مطابق اعداد لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً ہمارے پاس یہ چار اعداد ہیں۔ ۲ ۲ ۱.۲

حروف ب ی ر ب یعنی پہلا عدد احاد سمجھ کر اس کے نیچے احاد کا حرف لکھ دیں۔ دوسرا حرف عشرات سمجھ کر نیچے عشر کا حرف لکھیں۔ تیسرے عدد کو میات یعنی سینکڑہ کا عدد سمجھ کر میات کا حرف لکھیں۔ چوتھا عدد اگر 1 ہو تو یہ الوف کا ہے اور غ آئے گا اور اگر 1 کی بجائے کوئی دوسرا عدد ہے تو حسب سابق حروف لکھیں گے۔

اس قاعدہ میں نظیرہ و ہم مرتبہ اور ترفع تنزل کا بڑا عمل دخل ہے۔ ترفع سے مراد ابجد قمری میں ایک حرف اگلا اور تنزل ایک حرف پچھلا لینا ہوتا ہے۔

اوپر دوسری مثال میں ۲۸۹۸ کا استطاق ۲۷ ہے اور مفرد ۹۔

دوسرا عدد ۲۸۹۸ + ۲۷ = ۲۹۲۵ استطاق ۱۸ اور مفرد ۹ ہوا۔

یہ قاعدہ آپ کو ہر قسم کے سوالات کے جوابات %100 درست دے گا۔ جس میں گم شدہ بارے معلوم کرنا، بیماری کا معلوم کرنا، کسی مریض کا مرض سمجھ نہ آئے تو اس قاعدہ سے مرض کے بارے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرض کا نسخہ بھی بتاتا ہے۔ نسخہ تجویز کرنے میں اس قاعدہ کی انفرادیت ہے۔ حکماء کرام کے لیے یہ قاعدہ انمول تحفہ ہے۔ مریض کی مرض کے عین مطابق شفاء بخش نسخہ خود بخود نکل آتا ہے۔

اس قاعدہ کی بنیاد چار اعداد احاد پر قائم ہے۔ یہی اس کی اساس ہے۔ اس کے علاوہ اس میں نام سائل معہ والدہ، سکونت اور عمر وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

لیکن سوال لکھنے کا خاص طریق ہے۔ مثلاً

۱۔	علاج	کینسر	در	سینہ
اعداد=	۱۰۴	۳۴۰	۲۰۴	۱۲۵
عدداحاد=	۵	۷	۶	۸
۲۔	علاج	مرض	درد	مرارہ

اعداد=	۱۰۴	۱۰۴۰	۲۰۸	۴۴۶
عدداحاد=	۵	۵	۱	۵

دوسرے سوالات: مثلاً چوری بارے، اس طرح قائم کریں۔

۱۔	وزد	زیورات	طلائی	کیست
	۱۵	۶۲۴	۵۱	۴۹۰
	۶	۳	۶	۴
۲۔	وزد	زر	بیل	کیست
	۱۵	۲۵۰	۴۲	۴۹۰
	۶	۷	۶	۴
۳۔	وزد	کار	کرولا	کیست
	۱۵	۲۲۱	۲۵۷	۴۹۰
	۶	۵	۵	۴

دیگر سوالات:

(۱) کتنے سال عمر ہوگی۔
(۲) بقایا عمر کتنے سال ہوگی۔
(۳) کس قدر اولاد ہوگی۔
(۴) گندم کتنی مہنگی ہوگی۔
(۵) کس مرض سے موت ہوگی۔
(۶) اسم زوجہ منکوحہ چیست۔
(۷) اسم مادرش چہ است۔
(۸) فلاں کے دل میں کیا ارادہ ہے۔
(۹) فلاں اب کس جگہ مقیم ہے۔
(۱۰) گریختہ اغواشدہ کہاں ہے۔
(۱۱) فلاں چیز کس شخص کے پاس ہے۔

اس قسم کے سوالات حل کرنے میں اعداد اس طریقہ سے حل کریں۔

پہلا عدد: طالع وقت معلوم کریں۔ یعنی جو برج طلوع ہو رہا ہو اس کے اعداد لے لیں۔ یہ اعداد 9 پر طرح کریں۔

دوسرا عدد: ساعت کا۔ یعنی سوال حل کرتے وقت کس ستارے کی ساعت ہے۔ اس کے اعداد سے دوسرا عدد حاصل کریں۔

تیسرا عدد: روز کا یعنی جس دن سوال حل کر رہے ہیں۔ مگر ایام کو فارسی میں لکھیں۔ مثلاً شنبہ، یک شنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ۔ ان کے اعداد لے کر عدد احاد لیں۔

چوتھا عدد: ماہ قمری یعنی اسلامی محرم، صفر، ربیع الاول تا ذوالحجہ تک۔ اس ماہ کے اعداد کا مفرد لے کر عدد احاد لکھ لیں۔

ان چاروں قسم کے اعداد سے عدد احاد بنالیں۔

1- نام یوم 2- تاریخ 3- ماہ عیسوی 4- سنہ عیسوی

یہ دوسرا طریقہ ہے:

مثالیں حل کرنے سے قبل ایک بات اور لکھنا ضروری ہے۔ بیماری کا نسخہ معلوم کرنے کے لیے اعداد احاد لینے کا طریقہ لکھا ہے۔ ایک دوسرا طریقہ مریض کی نبض دیکھ کر چار عدد احاد لیے جاتے ہیں۔ نبض سے اعداد لینے کے لیے یوں کریں۔ مریض کی کلائی پر اپنی چاروں انگلیاں رکھیں۔ جہاں نبض چلتی ہے، گھڑی سامنے رکھیں اور ہر انگلی کے نیچے نبض چلنے کی رفتار فی منٹ الگ الگ نوٹ کریں۔ عموماً ڈاکٹر حضرات مریض کی رفتار فی منٹ دیکھتے ہیں۔

جو اعداد حاصل ہوں ان کو 9 پر تقسیم کریں، جو باقی بچے اسے نوٹ کر لیں۔ اس طرح آپ کو چار اعداد حاصل ہو جائیں گے۔ یہ چاروں اعداد مختلف ہوں گے۔ حکمت کے اصول کے مطابق ہر انگلی کے نیچے نبض کی رفتار مختلف ہوگی۔ آپ خود تجربہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً

پہلی انگلی کے نیچے نبض کی رفتار = ۷۵÷۹=باقی ۔۳
دوسری انگلی کے نیچے نبض کی رفتار = ۸۰÷۹=باقی ۔۸
تیسری انگلی کے نیچے نبض کی رفتار = ۷۹÷۹=باقی ۔۷
چوتھی انگلی کے نیچے نبض کی رفتار = ۶۰÷۹=باقی ۔۶

اب یہ اعداد حاصل ہوئے۔ ۴ ۸ ۷ ۶

یہ تو ہے کہ اگر مریض آپ کے سامنے ہے۔ بالفرض مریض اپنے گھر میں ہو یا دور ہو اور آپ نبض کا تجربہ نہ کر رہے ہوں تو پھر پہلا طریقہ اپنے عمل میں لائیں۔ ایک فقرہ متعلقہ مرض سے لکھیں۔ جیسا کہ اوپر مخصوص فقرات لکھے گئے ہیں اور چار اعداد حاصل کریں۔ اب اس قاعدہ کی مثالیں حل کر رہا ہوں۔ خوب غور کریں۔ مجھے امید ہے آپ اس قاعدہ کو سمجھ جائیں گے۔ اگر اس قاعدہ کو آپ نے سمجھ لیا تو آپ جفر جانتے ہیں۔ یہ حسابی کلیہ ہے۔ ۴ اور ۷ کی طرح نہیں ہے۔ یہ علم جفر ہے۔

مثال نمبر 1:

مثال حل کرنے سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ قارئین اتنی مختصر تشریح کو سمجھ کر کوئی سوال حل کر سکیں گے۔ غور کیا تو جواب نفی میں آیا۔ تو ذہن نے مثال حل کرنا گوارہ نہ کیا اور اندر سے آواز آئی کہ اس قاعدہ کے علم جفر میں مقام کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید آسان الفاظ میں تشریح کر دی جائے تاکہ کوئی پہلو بھی تشنہ نہ رہے اور قاعدہ حل کرنے میں آسانی ہو جائے۔ چنانچہ اس کی تشریح بالکل آسان الفاظ میں دوبارہ لکھ رہا ہوں اور اگر اب بھی کوئی صاحب اتنی آسان تشریح کو سمجھتے ہوئے قاعدہ حل کرنے سے قاصر ہو تو اس کے لیے میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جفر کو چھوڑ کر کوئی اور علم سیکھ لے۔ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔ میں اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں۔ میں اس کی ضربوں میں مدتوں الجھتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ کتاب کا حصہ بھی مستحصلہ بن گیا۔ جب مثالیں حل کرنے کا وقت آیا پھر وہی سابقہ الجھن، آخر کتاب رکھ دی کہ جب تک قاعدہ سمجھ نہ آئے گا، اس وقت تک آگے نہ بڑھوں گا۔ اس علم کا لکھنے کا کیا فائدہ۔ جسے صاحب کتاب خود بھی نہ سمجھ سکے۔ یقین کریں کہ میں نے کتاب رکھ دی اور اللہ رب العزت سے مولائے کائنات اور پیارے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے قاعدہ کو آسان سمجھ آنے کی دعا کی اور اپنے استاد محترم کا تصور کیا۔ اللہ گواہ ہے کہ چند سیکنڈ غور کرنے پر ایک شعلہ لپکا، دماغ روشن ہو گیا۔ قاعدہ آن واحد میں حل ہو گیا۔ یہ میرے مولا کا فضل و کرم ہے۔ اب یہ قاعدہ میرے آگے چٹکی بجانے کے برابر ہو گیا۔ اسی لیے آپ بھی مایوس نہ ہوں اور آسان تشریح دوبارہ سن لیں اور عام سادہ حسابی طریقے پر سمجھا رہا ہوں۔

(ا) سوال کے حصہ اول کو چار حصوں میں لکھیں (پچھلے صفحات پر فقرے کو چار حصوں میں لکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے) اور ہر ایک کا عدد احاد بنا کر مرکب کر کے لکھیں۔

(ب) پہلے مرحلہ کے چاروں اعداد کا دوبارہ عدد احاد بنالیں۔

(ج) سوال کے حصہ دوم کے اعداد لیں پھر ان کا استحقاق کر کے عدد لکھیں۔

(د) ان اعداد کا احاد لیں۔

(ھ) جز ج اور د کو آپس میں جمع کر لیں۔

(و) اعداد ھ سے د کو منفی کر دیں۔

(ز) عدد ھ میں سے و کو نفی کریں۔

(ح) ا اور ز کو آپس میں جمع کر دیں۔

(ط) عدد ج سے د کو نفی کر کے عدد ط کو ب سے تقسیم کریں۔ حاصل قسمت حاصل کریں، باقی کو چھوڑ دیں۔

(ی) عدد ج + عدد ط جمع کر کے مجموعہ حاصل کر لیں۔

(ک) ح کے عدد کو عدد ی سے ضرب دیں۔

جو اعداد حاصل ہوں۔ ان کے مراتب کے مطابق حروف بنالیں اور ان حروف مستحصلہ کو ہم مرتبہ نظیرہ یا ترفع و تنزل سے ناطق کر لیں۔ انشاء اللہ عین سوال کے مطابق جواب ملے گا۔ اب مثال حل کر رہا ہوں۔

مثال نمبر 1: مرحلہ اول

ا۔	فریدہ	بنت	صوفیہ	بانو		
عدد احاد=	۲	۲	۲	۵		(۲)عدد احاد
	سبب	لاغری	جسم			
اعداد	۶۴	۱۲۴۱	۱۰۳	=	۱۴۰۸	(۴)عدد احاد
عدد احاد=	۱	۸	۴	=	۱۳	
					۱۴۲۱	(۸)احاد

عدد ۱۳۳۱ میں ۴ کی زیادتی ہے۔ چنانچہ ۴ منفی کیا۔

۱۳۳۱ - ۴ = ۱۳۲۷ = ۱۳ = ۴

اب اعداد نام میں عدد تکسب بمطابق عدد سوال میں جمع کریں گے۔

اعداد نام = ۵ ۲ ۲ ۲

اعداد تکسب سوال = ۱ ۳ ۱ ۷

میزان = ۶ ۶ ۳ ۹ یہ رقم اول ہے، اسے نگاہ رکھیں۔

مرحلہ دوم:

۱۳۰۸ + ۴ = ۱۳۱۲ کو عدد اعداد نام سے تقسیم کیا۔

۱۳۱۲ ÷ ۲ = ۷۰۶

۱۳۱۲ میں ۷۰۶ کو جمع کیا تو

۱ ۳ ۱ ۲

۷۰۶

۲ ۱ ۱ ۸ یہ رقم دوم ہے۔ اسے بھی نگاہ رکھیں۔

مرحلہ سوم:

رقم اول × رقم دوم

۶۶۳۹ × ۲۱۱۸ = ۱۴۰۶۱۴۰۲

اعداد مستحصلہ = ۱ ۴ ۰ ۶ ۱ ۴ ۰ ۲

حروف = ب ت غ و ت غ

ناطق = ب ک ھ و ت ن

بھوک تن

یعنی بچی کھانا صحیح نہیں کھاتی، اس لیے جسم لاغر ہے۔

مثال نمبر 2:

مرحلہ اول:

سرفراز	احمد	زاہد	فلاں	
۸	۸	۸	۳	= ۲۷-۹

مرحلہ دوم:

حصہ اول کے اعداد = ۳۸۸۸ مفرد کیا = ۹ آیا۔

حصہ دوم:

	کل	عمر	کتنے	سال	
	۵۰	۳۶۰	۴۸۰	۹۱	= ۹۳۱ = ۴ مفرد
عدد مفرد =	۵	۴	۳	۱	= ۱۳

جمع کیا = ۹۳۱ + ۱۳ = ۹۴۴ = عدد مفرد ۸

۴ کی زیادتی ہے تو ۴ تفریق کریں گے۔

۹۴۴ - ۴ = ۹۴۰ = مفرد ۱۳ - ۴

۹۴۰ + ۳۸۸۸ = ۴۸۲۸ رقم اول

اب دوبارہ رقم دوم حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عمل کریں گے۔

اب ۹۳۱ + عدد مفرد ۴ = ۹۳۵

۹۳۵ کو عدد مفرد ۹ پر تقسیم کیا = ۹۳۵ ÷ ۹ = ۱۰۳ باقی ۸

باقی ۸ کو حذف کر دیا۔ ۱۰۳ + ۹۳۱ = ۱۰۳۴

اب ۱۰۳۴ — رقم دوم ہے۔

رقم اول اور دوئم کو آپس میں ضرب دیں گے۔

۴۸۲۸ × ۱۰۳۴ = ۴۹۹۲۱۵۲

اعداد مستحصلہ = ۲ ۵ ۱ ۲ ۹ ۹ ۳

اعداد القع = ب ن ق ب ص ظ د

ناطق = ون ی ب م دت

جواب: نوے ب مدت

یعنی کل عمر سائل کی نوے برس ہوگی۔

اب یہ تو ہوگئی کل عمر کتنے سال ہوگی؟ جواب آیا نوے سال ہوگی۔ لیکن اگر ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ سائل کی بقایا عمر کتنے سال ہوگی حصہ دوم کا جواب اسی طریقہ سے معلوم کرسکتے ہیں۔

1۔ مرحلہ وہی رہے گا۔ صرف سوال کا دوسرا حصہ تبدیل ہوگا۔

حصہ دوم:

	بقایا	عمر	کتنے	سال	ہوگی؟	
اعداد ہوئے:	۱۱۴	۳۱۰	۴۸۰	۹۱	۴۱	=۱۰۳۶
	۱۱۴	۳۱۰	۴۸۰	۹۱	۴۱	=۱۰۳۶(۱)مفرد
مفرد کیا:	۶	۴	۳	۱	۵	= ۵مفرد

۱۰۳۶ کا عدد احاد ایک ہے۔ ۱۰۳۶

۱۴ کا عدد احاد ۵ ہے۔ +۱۴

۱۰۵۰

۱۰۳۶+۱۴ = ۱۰۵۰ اس کا مفرد ہوا۔ (۶)

لہٰذا ۵ کی زیادتی ہے۔ چنانچہ ۵ تفریق کریں گے۔

۱۰۵۰ - ۵ = ۱۰۴۵ اس کا مفرد ۱۰ = ۱ ہوا۔

اسی طرح دونوں کا عدد مفرد کا آپس میں تناسب برابر ہوگیا۔

اب مرحلہ اول کی رقم یعنی سائل کے نام کے اعداد ۳۸۸۸ ہیں۔

اب ۱۰۴۵+۳۸۸۸ کو آپس میں جمع کیا۔

تو ۱۰۴۵+۳۸۸۸ = ۴۹۳۳ رقم اول

(ii) رقم دوم لینے کا طریقہ یہ ہوگا۔

اصل اعداد سوال = ۱۰۳۶

ان کا مفرد = ۱

جمع کیا = ۱۰۳۷

ان سوال کے حصہ اول کے اعداد ۳۸۸۸ کے مفرد سے تقسیم کیا۔ اس کا مفرد ۹ بنے۔

۱۰۳۷÷۹ = ۱۱۵ باقی حذف کردیں۔

اب ۱۰۳۶+۱۱۵ = ۱۱۵۱............ یہ رقم دوم ہوگی۔

حصول جواب کا طریقہ:

رقم اول × رقم دوم

۴۹۳۳ × ۱۱۵۱ = ۳ ۸ ۸ ۷ ۷ ۶ ۵

اعداد کا مستحصلہ = ۳ ۸ ۸ ۷ ۷ ۶ ۵

حروف مستحضرہ = ج ف ض ز ع خ ھ

ناطق = ج ز ت ب س ی ن

جز پچیس

یعنی بقایا عمر 35 سال ہے۔

قارئین محترم اس قاعدہ میں بہت سخت ذہنی ورزش کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جواب عین سوال کے مطابق حاصل ہوتا ہے۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا ادراک کھولے۔ آمین

* * *

لوح زحل

ستارہ زحل کو ترفع و تنزل سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جب یہ سعد ہوتا ہے تو اعلیٰ مرتبہ اور اختیارات دیتا ہے۔ نحس ہونے کی صورت میں مصائب و آلام خوف اور ڈر کا سبق دیتا ہے۔ زحل کی نحوست سے ہر شخص زندگی میں کسی نہ کسی طرح پر متاثر ہوتا ہے۔ یادرکھیے یہ دنیا اسباب کی ہے۔ ایسا سبب ضرور تلاش کرنا چاہیے جو انسان کو مصائب سے بچائے۔ اس کے مرتبے کو استحکام دے اور عظمت حاصل ہو۔ دنیوی مقام کے ساتھ ساتھ وہ مقام جہاں انسان ہر جگہ لاچار ہو جائے تو وہاں ایک اور سبب کو اختیار کرنا چاہیے۔ وہ سبب روحانی علوم سے استمداد حاصل کرنا ہے۔ ان علوم میں خاص امتزاجی حالت سے ایسی الواح تیار کی جاتی ہیں جو ذرائع اور اسباب لاتی ہیں۔ جس سے بدقسمتی خوش قسمتی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان الواح میں سے ایک لوح زحل کی بھی ہے۔ جس کے مندرجہ خواص ہیں۔

(۱) نحوست زحل خواہ وقتی ہو یا پیدائشی لوح کی برکت سے رفع ہوتی ہے۔

(۲) نحوست کے بعد جلد اسباب بنانے کے لیے لوح بے انتہا مؤثر ثابت ہوگی۔

(۳) تسلط بر مخلوق اور استحکام کے لیے کہ تنزلی نہ ہو۔

(۴) حصول جائیداد یا جن کے پاس جائیداد نہ ٹھہرتی ہو یا زمیندار ہوں اور چاہتے ہوں کہ عزت اور جائیداد کا قیام و بقا رہے۔

(۵) تعمیر مکانات کے وقت اگر بنیادیں رکھیں تو مضرات سے محفوظ اور مکینوں کے لیے خوشحالی ہے۔

(۶) خلقت میں ناموری، تسخیر سلطنت، حصول مرتبہ، خلقت پر بزرگی، الیکشن میں کامیابی کے لیے ہو۔

(۷) وہ کاروباری افراد جن کی بڑی بڑی ملیں، فرمیں ہیں، جن کے ماتحت بہت سے ملازمین کام کرتے ہیں۔ چاہیں کہ قیام مرتبہ اور غلبہ بر مخلوق رہے یہ لوح مؤثر ہے اگر لوح زحل کو پاس رکھا جائے تو ایک مخفی اثر رکھنے والی باقوت چیز آپ کی زندگی کو بدل دے گی۔ جلد یا بدیر اس کے اثرات خود دیکھیں گے۔ اور لازماً دوسروں سے آپ اپنے آپ کو مختلف قوت اور خوشی کا مالک پائیں گے۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالر روڈ، اللہ شافی چوک، ملتان

مستحصلہ بدوح یلن

سابقہ صفحات میں چند قواعد مشہور مستحصلہ بدوح یلن کے تحریر کیے ہیں۔ لیکن اہم علم کے لیے وہ عمومی قواعد ہیں۔ ایک تو وہی آسان بھی ہیں اور عام فہم بھی۔ لیکن اصل بدوح یلن تو بہت دور کی بات ہے۔ ایک قاعدہ آج سے تقریباً چالیس سال قبل کافی تختہ مشق بنا تھا۔ وہ قاعدہ ۲۸ اباجد سے حل ہوتا ہے۔ یعنی مستحصلہ کے ہر حرف کے لیے مستحصلہ استخراج کرنے کے لیے الگ الگ ابجد استعمال میں آتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر سطر اساس میں ۲۸ اباجد استعمال ہوں گی۔ وہ قاعدہ بہت مشکل تھا۔ اس پر ایک دو کے علاوہ کسی نے بھی محنت کرنے کی کوشش نہ کی۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں جتنے بھی اس وقت جفار ہیں اس قاعدہ کو حل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے۔ اس کتاب میں میں نے اپنا ایک منفرد انداز اپنایا ہے اور تمام علمی قواعد پیش کیے ہیں تاکہ آئندہ آنے والے ماہرین اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ جس طرح ایک مرض کے سینکڑوں نسخے ہوتے ہیں اور ہر نسخہ کسی نہ کسی خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔ بعض نسخے بڑے پیچیدہ اور تیار کرنے میں مہینوں محنت لیتے ہیں، پھر وہ اکسیر بن جاتے ہیں اور مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں بعض نسخے کو معمولی اجزا پر مشتمل ہوتے ہیں اور چٹکلے کہلاتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے نسخوں کے مقابلے میں حیران کن اثرات دیتے ہیں۔ اسی طرح علم جفر بھی بے شمار مستحصلات پر مشتمل ہے اور ہر مستحصلہ کسی نہ کسی خاص خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔ لیکن مستحصلہ ''بدوح یلن'' ایک ایسا اکسیر صفت نسخہ ہے کہ جو اس سے ذرا چھو گیا کندن بن گیا۔ جس کی رسائی اس منبع فیض تک ہو گئی وہ بقدر ظرف فیض یاب ہوئے بغیر نہ لوٹا۔ اسی مستحصلہ کے متعلق مندرجہ ذیل اشعار بہت مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے ان اشعار میں مستحصلہ کے متعلق ہے۔

۱۔ سوال از جفر جامع گرنمائی　　یکن متصلہ بہرِ خود آساں
۲۔ نیابی تاندانی ایں معماء　　اگر یابی بدانی سرِّ یزداں
۳۔ چناں قسمت کہ می دانی مخارج　　اگر دانی ز اول قسمتِ آں
۴۔ بقسمت چار کن ہر حرف خود را　　بجائے خود بگداز بہر درماں
۵۔ ترفع یا ترقی در اساس است　　مساوات و تنزل ناظر آں
۶۔ تو بدوح یلن رادہ ترفع　　غضخ ترصع ترقی دہ تو چنداں
۷۔ تنزل ‘‘ظا و ذال و ثا و شقفس’’　　مساوات ‘‘اجہز طکم’’ داخل داں
۸۔ اگر یابی مکن ظاہر بہ ہرکس　　چو اسم اعظم اور اکن تو پنہاں
۹۔ مکن ہرگز سوال از شیخ ناداں　　ازیں سرکہ ایزد کرد پنہاں
۱۰۔ چو دانستی سوال از ہرچہ خواہی
بکن بشنو جواب بخود اساں

مندرجہ بالا اشعار میں بڑے اسرار پوشیدہ ہیں کیونکہ ان میں ان قواعد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن پر اس قاعدہ کی بنیاد ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ پہلے اشعار کے بعد ایک شعر اس کا اور ہونا چاہیے تھا جس بسط عزیزی کا ذکر ہوتا۔ کیونکہ تمام قاعدہ اسی کلیہ وقانون پر منحصر ہے۔ (وہ شعر یا تو اخفائے راز کی وجہ سے وضع ہی نہیں کیا گیا یا مجھے حاصل نہ ہو سکا۔ سرفراز) لیکن مجھے ایک حل شدہ مثال جو ۲۰ سال سے میرے پاس ہے۔ جہاں سے مجھے دستیاب ہوئی اتنا عرصہ قبل یا زاید ان بزرگ کے پاس تھی اور انہیں بھی کہیں سے ملی تھی۔ اس پرانے اشعار سے ملتے جلتے پانچ اشعار لکھے گئے ہیں۔ وہاں شعر نمبر ۲ یوں ہے۔

ترقی و ترفع با تنزل　　مساوات کند با اہل فرمان

اوپر نویں شعر کے پہلے مصرع میں ‘‘شیخ نادان’’ کی بجائے ‘‘شیخ دانا’’ لکھا ہے اور آٹھویں شعر کے دوسرے مصرع میں ‘‘چو اسم اعظم اور کن’’ کی جگہ ‘‘جان اسم اعظم اور اداز پنہاں’’ لکھا ہے۔ اشعار میں بھی تبدیلی ہے لیکن اوزان برابر ہیں۔ اب بسط عزیزی درج کرتا ہوں۔

بُسطِ عزیزی:

نمبرشمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
اساس	ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
نظیرہ	ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
نمبرشمار	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

اس بسط عزیزی کو چار حصوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا کہ سطر اساس کے سات سات حروف سے دو قسم (ترفع و ترقی) حاصل کیں اور سطر نظیرہ کے سات سات حروف سے دوسری دو قسمیں یعنی مساوات و تنزل پیدا کیں۔ چنانچہ سطر اساس کے اول سات حرف جن کا مجموعہ ‘‘بدوح یلن’’ ہے حرف ترفع کہلاتے ہیں اور آخری سات حرف جن کا مجموعہ ‘‘غضخ ترصع’’ ہے حروف ترقی کہلاتے ہیں۔ سطر نظیرہ کے اول سات حرف جن کا مجموعہ ‘‘اجہز طکم’’ ہے حروف مساوات کہلاتے ہیں اور آخری سات حرف جن کا مجموعہ ‘‘ظذث شقفس’’ ہے حروف تنزل کہلاتے ہیں۔ اس طرح جو اقسام اربعہ حاصل ہوئیں۔ ان کی تشریح درج ذیل جدول سے ملاحظہ فرمائیں۔

جدول ترقی وتنزل:

حروف مساوات	ا	ج	ھ	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

تقسیم بالا کا اہم ترین مقام استخراج اعداد ہے۔ مسئلہ اعداد پر کسی نے بحث نہیں کی ہے۔ اگر کہیں ان اعداد کے حصول کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے تو مساوات ترقی کے اعداد کا طریق استخراج ایک ہی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اصولی بات ہے کہ جب ہر ایک قسم کا طریقہ استخراج الگ الگ ہے تو ان دونوں کا بھی علیحدہ علیحدہ استخراج کرنے کا طریقہ ہونا چاہیے۔

ورنہ الگ الگ تقسیم کا کیا فائدہ؟ دونوں اقسام کو ایک ہی قسم سے ہونا چاہیے تھا۔

اس سے پہلے کہ اعداد استخراج کرنے کا طریقہ لکھوں یہ بتانا اشد ضروری ہے کہ اقسام اربعہ میں مفرد اعداد لیے جاتے ہیں۔ صفرین ساقط کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً ی کے عدد ۱۰ ہیں اور ق کے عدد ۱۰۰ اور غین کے ۱۰۰۰ مگر اقسام ہذا میں ان تینوں حروف کو عدد ایک تحت ہی لکھا جائے گا۔ یہ ابجد اصغر بھی کہلاتی ہیں۔ یا ہم مرتبہ حروف بھی کہلاتے ہیں۔ لیکن بدوح یلین میں یہ سب باتیں اعداد کے مجموعہ کے ضمن میں آئے گی۔ جہاں دو اعداد میں سے صرف اکائی کا عدد لیا جاتا ہے۔ مثلاً میزان اگر ۱۲ آئے تو ۲ کا عدد لیں گے اور اگر ۲۷ ہو تو ۷ کا عدد لیں گے۔ اب چاروں اقسام حروف کے اعداد کے استخراج کا طریقہ لکھ رہا ہوں۔ چنانچہ قسم اول مساوات ہے اس لیے اس اعداد عدد اصلی کے مساوی ہوں گے کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کی جائے گی۔

مثلاً

ا	ج	ہ	ز	ط	ک	م
۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴

لیکن عموماً بدوح یلین حل کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ عدد اصلی کے مساوی دوسرے اعداد ملانا چاہئیں۔ یعنی ان کو دوگنا کر لینا چاہیے۔ اگر یہ ضروری ہے تو کس کو کہیں گے؟ البتہ عمل میں تا حد مساوی اعداد ہی لیے جائیں اور اعداد زائد سے احتراز کیا جائے تو وہ ایک الگ صورت ہوگی۔

قسم دوم ترفع کے اعداد بذریعہ رفعت اس طرح حاصل کریں کہ جس حرف کے عدد مقصود ہوں اس کے ہم پہلو یا حرف آئندہ کے اعداد لے لیں۔ کیونکہ یہ عدد، عدد اصلی سے زیادہ ہیں۔ جیسے ہمیں ب کے اعداد لینا مطلوب ہیں، حروف ترفع میں ب کے د ہے۔ جس کے عدد ۴ ہیں۔ جو ب کے عدد ۲ سے زیادہ ہے۔ لہٰذا ب کے عدد قسم ۴ ہوں گے۔ اس تمام حروف ترفع کے حاصل کردہ اعداد یہ ہوں گے۔

ب	د	و	ح	ی	ل	ن
۴	۶	۸	۱۰	۳	۵	۷

قسم سوم تنزل:

اس کے عدد عدد اصلی کا نصف ہوں گے۔ مثلاً س کے عدد ۶ ہیں۔ اس کے نصف ۳ ہوئے۔ چنانچہ س کے عدد ۳ ہوئے۔ اسی طرح ف کے عدد ۸ ہیں۔ اس کے نصف ۴ ہوئے۔ یہی ۴ ف کے عدد ہیں۔ لیکن آگے ایک مشکل پیش آئے گی۔ یعنی ایسے حروف آئیں گے جن کے اعداد نصف نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ق کا عدد ایک ہے ش کا ۳۔ اس قسم کے اعداد کو نصف کیسے کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۳ کا عدد قانون جو آئندہ ہر حرف کے ساتھ ملا کر اس کے مجموعہ کو نصف کر لیں گے لیکن یہ بات یاد رہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا جب مستحصلہ بدوح یلین حل کیا جاتا ہے تو ہر جگہ قوانین میں لکھا ہوتا ہے کہ تمام حروف کے نیچے عدد قانون ۳ لکھیں گے۔ لیکن چار حروف ق ش ث ذ ظ کے نیچے ۳ کا عدد قانون نہیں لکھیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے نیچے عدد ۳ کیوں نہ لکھیں۔ یہ راز بھی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ۳ کا عدد اس لیے ان کے نیچے نہ لکھیں گے کیونکہ پہلے ان عدد اصلی میں ۳ کا عدد شامل کر کے ان کے مجموعہ کو نصف کیا گیا ہے۔ اس لیے دوبارہ شامل نہیں کیا جا سکتا۔ صرف انہی حروف کے نیچے لکھا جاتا ہے جن میں پہلے ان کی شمولیت نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ ق کے عدد ایک پر ۳ کا اضافہ کیا تو ۴ ہوئے۔ نصف ان کا ۲ ہوا۔ اس طرح ق کے عدد ۲ ہوئے۔ اس طرح تمام اعداد تنزل یہ ہوئے۔

س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
۳	۴	۲	۳	۴	۵	۶

قسم چہارم ترقی:

حروف ترقی کے اعداد حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر حرف کے عدد اصلی کو دگنا کر دیں۔ مثلاً ع کے عدد ۷ ہیں۔ ان کو دگنا کیا تو ۱۴ ہوئے۔ دہائی کو حذف کیا تو ۴ رہے۔ یہی عدد عین کے ہیں۔ اس طرح تمام حروف ترقی کے اعداد درج ذیل ہیں۔

ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
۴	۸	۴	۸	۲	۶	۲

چاروں اقسام کی تشریح ہو گئی۔ لیکن اس طرح سمجھ نہ آ سکی ہو تو اس کی جدول درج

کر رہا ہوں۔

جدول اعداد بدوح یلین:

حروف مساوات	ا	ج	ه	ز	ط	ک	م
اعداد	۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
اعداد	۴	۶	۸	۱۰	۳	۵	۷
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
اعداد	۳	۴	۲	۳	۴	۵	۶
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
اعداد	۴	۸	۴	۸	۲	۶	۲

مداخل یا بسائط:

یہ اصطلاح اکثر مستحصلات میں استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ اس مستحصلہ میں بھی آئی ہے۔ اس لیے اس کی تشریح بھی ضروری ہے۔ مداخل کسی لفظ یا جملہ کے کل اعداد کو کہتے ہیں۔ چونکہ علم جفر میں سلسلہ اعداد ہزار پر ختم ہو جاتا ہے اور اکائی سے ہزار تک چار مراتب ہوتے ہیں۔ اس لیے مداخل بھی چار ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مدخل کبیر
۲۔ مدخل وسیط
۳۔ مدخل صغیر
۴۔ مدخل اصغر

کسی لفظ یا جملے کے اعداد جو ابجد سے حاصل ہوں ان کو مدخل کبیر یا بسیط کبیر یا جمل کبیر کہتے ہس۔ مثلاً سرفراز احمد زاہد کے اعداد ابجد قمری سے ۶۱۸ ہیں۔ یہ اعداد مدخل کبیر کہلائیں گے۔ اب ان اعداد کے ایک مرتبہ کم کرنے کو مدخل وسیط کہتے ہیں۔ جیسے ۶۱۸ میں ۸+۱=۶۹ ہوا یہ وسیط ہوا۔ اب اگر ۶۹ کا ایک مرتبہ کم کریں تو ۹+۶=۱۵۔ یہ مدخل صغیر ہوا۔ اب ۱۵ اک ایک مرتبہ کم کیا جیسے ۵+۱=۶۔ یہ مدخل اصغر ہوا۔ اس طریقے سے

اعداد کے مداخل بنائے جائیں گے۔

طریق استخراج:

آپ جس سوال کا جواب نکالنا چاہتے ہیں۔ اس کے اعداد ابجد قمری یا جو بھی اس مستحصلہ سے متعلقہ ہے، سے نکالیں۔ ان اعداد میں اپنے سوال کے حروف اور حروف کے نقاط کو شمار کر کے شامل کریں۔ جو اعداد حاصل ہوں گے، وہ مدخل کبیر کہلائیں گے۔ مثلاً اس سوال ''کعبہ کس شہر میں ہے؟'' کے اعداد ۷۹۷ ہیں۔ اس سوال کے کل حروف ۱۴ ہیں اور نقاط ۹ ہیں۔ تمام اعدد کو جمع کیا تو کل اعداد ۸۲۰ ہوئے۔ ان کے حروف بنائے تو ''ک ض'' ہوئے۔ یہاں ایک چیز کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ عام طور پر صرف سوال کے اعداد لیے جاتے ہیں، شمار نقاط و حروف کو نہیں لیا جاتا۔ اس صورت میں یہ مشکل بعض اوقات پیش آ جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے جو اعداد ہمارے اس سوال کے ہیں وہ ہی عدد کسی دوسرے سوال کے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں جواب غیر متعین ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت کیا کریں؟

علامہ شاد گیلانی مرحوم فرماتے ہیں۔ ''سب سے بڑی خامی مجھے سطر اساس میں نظر آتی ہے۔ علم جفر سے سوال کے اعداد حاصل کیے جاتے ہیں۔ جن سے سطر اساس قائم ہوتی ہے۔ مگر اصولاً یہ بات قطعی غیر قانونی نظر آتی ہے اور میری نظر میں اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ فرض کریں اگر دو متضاد قسم کے سوالوں کے اعداد ایک جیسے ہوں (تو قاعدہ خواہ جس قدر صحیح کیوں نہ ہو) کس سوال کا جواب پیدا کرے گا؟

یہی بات میں نے ایک اور جفار سے معلوم کی تھی تو انہوں نے بھی فرمایا تھا۔ سوال میں تبدیلی کریں یا ساعت وغیر شامل کر کے اعداد میں تبدیلی کریں لیکن جیسا کہ میں نے اوپر تشریح میں لکھا ہے کہ سوال کے اعداد لینے کے بعد اس میں تعداد حروف اور تعداد نقاط بھی شامل کریں تو اوپر جو نقص پیدا ہوا تھا بڑی حد تک دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہی اعداد کسی دوسرے سوال کے ہوں گے لیکن تعداد حروف اور نقاط میں مطابقت نہ ہو گی۔ بس یہی فرق ہر دو میں حدِ فاصل کا کام دے گا۔

اب اعداد سے حروف پیدا کرنے کے بعد ان کو ملفوظی کریں اور بسط کر کے لکھیں۔

مثلاً مثال مذکورہ کے حروف دی ب غ کو ملفوظی کیا۔ (یاد رہے یہ سوال ہے؟ بابا فرید الدین گنج شکر کا مزار کس شہر میں ہے؟) اس کے کل اعداد ۱۹۵۷ ہیں۔ تعداد حروف ۳۵ اور تعداد نقاط ۲۲ ہے۔ ان سب اعداد کو جمع کیا تو مجموعہ ۲۰۱۴ ہوا۔ اس کے حروف (دی ب غ) ہے۔ ان کو اب ملفوظی کرنا ہے۔ دال ی اب اغ ی ن ان کو گنتی کریں جو عدد آئے اس کا حرف بنا لیں۔ مثلاً یہ ۱۰ حروف ہیں۔ اس کا ی بنا۔ اب نقاط شمار کریں۔ ان کی تعداد ۷ ہے۔ حرف ز بنا ان کو ایک سطر میں لکھا تو یہ سطر اساس کہلائے گی۔ مثلاً دال ی اب اغ ی ن ی ز

اس طرح جواب مختصر آئے گا اور اگر آپ جواب تفصیل سے چاہتے ہیں یا مذکورہ طریقہ سے قائم کردہ سطر اساس سوال کا جواب نہ دے تو پھر سطر اساس اس طرح قائم کریں کہ اعداد سوال و شمار حروف و نقاط جمع کر کے حروف بنائیں اور پھر ان کا یعنی اعداد کا وسیط صغیر لیں اور سب کے حروف بنا کر ملفوظی کریں اور پہلے کی طرح الگ الگ لکھ کر شمار حرف و نقاط کے حروف بنا کر ایک سطر اساس بنا لیں۔

مثلاً اعداد سوال مع شمار حروف و نقاط ۲۰۱۴ ہوئے۔ حروف دی ب ع بنے۔ وسیط ۲۰۵ ہوا۔ حروف ھ ر بنا۔ صغیر ۲۵ ہوا اور حروف ھ ک ہوا۔ اصغر ۷ ہوا اور حروف ز بنا۔ ان کو ملفوظی کر کے ایک سطر میں لکھا۔

دال ی اب اغ ی ن ھ ار اھ اک اف ز ا

کل حروف ۲۱ ہیں۔ حروف اک نقاط ۹ ہیں۔ حرف ط۔ چنانچہ سطر اساس اس طرح قائم ہوئی۔

اساس: دال ی اب اغ ی ن ھ ار اھ اک اف زا اک ط = ۲۴ حروف

یہاں ایک اور بات سمجھ لیں۔ اگر کبھی اس طرح سطر اساس قائم کرنے سے بھی جواب حاصل نہ ہو تو مقلوب المراتب حروف سے سطر اساس قائم کریں۔ یعنی پہلے ہزار، پھر سینکڑہ، پھر دہائی اور پھر اکائی سے حروف پیدا کریں۔ اس طرح سطر اساس یوں ہوگی۔

اساس: غ ی ن ب ا ی ا د ا ل ر ا ھ ا ک ا ف ھ ا ز ا ک ا ط

جب سطر اساس قائم کر لیں تو دوسری سطر سطر نظیرہ کی ہوگی۔ ابجد قمری اوپر والے

حرف کا نیچے والا نظیرہ ہوتا ہے اور نیچے والے کا اوپر والا یا ہر حرف کا پندرھواں حرف نظیرہ ہوتا ہے۔ مثلاً

سطر اساس: د ا ل ی ا ب ا غ ی ن ی ز
سطر نظیرہ: ص س ض خ س ع س ن خ غ خ ش
موخر صدر: ش ص خ س غ ض خ خ ن س س ع

اب آگے کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔ مستحصلہ بدوح یلین میں اسی طرح تیسری سطر مستحصلہ کا استخراج کیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

1-اعداد حروف:

ہر حرف کے نیچے اس کے عدد جو بدوح یلین کی جدول اعداد میں درج ہیں، لکھ دیں۔

2-اعداد قانون:

اس کے بعد حروف (ق ش ث ذ ظ) کے نیچے ماسوائے بریکٹ کے اندر چاروں حروف ۳ کا عدد شروع سے آخر تک لکھیں۔

3-عشرات:

اعداد عشرات کے بارے میں علمائے فن کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ عشرات (یعنی دس دس خانے) اگر پورے ہوں جیسے کل تعداد حروف تکسیر ۱۰۔ ۲۰ یا ۳۰ وغیرہ ہوں تو عشرات اس طرح پر کریں کہ اول دس خانوں میں ہر خانے کے نیچے ایک ایک لکھ دیں اور گیارہ سے بیس خانے تک ہر خانے کے نیچے ۲۔۲ لکھ دیں۔ اب اگر تیسرا عشرہ بھی ہے تو اکیس سے تیس خانے تک تین تین لکھتے چلے جائیں۔ علی ہذا: لیکن اگر عشرات ناقص ہوں جیسے کل حروف ۲۶ یا ۱۵ ہوں تو اس کے پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر حروف کل کی تعداد مثلاً ۱۵ یا ۲۵ ہے تو پہلے خانے میں ۵، دوسرے میں ۴، تیسرے میں ۳، اسی طرح ایک ایک کم کرتے جائیں۔ جب ایک پر پہنچ جائیں تو دس تک جو خانے باقی بچیں۔ ان میں صفر لگا دیں۔ فرض کیجیے آپ کی سطر تکسیر کے کل حروف کی تعداد ۱۹ ہے تو عشرہ اول اس طرح پر کیا جائے گا۔

تعداد حروف: ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

عشرات: ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰ ۰ ۰ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲

بعض جفار بقیہ خانوں میں صفر کی بجائے ایک ایک لکھ کر دس خانے مکمل کرتے ہیں۔ پھر دیگر عشرات کو حسب قاعدہ سابق پر کرتے ہیں۔

یعنی عشرہ دوم کے ہر خانے میں دو، دو اور عشرہ سوم کے ہر خانے میں تین تین لکھتے ہیں۔ علی ہذا القیاس

طریق دوم:

عشرات کے پر کرنے کا ایک طریقہ تو حسب اول الذکر تھا۔ جس کی بالتفصیل تشریح ہو چکی۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری خانے سے ایک دو تین وغیرہ اعداد لکھتے جائیں اور جب دسویں خانے میں پہنچیں تو صفر لکھ دیں۔ پھر دوبارہ ایک دو تین سے شروع کریں اور یہی عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ کل خانے ختم ہو جائیں۔ مثلاً ۱۵ حروف تکسیر ہیں تو عشرات اس طریقہ سے پر کیے جائیں گے۔ مثلاً

خانے یا حروف	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عشرات	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

میرے نزدیک یہ طریقہ پہلے طریقے سے زیادہ جامع اور پائیدار ہے۔ گو جواب پہلے طریقے بھی دیتے ہیں۔ لیکن وہ نقائص سے خالی نہیں۔ پہلا نقص یہ ہے کہ اس عمل سے عشرات ناقص الطرف سے ناقص الطرفین ہو جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عشرات	۵	۴	۳	۲	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۲	۲	۲	۲

مثال مذکورہ میں کوئی عشرہ مکمل نہیں، عشرہ اول تو عموماً ناقص ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس میں عشرہ دوم بھی مکمل نہیں رہتا۔ اس کے صرف ۵ خانے باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح درمیانی حصہ بھی مکمل نہیں کیونکہ صفر کی قیمت نہیں۔

دوسری خامی جو اس طرح عشرات لینے سے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہی ایک عدد کا اعادہ دس خانے تک ہوتا رہتا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ حروف کی مقامی حیثیت کم از کم ایک ربع چار خانے تک ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی کسی حرف کے جو عدد ربع کے پہلے

خانے میں ہوں گے۔ وہی دوسرے، تیسرے اور چوتھے خانے میں بھی ہوں گے۔ حالانکہ تبدیلی مقام کے ساتھ تبدیلی اعداد لازمی چیز ہے۔ ورنہ تبدیلی بے سود، مثلاً اس کے ۳ عدد ہیں۔ ۳ عدد قانون کے جمع کیے میزان ۶ ہوا۔ اب یہ اگر پندرھویں خانے میں ہے تو عشرہ دوم کے دو عدد اس مزید اضافہ کر دیے جائیں گے۔ کل ۸ ہوئے۔ اب اس میں ربع چہارم کے چار عدد مزید بڑھائے تو کل اعداد ۱۲ ہوئے یہی عدد چودھویں، تیرھویں اور سولھویں خانے میں بھی ہوں گے۔ کچھ تبدیلی نہ ہوگی، اگر کچھ تبدیلی ہوگی تو صرف تکرار حرف کی وجہ سے ہوگی نہ کہ مقامی حیثیت سے۔ گویا قاعدہ ہذا تکرار کے سہارے قائم ہے۔ اگر یہ سہارا نہیں تو کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے اس میں تکرار لازمی طور پر لی جاتی ہے۔ برخلاف عشرات کے دوسرے طریقے کے یہ طریق مستقبل بذاتہٖ ہے۔ ہر خانے میں ایک نیا عدد ہوتا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ تبدیلی مزید کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ جو تکرار حروف وجنس وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔ خود محتاج سہارا نہیں۔ لیکن سہارا ملے تو انکار بھی نہیں۔

4-ربعات:

ربعات ربع کی جمع ہے۔ چار خانوں کا ایک ربع ہوتا ہے جو بھی ربع ہوتا ہے۔ اس کے چاروں خانوں میں وہی ہندسہ لکھ دیا جاتا ہے۔ مثلاً پہلا ربع ہے تو ایک ایک اور اگر دوسرا ہے تو ۲۔۲ مثلاً

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
عشرات	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۴

اسی طرح یہ سلسلہ آخری خانے تک جاری رہتا ہے۔ البتہ اگر عشرات دوسرے طریق پر لیے گئے ہیں تو یہ سلسلہ ربعات چوتھے ربع پر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سلسلہ بھی تبدیلی اعداد کا معاون ثابت ہوتا ہے۔ حروف ترقی وتنزل میں ربعات اور عشرات اکثر لیے جاتے ہیں اور مساوات وترفع میں صرف وقت ضرورت لیے جاتے ہیں، ورنہ ترک کر دیے جاتے ہیں۔

5-عدد مستحصلہ:

عدد مستحصلہ یا عدد خانہ ربعات کی دوسری شکل کا نام ہے۔ اس میں ربعات کے

خانوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی ربع خواہ کوئی ہو پہلے خانے میں ایک، دوسرے میں دو، تیسرے میں ۳ اور چوتھے میں چار لکھے جاتے ہیں۔

خانے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
عدد مستحصلہ	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳

ربع اول میں عموماً عدد ربع کو ترک کر دیا جاتا ہے اور عدد ربع کی بجائے عدد مستحصلہ ہی لکھا جاتا ہے۔ پھر دوسرے ربع سے عدد ربعات شروع کیے جاتے ہیں۔ نیز حروف ترفع و مساوات میں بھی ربعات کو ترک کر دیا جاتا ہے اور ربعات کی بجائے عدد مستحصلہ یا عدد خانہ لیے جاتے ہیں۔

6- تکرار:

اگر ایک حرف بار بار آئے تو اس کو تکرار حرفی کہتے ہیں اور اگر اقسام اربعہ یعنی مساوات، ترفع تنزل و ترقی میں سے کسی ایک قسم کے حروف بار بار آئیں تو اس کو تکرار جنسی کہتے ہیں۔

تکرار خواہ حرفی ہو یا جنسی عشر کے طریق دوم میں صرف چار تک لی جاتی ہے۔ یعنی اول بار کوئی حرف مکرر آئے تو اس کے نیچے ایک لکھ دیا جاتا ہے۔ دوسری بار مکرر آئے تو دو، تیسری بار مکرر آئے تو تین، چوتھی بار مکرر آئے تو چار لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی سلسلہ تکرار جاری ہے۔ چار، تین، دو ایک پر ختم ہو کر پھر اسی طرح ایک سے سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ عشر کے طریق ہذا میں تکرار صرف وقت ضرورت لی جاتی ہے۔ ورنہ ترک کر دی جاتی ہیں کیونکہ یہ طریقہ خود مستقل بذاتہٖ ہے محتاج تکرار نہیں۔ برخلاف عشر کے طریق اول کے کہ وہ چلتا ہی محض تکرار کے سہارے ہے۔ اس میں تکرار لازمی اور ضروری ہے۔ لیکن اس طریقہ عشر میں جو لوگ ت کرار چار تک لیتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ چار کی تکرار سے مراتب تسعہ (جن سے جواب حاصل ہوتا ہے) حاصل نہیں ہو سکتے۔ چار عدد تکرار حرفی ہے اور چار تکرار جنسی ہے۔ کل عدد ۸ حاصل ہوتے ہیں، نو حاصل نہیں ہوتے۔ اس لیے ایک مرتبہ کی کمی ہر جگہ رہے گی۔ یہ بڑی خامی ہے جو حصول جواب میں سنگ راہ بن کر ہر جگہ آڑے آئے گی۔ یہ خامی صرف اس وقت دور ہو سکتی ہے کہ شمار تکرار چار کی بجائے پانچ تک لیا جائے تا کہ

---

۱۲ ارکان تسعہ ہر مقام پر حاصل ہو سکیں۔

محذوفات:

سلسلہ تکرار میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب ایک ہی حرف پہلو بہ پہلو مکرر آ جائے تو اس کو عموماً ایک ہی شمار کیا جاتا ہے۔ نیز تکرار جنس میں اگر ایک ہی جنس (قسم) کے حروف اس طرح پہلو بہ پہلو ہوں کہ ان میں ترقی حرفی پائی جاتی ہے۔ مثلاً س ف یا ف ق وغیرہ ہوں تو ان کو بھی ایک حرف ہی شمار کیا جائے گا۔ اس طرح اگر ایک ہی خانے میں کوئی عدد مکرر آ جائے تو ضرورتاً ایک عدد کو حذف کرنا پڑے گا اور جائز ہے۔

اس عمل کے بعد ان حاصل شدہ اعداد کی میزان ہر حرف کے نیچے علیحدہ علیحدہ نکالیں اور ہر ایک میزان سے دہائی گرا دیں۔ صرف اکائی باقی رہنے دیں۔ پھر اس عدد احاد (اکائی) کو جدول ایقغ میں تلاش کریں۔ جدول ہذا میں جہاں آپ کا عدد ملے اس کے نیچے درج شدہ حروف میں سے ایک حرف مناسب مستحصلہ جو دال الی المطلوب ہو، لے لیں۔

جدول ایقغ یا مراتب تسعہ:

مراتب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حروف مراتب	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط
	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
	غ								

اگر جدول ایقغ کے حروف سے کوئی ایسا نقطہ نہ بن سکے۔ جو جواب کے لیے کار آمد ہو سکے تو پھر ان ہی حروف کے نظائر ابجدی یا ایقغی میں سے کوئی حرف لیں۔ مثلاً عدد میزانیہ کی اکائی ۲ ہے ت و اول ہم جدول ایقغ میں نمبر ۲ کے نیچے درج شدہ حروف یعنی ب ک ر میں سے ایک لیں گے اور ان تینوں حروف میں سے کوئی حرف کار آمد ثابت نہ ہو تو پھر ان ہی حروف کے نظیرہ ابجدی یا ایقغی میں سے ایک حرف حسب ضرورت لے لیں گے۔

نظائرِ ابجد:

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

نظائرِ ایقغ:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ه
ن	ث	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

مثلاً ب کا نظیرہ ع اور نظیرہ ایقغ خ ہے۔ اسی طرح دیگر حروف نظائر پر قیاس کریں۔

انتخاب حروف:

عدد میزانیہ کے تحت آنے والے حروف میں سے کسی حرف کا انتخاب کیا جائے اس کے متعلق میں اپنا نظریہ تو پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ جس حرف کے موافق مطلب یا معنی لفظ پیدا ہو سکے اسی حرف کا انتخاب کریں گے۔ خواہ وہ قاعدہ انتخاب کے تحت آتا ہو یا نہیں۔

اسی طرح سین کے مستحصلہ کے متعلق میرا یہ نظریہ ہے کہ اس کا مستحصلہ جملہ قواعد کی قیود سے آزاد ہے۔ اگر قواعد کے تحت اس کا مستحصلہ آ سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ بلا رعایت قواعد و قانون جس حرف کی ضرورت ہو وہی لے لیں۔ گو علمائے جفر نے اس کو پابند سلال کرنے کے لیے علیحدہ اس کے لیے بہت سے قواعد وضع کیے ہیں۔ مثلاً اگر سین کسی ربع کے خانہ اول میں ہو تو اس کے عدد تین لیتے ہیں، خانہ دوم میں چار، خانہ سوم میں پانچ اور خانہ چہارم میں ۶ عدد لیتے ہیں۔ لیکن جب اس سے بھی کام نہ چلا تو یہ قاعدہ بنایا سین کا مستحصلہ سین یا اس کا نظیرہ الف لینا چاہیے۔ غرض کہ اسی طرح بہت سے قواعد متعلق حرف سین ہیں۔ مگر اس کی طبع غیور کسی قاعدہ خاص کی مرہون منت ہونا کب گوارہ کرتی ہے۔

انتخاب حروف کے متعلق علماء جفر نے جو قواعد بیان کیے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ جس کا

مستحصلہ لینا ہو وہ حرف اور حرف مستحصلہ ہر دو ہم مرتبہ یا ہم مزاج نہ ہوں۔ یعنی اگر ایک حرف مرتبہ احاد رکھتا ہے تو دوسرے حرف کا مرتبہ احاد نہ ہونا چاہیے بلکہ عشرات، میات یا الوف میں سے کوئی مرتبہ ہونا چاہیے۔ (جن حروف کے اعداد ایک سے نو تک ہیں) ان کا مرتبہ احاد ہوتا ہے اور جن حروف کے عدد دس سے نوے تک ہوتے ہیں، ان کا مرتبہ عشرات کہلاتا ہے۔ جن حروف کے اعداد ایک سو سے نو سو تک ہوتے ہیں۔ ان کا مرتبہ میات ہے اور صرف غین جس کے عدد ایک ہزار ہیں اس کا مرتبہ الوف کہلاتا ہے۔

حروف کے مزاج چار ہیں۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔ جن کی تشریح یہ ہے۔

جدول مزاج حروف:

آتشی	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

اس توضیح کے بعد آپ ہم مزاج یا ہم طبع ہونا بخوبی سمجھ لیں گے۔ مثلاً حروف مستحضرہ (وہ حرف جس کا مستحصلہ لینا ہے) الف ہے تو اس کا حرف مستحصلہ بقیہ آتشی حروف (ہ ط م ف ش ذ) میں سے نہ ہونا چاہیے جو اس کے ہم طبع ہیں۔

اگر یہ رعایت یعنی ہم مرتبہ یا ہم طبع ہونا حروف مستحضرہ کے ساتھ قائم نہ رہ سکے تو حرف مستحصلہ ہم پہلو سے قائم کریں۔ نیز حروف مستحضرہ اگر ایسا حرف ہے کہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔ مثلاً عین حرف مستحضرہ ہے اور ایک یا دو عین کا اس سے قبل مستحصلہ لیا جا چکا ہے۔ تو ہم مرتبہ و ہم مزاج ہونے کی رعایت عین کے گذشتہ یا سابقہ مستحصلات کے ساتھ قائم کریں گے۔ کبھی حروف مستحصلہ کا انتخاب خانہ ہائے ربعات سے بھی کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر ربع کا پہلا خانہ ہے تو پہلا حرف لیں گے۔ دوسرا خانہ ہو تو دوسرا علی ہذا۔ مثلاً میزان سے تین عدد حاصل ہوئے س لیے "جلش" سے ایک حرف لینا ہے۔ اب اگر ربع کا خانہ اول ہے تو پہلا حرف "جیم" لیں گے۔ اگر دوسرا خانہ ہو تو دوسرا حرف "لام" لیں گے۔ غرض کہ اسی طرح

بہت سے قواعد وضع کیے ہیں۔ جو میرے نزدیک تکلفاتِ بے جا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ کیونکہ ''زبان'' جس میں جواب برآمد ہوتا ہے وہ ان قیود سے آزاد ہے۔ اس لیے انتخاب حرف بھی آزادانہ ہونے چاہئیں۔ یہ بہرحال میری ذاتی رائے ہے اور میں نے اس میں ہمیشہ آسانی محسوس کی ہے۔ لیکن جب قوانین پر عمل کر کے مستحصلہ لینے کی کوشش کی ہمیشہ مشکل پیش آئی۔ یاد رہے قوانین کی اپنی وقعت مسلم ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ آپ میری رائے سے اتفاق کریں اور اس کے پابند ہوں۔ آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ جس طرح آپ کو سہولت اور کامیابی ملے۔ اسی طریق پر عمل کریں اور کامیابی حاصل کریں اور مثالیں پیش خدمت ہیں۔

سوال نمبر 10: یا علیم! بابا فرید گنج شکر کا مزار کس شھر میں ہے؟

سوال کے کل اعداد = ۱۹۵۷
تعداد حروف = ۳۵
تعداد نقاط = ۲۲
مجموعہ = ۲۰۱۴
حروف = دی ب غ
ملفوظی کیا = دال ی اب اغ ی ن
تعداد حروف = ۱۰ حرف = ی
تعداد نقاط = ۸ حرف = ز

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
اساس	د	ا	ل	ی	ا	ب	ا	غ	ی	ن	ی	ز
نظیرہ	ص	س	ض	خ	س	ع	س	ن	خ	غ	خ	ش
موخر صدر	ش	ص	خ	س	غ	ض	خ	خ	ن	س	س	ع
عدد مستحصلہ	۷	۲	۱	۸	۱	۷	۲	۶	۲	۶	۶	۱
حرف مستحصلہ	ز	ر	ق	ح	غ	ع	ک	س	ب	س	و	غ
خود یا نظیرہ	ش	ر	ھ	ت	ن	ب	ک	ا	ب	س	و	ن
جواب	شھر			پتن پاک (پاکپتن)						سنو		

تشریح:

حرف اول ش = اعداد ۳ + کسر ۳ + ایک ربعات = ۷ حرف ز
حرف دوم ص = اعداد ۸ دوگنا کیا ۱۶ + قانون ۳ + کسر + خانہ ۲ = ۲۲، دہائی ساقط کیا ۲ سے ر
حرف سوم خ = عدد ۲ دوگنا کیا ۴ + قانون ۳ + کسر صفر + خانہ ۳ = ۱۰، ایک لیا حرف ق
حرف چہارم س = تنزل ۳ + ۳ عدد قانون + کسر ۹ + ربعہ ۱ + تکرار جنس ۲ = ۱۸ دہائی ساقط حرف ح
حرف پنجم غ = ترقی ۲ دگنا کیا ۴ + ۳ قانون + کسر ۸ + عدد خانہ ۵ + عدد ربعہ ۱ = ۲۱ حرف غ
حرف ششم ض = ترقی ۶ دگنا کیا ۱۲ + ۳ + کسر + ۷ + عدد ربعہ ۲ + عدد خانہ ۳ = ۲۷ حرف ع
حرف ہفتم خ = ترقی ۲ گنا کیا ۴ + ۳ + کسر ۶ + عدد خانہ ۷ + عدد ربعہ ۲ = ۲۲ حرف ک
حرف ہشتم خ = ترقی ۲ گنا کیا ۴ + ۳ + کسر ۵ + عدد خانہ ۴ + عدد = ۱۶ حرف س
حرف نہم ن = ترقع ۷ + کسر ۴ + خانہ ۹ = ۲۰ حرف ب
حرف دہم س = تنزل ۳ + کسر ۳ + ربع ۳ + خانہ ۲ + مستحصلہ گذشتہ ۲ = ۱۶ حرف س
حرف یازدہم س = تنزل ۳ + قانون ۳ + کسر ۲ + ربع ۳ + خانہ ۳ + مستحصلہ گذشتہ ۲ = ۱۶ حرف و
حرف دوازدہم ع = ترقی ۴ دگنا کریں ۸ + کسر ۱ + قانون ۳ + خانہ عدد ربع ۳ + ۲ مستحصلہ = ۲۱ حرف غ

آخری حرف جو ناطق ہو رہا ہے وہی لے لیں۔

طالبان جفر کے لے ایک خوشخبری ہے کہ آپ لوگوں نے کسی جفار کے ہاتھ کا حل شدہ بدوح یلین کا مستحصلہ دیکھا ہوگا۔ مجھے بھی یہ مثال تقریباً ۲۰ سال قبل ایک دستی کاپی سے ملی تھی۔ اس کے بعد کئی سال بعد ایک کتاب قلمی فوٹوسٹیٹ ملی۔ اس میں بھی یہی قاعدہ من وعن تحریر تھا۔ لیکن کتاب کے مصنف نے اس قاعدہ کو اسی حالت میں بیاض کی زینت بنایا تھا اور ساتھ ایک نوٹ لکھا تھا کہ اس قاعدہ کا جمل کبیر غلط اور صاحب قاعدہ نے جو مدخل کبیر ۲۶۹۳ لیا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے، معلوم نہیں صاحب قاعدہ نے یہ کس طرح اعداد حاصل کیے ہیں اور ہم بغرض سہولت ۲۶۹۳ کو ہی صحیح مناتے ہیں۔ پس!! اور آگے مستحصلہ حل کر دیا۔ میں نے جب اس قاعدہ کے سوال اور اعداد پر بہت غور کیا تو اللہ کے فضل سے سب الجھن سمجھ آ گئی اور اعداد بھی صاحب قاعدہ کے مطابق ہو گئے۔ اکثر جفار حضرات اس مستحصلہ کے حل کے لیے پریشان ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے اور بیان کردہ قواعد کی توضیع کے لیے مستحصلہ مذکورہ کا حل پیش کر

رہا ہوں۔ مثال کچھ یوں ہے۔ (ہو سکتا ہے یہ قاعدہ میری پیدائش سے بھی پہلے حل ہوا ہو۔)

سوال نمبر 2: یا امیر المومنین! نکاح کمترین عبدالکریم با زینب بنت اسمٰعیل چگونہ خواہد بود؟

اعداد سوال: ۲۶۲۳

نوٹ: جو مثال مجھے ملی تھی۔ یا حاصل شدہ بیاض میں تھی۔ اس میں سوال یوں تھا ''یا امیر المومنین نکاح کمترین عبدالکریم با زینب اسمٰعیل چگونہ خواہد بود؟''

اس میں تمام سوال کے حروف = ۲۶۶۱

سوال میں حروف غیر مکرر کے اعداد = ۱۹

حروف غیر مکرر کے نقاط = ۱۱

۲۶۸۴

مدخل کبیر یہ تھا۔ لیکن جب قاعدہ حل کیا تو مدخل کبیر ۲۶۹۳ لیا۔ اس میں ہی الجھن تھی۔ میں نے جب غور کیا تو مجھے سوال میں کمی نظر آئی۔ سوال میں زینب اسمٰعیل میں لفظ بنت کی کمی تھی۔ میں نے بنت لکھ کر پوری کر دی۔ اب میں نے جو اعداد حاصل کیے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ سوال کے تمام حروف کے اعداد = ۲۶۲۳

۲۔ سوال کے تمام حروف کی تعداد = ۶۱

میزان = ۲۶۸۴

یاد رہے اسوال کے شروع میں ''یا امیر المومنین'' یا ''یا علیم'' وغیرہ اس قسم کے الفاظ محض تبرکاً اور اللہ تعالیٰ کو علیم و خبیر جاننے سے استعانت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے ان کے اعداد شامل سوال نہیں کیے جاتے۔ البتہ شمار حروف و نقاط میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ البتہ سابقہ جفار اپنے سوال میں امیر المومنین یا یا علیم کو سطر سوال کا حصہ سمجھے تھے اور سطر تخلیص میں بھی انہیں شامل کیا جاتا ہے۔

جیسے سوال کے شمار حروف میں یا امیر المومنین کے حروف شامل کیے جاتے ہیں۔

اب اس تمام سوال کو خالص کیا۔

سطر تخلیص سوال: ی ا م ر ل و ن ک ح ت ع ب د ز س ج ھ خ = ۱۸

اس سطر خالص کے نقاط کی تعداد ۹ ہے۔ اس عدد ۹ کو اوپر میزان کے اعداد ۲۶۸۴ میں جمع کیا تو ۲۶۸۴+۹=۲۶۹۳ ہوا۔ یہ اس قاعدہ میں الجھن تھی، جو کسی نے دور کرنے کی کوشش نہ کی اور قاعدہ بغیر حل کے سب کی بیاضوں کی زینت بنا رہا۔ اب میں اسے حل کر رہا ہوں۔ یہ صرف میرے اللہ کا کرم ہے۔ جو ایسے مشکل قواعد حل ہو گئے۔ باقی عمل ملاحظہ فرمائیں۔

مشکل قواعد حل ہو گئے۔ باقی عمل ملاحظہ فرمائیں۔

مدخل کبیر = ۲۶۹۳ حروف = ج ط س ر

مدخل وسیط = ۲۱۸ حروف = ح ی ک

مدخل صغیر = ۱۱ حروف = ھ و

مدخل اصغر = ۲ حروف = ب

ان کو ملفوظی کیا: ج ی م ط ا س ی ن ر ا ح ا ی ا ک ا ف ھ ا و ا و ب ا = ۲۴ حروف

تعداد حروف ملفوظی = ۲۴ حروف = د ک

تعداد نقاط = ۱۰ حروف = ی

اب اساس اس طرح بنی:

ج ی م ط ا س ی ن ر ا ح ا ی ا ک ا ف ھ ا و ا و ب ا د ک ی

نوٹ: مداخل کے حروف لینے کا الگ طریقہ ہے۔

نمبر ۱: مداخل کبیر میں اکائیوں اور دہائیوں کو اکائیاں سمجھتے ہوئے ان کے حروف بناؤ اور سینکڑوں کو دہائیاں سمجھتے ہوئے ان کے حروف بنا لو اور ہزاروں کو سینکڑے سمجھ کر حروف بنائیں۔ جیسے:

اعداد مداخل کبیر: ۳ ۹ ۶ ۲ حروف: ۳ ۹ ۶۰ ۲۰۰

اکائیاں دہائیاں سینکڑہ ج ط س ر

نمبر ۲: مداخل وسیط میں اکائیوں کو اکائیاں سمجھتے ہوئے اور دہائیوں و سینکڑوں کو دہائیاں خیال کرتے ہوئے حروف بناؤ۔ جیسے:

اعداد وسیط: ۸ ۲۱ = ۸ ۱۰ ۲۰

اکائیاں دہائیاں = ح ی ک

نمبر ۳: مداخل صغیر کا عدد اگر ۹ سے زیادہ ہو تو اس کے ۲ حروف بنا لو اور ایسے حروف لو جو

باقی تینوں مداخل میں سے نہ ہوں اور ان دونوں حرفوں کے اعداد کا مجموعہ عدد مداخل صغیر کے برابر ہو۔ اگر پہلی شرط پوری نہ ہو سکے تو اس کو نظر انداز کر دو۔ مداخل اصغر کا عدد اکائی کا ہوتا ہے۔ پس اسی کا اکائی کا حرف لے لیتے ہیں۔

مثلاً: مداخل صغیر کے اعداد = ۱۱ ان کے دو بنائے تو ۵+۶ حروف ھ۔ و بنے مداخل اصغر کے اعداد ۲ اور حرف بنا ب۔ یہاں تک سطر اساس کا مکمل بیان ختم ہوا۔

اب جب چاروں م داخل کے حروف حاصل ہو گئے تو ان کو ملفوظی کر کے ایک سطر میں لکھیں گے۔ ان ملفوظی حروف کے حروف کی گنتی کریں گے۔ جتنے حروف ہوں گے یعنی جو عدد حاصل ہوگا۔ اس کا حروف بنا کر ملفوظی حروف کے آگے لکھ دیں گے۔ اب دوبارہ سطر ملفوظی کے تمام حروف میں سے وہ حروف شمار کریں گے جن کے اوپر یا نیچے نقاط ہوں گے۔ بعض قواعد میں حروف ناطقہ کہتے ہیں۔ اس سے بھی مراد یہی ہے کہ وہ حروف جو نقطے والے ہیں۔ اب نقاط والے حروف کی گنتی کی تو ان کی تعداد 10 ہوئی۔ اس کا حرف بنا ی۔ اسے بھی حروف ملفوظی کے آخر میں لکھ دیا۔ اس طرح یہ سطر مکمل ہو گئی۔

یہاں ایک بات کا دھیان ہوگا کہ حروف ملفوظی کرنے کے بعد جب ان کی تعداد گنتی کر کے اور نقاط والے حروف کی گنتی کر کے حاصل شدہ اعداد سے حروف بنائیں گے۔ انہیں بغیر ملفوظی کیے پہلے ملفوظی حروف کے ساتھ شامل کریں گے۔ یہ قاعدہ بدوح یلین کا اصول ہے۔ اس طرح آپ کے پاس اس قاعدہ کی روح یعنی سطر اساس قائم ہو گی۔ اس قاعدہ کا تمام دار و مدار سطر اساس پر ہی ہے۔ اگر سطر اساس میں کوتاہی ہو گئی یا کوئی کمی رہ گئی تو تمام سوال کا حل ناقص ہو جائے گا اور جواب کبھی بھی سوال کے مطابق نہ ملے گا۔ بدوح یلین کے مختلف طریقے ہیں اور ہر قاعدہ کے مداخل اربعہ حاصل کرنے کا طریقہ اور سطر اساس قائم کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ اس قاعدہ میں سوال کو تخلیص کر کے ان حروف میں سے صرف نقاط والے حروف کی گنتی کی ہے۔ حالانکہ یہ سوال میں سے بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال میرا مقصد آپ کو اس قاعدہ کی تمام باریکیوں سے آگاہ کرنا ہے۔ سو کوشش پوری پوری کر رہا ہوں۔ اب قاعدہ حل کر رہا ہوں۔ مثال ہٰذا جو مجھے دو جگہ سے دستیاب ہے۔ اس میں قاعدہ کو صرف سات سطروں میں حل کیا ہے۔ یعنی سطر اساس ۱، اعداد کسر ۲، صدر موخر ۳، سطر نظیرہ ۴، اعداد مستحصلہ ۵، حروف مستحصلہ ۶ اور نظیرہ ۷، اور جواب لیکن میں اس کا مکمل حل پیش کر رہا ہوں۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
اساس	ج	ی	م	ط	ا	س	ی	ن	ر	ا	ح	ا	ی
نظیرہ	ف	خ	ظ	ش	س	ا	خ	غ	و	س	ت	س	خ
تکسیر	خَ	ف	ذ	خَ	ص	ظ	سِ	شِ	ع	سِ	رَ	اَ	سِ
اعداد حروف	۲	۴	۵	۲	۸	۶	۳	۴	۴	۳	۴	۲	۳
عدد قانون	۳	۳	x	۳	۳	x	۳	x	۳	۳	۳	۳	۳
عشرات	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲
ربعات	۱	۲	۳	۴	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۴
عدد مستحصلہ	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۴	-
تکرار جنسی		۱	۲	۲	۳	۳	۴	۵	۴	-	۵	۱	۱
تکرار حرفی	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱	۲	-	۱	۳
میزان	۳	۶	۵	۱	۶	۱	۸	۳	۶	۱	۷	۶	۶
مستحصلہ	ج	و	ھ	غ	ج	ا	ح	ش	خ	غ	ع	و	س
جواب	ف	ر	ق	ن	ی	س	ت	ز	ی	ن	ب	ر	ا
	فرق			نیست				زینب				را	

	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
اساس	ا	ک	ا	ف	ھ	ا	و	ا	و	ب	ا	د	ک	ی
نظیرہ	س	ذ	س	ج	ق	س	ر	س	ر	ع	س	ص	ذ	خ
تکسیر	خَ	رَ	غَ	سِ	ذ	قِ	سِ	جَ	ثَ	سِ	سِ	ذ	خَ	سِ
اعداد حروف	۲	۴	۲	۳	۸	۲	۳	۶	۸	۳	۳	۵	۲	۳
عدد قانون	۳	۳	۳	۳	۳	x	۳	۳	۳	۳	۳	x	x	۳
عشرات	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳

ربعات	۴	۴	۴	۵	۵	۵	۵	۶	۶	۶	۶	۷	۷	۷
عدد مستحصلہ	–	–	–	–	–	–	–	–	–	–	–	–	–	–
تکرار جنسی	۱	۱	–	–	–	۴	–	–	–	–	–	–	–	–
تکرار حرفی	۳	۲	۱	۴	۱	۱	۵	–	–	۱	۱	۲	۲	–
میزان	۹	۶	۲	۵	۹	۴	۶	۸	۷	۶	۶	۷	۷	۶
مستحصلہ	ص	و	ب	ہ	ص	ت	س	ض	ع	س	س	ذ	ع	و
جواب	د	ر	ع	ق	د	ح	ا	ل	ب	ا	ا	ک	ب	ر
	در		عقد			حال			با		اکبر			

تشریح:

پہلا حرف خ ترقی کا ہے اس میں عدد قانون جمع کیا پھر عشرات کا عدد ۷ جمع کیا مجموعہ میں ایک ربعہ جمع کیا۔ میزان ۱۳ ہوا۔ دہائی ساقط کی اور عدد مستحصلہ ۳ ہوا۔ حرف اس کا ج ہوا۔ اسی طرح تمام قاعدہ حل کیا گیا ہے۔

نوٹ: یادرہے جو اس کی مثال صاحب قاعدہ نے حل کی ہے۔ اس کے مکمل حل میں اور میرے حل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آپ غور کریں انشاءاللہ میری اس کاوش کو سمجھ جائیں گے۔

علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ قاعدہ بدوح یلین کا اصلی قاعدہ ہے۔ ہر حرف کا استخراج کرنے کا طریقہ میں نے نہیں لکھا۔ آپ ترقی ترفع کے قوانین کو ذہن میں رکھیں تو سمجھ جائیں گے اور آپ جس زبان میں سوال کریں گے، اسی زبان میں جواب ملے گا۔ چاہے وہ اردو میں ہو، فارسی میں ہو، عربی میں ہو۔ ہاں اس زبان پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ تب جاکر آپ کامیاب ہوں گے۔ انشاءاللہ

* * *

مستحصلہ التکسیر القطب

قارئین محترم! ابجد قطب کے بارے میں تو آپ نے سنا ہوگا۔

ابجد قطب:

س	و	ا	ل	ع	ظ	ی	م	خ	ق	ح	ز	ت	ف
ص	ن	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ہ	ج	د	ث

ابجد قطب کا ماخذ مندرجہ ذیل عربی شعر ہے۔ جس کے مکرر حروف حذف کرنے یہ ابجد برآمد ہوتی ہے۔

سَوَالٌ عَظِیْمُ الْخَلقِ حُذْتَ فَصُنْ اذاً
غَرَائِب شَكِّ ضَبْطُهُ الْجِدُّ مَثَلاً

کہا جاتا ہے کہ عرب کے مشہر مالک بن وہب نے اس شعر میں اوضاع فلکی کے اعتبار سے تمام حروف کو یک جا جمع کر کے بصورت شعر منظم و مرتب کیا ہے۔ اس شعر کو معنی سے کوئی تعلق نہیں اس کی تنظیم کا مقصد صرف حروف کو ایک نہج پر قائم کرنا، یا سوال سے اسی شعر کے ہم وزن جواب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے بھی رسائل ابن عربی میں اس دائرہ سے استخراج کا اصول بیان فرمایا ہے۔ کتاب شمس المعارف میں حضرت امام العباس بن علی بونیؒ نے بھی اس دائرہ سے استخراج کے دو اصول مرموز طور پر بیان فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں ان قواعد پر تو روشنی نہیں ڈالوں گا۔ صرف اس ابجد کی افادیت ظاہر کرنے کے لیے تھوڑا سا تعارف ضرور کرواؤں گا۔ شمس المعارف میں آپ فرماتے ہیں کہ حروف قطب ۴۴ ہیں۔ جن کا مجموعہ مندرجہ بالا شعر میں ہے۔ پہلے حروف قطب بلا کمی بیشی لکھو اور چار نون کا اس میں اضافہ کرو۔ پھر سوال سائل میں سے ۴۴ حروف بغیر کسی کمی بیشی کے پہلے

حرفوں میں ملا کر ایک جدول صحیح بناؤ جس سے زمانہ معلوم ہو سکے۔ ہر قسم کے حروف ناری آبی وغیرہ الگ کرو اور ہر حرف کو اس کے اسقاط کے ساتھ پھر ترتیب کے موافق حروف کو ترکیب دو اور کمتر عدد کو دیکھتے ہوئے قانون کو پیش نظر حروف اخذ کرو، انشاءاللہ جواب صحیح ہوگا۔

اوپر بالا شعر کو اگر بسط کر کے لکھیں تو ۴۴ حروف بنتے ہیں لیکن اگر آپ شعر کو انہی حروف میں بسط کریں تو ۴۰ حروف بنیں گے لیکن اس میں ۴۴ حروف ہونا ضروری ہیں۔ چنانچہ علماء نے جیسا کہ امام بونی علیہ رحمت نے فرمایا ہے کہ چار نون کا اضافہ کر لیں یہ چار نون کہاں اضافہ ہوں گے، وہ عمل کو دیکھیں۔

س و ا ل ن غ ط ی م ا ل خ ل ق ح ز ت ف ص ن ا ذ ا ن کل ۴۴ حروف
غ ر ا ی ب ش ک ض ب ط ھ ا ل ج د م ث ل ا ن

دوبارہ نوٹ کر لیں۔ جہاں بھی مستحصلہ ابجد قطب سے حل ہوگا۔ اس کا سوال ۴۴ حروف لازمی مشتمل ہوگا۔ میں نے انٹرنیٹ سے اعلیٰ حضرت رضا بریلوی کا قاعدہ جفر لیا تھا۔ اس کی اساس کے بھی ۴۴ حروف تھے لیکن بدقسمتی سے جو قاعدہ حاصل ہوا اس میں دو صفحات کم تھے جو حل نہ ہو سکا۔ اگر وہ کہیں سے مل گئے تو وہ قاعدہ بڑا زبردست ہے، ان صفحات کی تلاش ہے۔

یہ تشریح لکھنے کا مقصد یہ ہے۔ شمس المعارف میں بھی دو قواعد اسی ابجد کے دیے گئے ہیں جہاں ہر حرف کا الگ الگ قطب نکلتا ہے۔ کافی مشکل قواعد ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی قواعد ہیں۔ لیکن اس کتاب میں جو قاعدہ شامل کر رہا ہوں، وہ آسان بھی ہے، اتنا آسان بھی نہیں۔ محنت مشقت، دماغ سوزی، مستقل مزاجی اس قاعدہ کے اہم ستون ہیں۔ ان میں سے ایک ستون بھی کمزور ہوا تو قاعدہ کا حل مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ تکسیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب کوئی محنت کرتا ہے تو اسے پھل بھی ملتا ہے، میں نے اس سے ایک مریض کے بارے سوال حل کیا۔ جیسے بون کینسر ہے۔ میرا ملنے والا ہے۔ اس بیماری کا علاج صرف پاکستان میں تین جگہ راولپنڈی CMH، جناح ہسپتال لاہور اور آغا خاں کراچی میں ہوتا ہے۔ اس مرض کے پھیلنے کا پتہ ہی نہیں چلتا اور بے حد مہنگا علاج ہے۔ اس کے علاوہ 75% دوران علاج ہی مریض ختم ہو جاتے ہیں۔ صرف ۱/۴ میں زندگی بچنے کی امید

ہوتی ہے۔ یہ مریض بھی کل یعنی 23 فروری 2009ء کو راولپنڈی جا رہا ہے۔ دعا کریں کہ مولا کریم اسے شفا دے لیکن علم جفر نے شفا سے ناامیدی ظاہر کی ہے۔ اب قانون مستحصلہ لکھ رہا ہوں۔ خوب غور و تدبیر کریں، امید ہے منزل تک پہنچ جائیں گے۔

قانون مستحصلہ:

-1 اس طرح سوال کی بندش کرو کہ کل حروف ۴۴ ہیں۔ یہ مشق سے آ جاتا ہے۔ شروع شروع میں مشکل پیش آتی ہے۔ اگر بالفرض کچھ حروف زیادہ ہوں تو آخر سے حروف چھوڑ دو۔ پہلے ۱۱×۴ کی ایک چوالیس خانوں کی جدول بنالیں اور اس میں سوال کو الگ الگ حروف میں لکھ کر پر کر لیں۔

-2 دوبارہ پھر ۱۱×۴ کی دوسری جدول بنائیں اور اس میں ابجد قطب کے چوالیس حروف اسی طرح ہی لکھیں جس طرح میں نے حل سوال میں لکھا ہے۔ اس میں اردو میں سوال حل کرنے کی بسط حرفی اسی طرح ہوگی۔ یہ جدول قطب کہلائے گی۔ پہلی جدول سوال ہوگی۔

-3 تیسری جدول مندرجہ ذیل قانون و ترتیب اور تقویم سے پر کرو۔ یہ تیسری جدول طالع یا تقویم کہلائے گی۔

(ا) انگریزی ماہ کے نام کے حروف مثلاً جنوری: ج ن و ر ی
(ب) انگریزی ماہ کی تاریخ کے حروف مثلاً ۲۴ = چ و ب ی س
(ج) دن کے نام کے حروف جس دن سوال حل کیا جا رہا ہے۔
(د) قمری ماہ کے نام کے حروف
(ھ) قمری ماہ کی تاریخ کے حروف
(و) لفظ سمت کی حروف
(ز) لفظ عیسوی کے حروف
(ح) سمت عیسوی جو ہو اس کے ابجد قمری سے حروف بنا کر لکھو، مثلاً ۲۰۰۹ = ط ب غ
(ط) قمر اس وقت جس برج میں ہو اس برج کے حروف لکھیں۔ یعنی اس طرح قمر

در (برج کا نام) یہ تیسری جدول تقویم ہوئی۔

4- اب ایک جدول ۱۲×۱۱=۱۳۲ خانوں کی بناؤ۔ اس جدول کو جدول امتزاج کہا جاتا ہے۔ اسے پر کرنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ جدول اول یعنی جدول سوال کا پہلا حرف + جدول ابجد قطب کا پہلا حرف + جدول تقویم کا پہلا حرف لے کر جدول امتزاج میں لکھیں۔ پھر جدول سوال کا دوسرا حرف + جدول ابجد قطب کا دوسرا حرف + جدول تقویم کا دوسرا حرف اٹھا۔ اگلے تین خانوں میں جدول امتزاج میں لکھیں۔ اس طرح حسب ترتیب تمام حروف باری باری اٹھا کر تمام جدول امتزاج کو مکمل کر لیں۔

5- اب اس جدول امتزاج کے تمام ۱۳۲ حروف کی چار دفعہ تکسیر صدر موخر کریں۔ یعنی چار دفعہ ۱۳۲-۱۳۲ خانوں کی جدول اول بنائی جائیں گی اور ان کی تکسیر صدر موخر کرنا ہوگی۔ اب ۱۳۲ حروف ایک سطر میں تو لکھنا کافی دشوار ہے تو آپ یوں کریں جدول امتزاج کا آخری خانہ کا حرف اٹھا کر اگلی ۱۳۲ خانوں کی جدول کے پہلے خانے میں لکھیں اور جدول امتزاج کا پہلا حرف اٹھا کر نئی جدول کے دوسرے خانہ میں لکھیں۔ اب دوبارہ جدول امتزاج آخری خانے کے ساتھ والے خانہ کا حرف اٹھا کر نئی جدول کے خانہ نمبر 3 میں لکھیں اور جدول امتزاج کے خانہ نمبر 3 کا حرف نئی جدول کے خانہ نمبر 4 میں لکھیں۔ اسی طرح تمام جدول کے امتزاج کے حروف کو موخر صدر کر کے ان کی نشست تبدیل کر دیں۔ یہ ایک ملقہ کا عمل ہوگیا۔ اسی طرح تمام عمل کرنا ہے۔ چھوٹی سی مثال پیش ہے۔

جدول امتزاج		
ا	ب	ج
د	ه	و
ز	ح	ط

جدول تکسیر		
ط	ا	ح
ب	ز	ج
و	د	ه

تکسیر موخر صدر اول سے تکسیر موخر صدر دوم تکسیر موخر صدر دوم سے سوم اور سوم سے چہارم کی جدول تیار کرلو۔

6- یہ چوتھی تکسیر صدر موخر سے سطر مستحصلہ کے ۳۳ حروف اس طرح اٹھائے جاتے ہیں کہ پہلے جدول سے 9 کی طرح سے حروف کی گنتی کر کے حروف مستحصلہ اٹھا لیں گے۔ اس کے بعد ۱۲ کی طرح سے گنتی کریں گے۔ جو حروف حاصل ہوں گے وہ لکھ لیں گے۔ آخر میں 15 کی طرح ہوگی۔ یہ کل استخراج شدہ حروف کی تعداد 33 ہوگی۔ 9 کی طرح سے 14 حروف حاصل ہوں گے۔ 12 کی طرح سے 11 حروف اور 15 کی طرح سے 8 حروف حاصل ہوں گے، کل 33 ہوں گے۔ اب ایک سطر میں لکھیں گے پہلے 9 کی طرح سے حاصل شدہ حروف پھر 12 کی طرح سے حاصلہ حروف آخر میں 9 کی طرح سے استخراج شدہ حروف لکھیں گے۔

7- ان حاصل شدہ حروف کی ایک سطر بچھائیں گے، یہ سطر اساس ہوگی۔ اس سطر اساس کو تین بار موخر صدر کریں گے۔ چوتھی سطر میں اپنے سوال کا جواب تلاش کریں گے۔ اللہ کی رحمت سے آپ کے سوال کا جواب اس سطر میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ترتیب پکڑے گا، اسی کو جفر کہتے ہیں۔ ابجد قطب سے جواب حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اب اس قاعدہ کو امثال سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خوب غور و تدبر کریں۔

یہ سوال میں نے ایک مریض کے لیے حل کیا ہے۔ جسے ڈاکٹروں کا کینسر بتایا ہے۔ اس وقت سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔

سوال: یا شافی! کیا منظور احمد بن صابرہ کو مرض بلڈ کینسر سے شفا ہوگی؟

جدوال سوال:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ی	ا	ش	ا	ف	ی	ک	ی	ا	م	ن
ظ	و	ر	ا	ح	م	د	ب	ن	ص	ا
ب	ر	ه	ک	و	م	ر	ض	ب	ل	ڈ
ک	ی	ن	س	ر	س	ی	ش	ف	ا	ه

جدول ابجد قطب:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
س	و	ا	ل	ن	ع	ظ	ی	م	ا	ل
ج	ل	ق	ح	ز	ت	ف	ص	ن	ا	ذ
ا	ن	غ	ر	ا	ی	ب	ش	ک	ن	ض
ب	ط	ه	ا	ل	ج	د	م	ش	ل	ا

جدول طالع:

۱۔ فروری = ف روری = ۵
۲۔ چوبیس۲۴ = چ وب ی س = ۵
۳۔ منگل = م ن گ ل = ۴
۴۔ صفر = ص ف ر = ۳
۵۔ ۲۸ = ات ھا ی س = ۶
۶۔ سمت = س م ت = ۳
۷۔ عیسوی = ع ی س وی = ۵
۸۔ ۲۰۰۹ء = س ن ط خ غ = ۵
۹۔ قمر در حوت = ق م ر د ر ح و ت = ۸ = ۴۴حروف

جدول تقویم:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ف	ر	و	ر	ی	چ	و	ب	ی	س	م
ن	گ	ل	ص	ف	ر	ا	ت	ه	ا	ی
س	س	م	ت	ع	ی	س	و	ی	س	ن
ط	خ	غ	ق	م	ر	و	ر	ح	و	ت

اب جدول امتزاج لکھنے کا طریقہ سمجھا رہا ہوں۔ پہلے بتا چکا ہوں کہ پہلے جدول سوال کا پہلا حرف پھر جدول قطب کا پہلا حرف اس کے بعد جدول تقویم کا پہلا حرف جدول امتزاج میں لکھیں گے۔ پھر تینوں جداول سے دوسرا دوسرا حرف اٹھائیں گے۔ اسی طرح تمام جدول ۱۳۲ حروف کی مکمل ہو جائیں گی۔

جدول امتزاج:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ی	س	ف	ا	و	ر	ش	ا	و	ا	ل	ر
ف	ن	ی	ی	ع	چ	ک	ظ	و	ی	ی	ب
ا	م	ی	م	ا	س	ن	ل	م	ظ	خ	ن
و	ل	گ	ر	ق	ل	ا	ح	ص	ح	ز	ف
م	ت	ر	د	ف	ا	ب	ص	ت	ن	ن	ه
ص	ا	ا	ا	ذ	ی	ب	ا	س	ر	ن	س
ه	غ	م	ک	ر	ت	و	ا	ع	م	ی	ی
ر	ب	س	ض	ش	و	ب	ک	ی	ل	ن	س
ڈ	ض	ن	ک	ب	ط	ی	ط	غ	ن	ه	غ
س	ا	ق	ر	ل	م	س	ج	ر	ی	د	د
ش	م	ر	ف	ش	ح	ا	ل	و	ه	ا	ت

نوٹ: جدول امتزاج جدول تکسیر اول کیا ہوگی، کیسے؟

جدول تکسیر اول:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ت	ی	ا	س	ه	ف	و	ا	ل	و	ا	ر
ح	ش	ش	ا	ف	و	ر	ا	م	ل	ش	ر

و	ف	د	ن	ی	ی	ر	ی	ج	ع	س	چ
م	ک	ل	ظ	ر	و	ق	ی	ا	ی	س	ب
غ	ا	ھ	م	ن	ی	غ	م	ط	ا	ی	س
ط	ن	ب	ل	ک	م	ن	ظ	ض	خ	ڈ	ن
س	و	ن	ل	ل	گ	ی	ر	ک	ق	ب	ل
و	ا	ش	ح	ض	ص	س	ح	ب	ز	ر	ف
ی	م	ی	ت	م	ر	ع	د	ا	ف	و	ا
ت	ب	ر	ص	ک	ت	م	ن	غ	ن	ھ	ھ
س	ص	ن	ا	ر	ا	س	ا	ا	ذ	ب	ی

جدول تکسیر دوم:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ی	ت	ب	ی	ذ	ا	ا	س	ا	ھ	س	ف
ا	د	ر	ا	ا	ل	ن	و	ص	ا	س	ر
ھ	ح	ھ	ش	ن	ش	غ	ا	ن	ف	م	و
ت	ر	ک	ا	ص	م	ر	ل	ب	ش	ت	ر
ا	د	و	ف	ف	د	ا	ن	د	ی	ع	ی
ر	ر	م	ی	ت	ج	ی	ع	م	س	ی	ج
ف	م	ر	ک	ز	ل	ب	ظ	ح	ر	س	و
ص	ق	ض	ی	ح	ا	ش	ی	ا	س	و	ب
گ	غ	ل	م	ل	ط	ن	ا	و	ی	س	س
ن	ط	د	ن	خ	ب	ض	ل	ظ	ک	ن	م

جدول تکسیر موخر صدر سوم:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
م	ی	ن	ت	ک	ب	ظ	ی	ل	ذ	ض	ا
ب	ا	خ	س	ن	ا	د	ھ	ط	س	ن	ف
س	ا	س	و	ی	ر	و	ا	ا	ا	ن	ل
ط	ن	ل	و	م	ص	ل	ا	غ	س	گ	ر
ی	ھ	ی	ح	ن	ھ	ر	ش	م	ن	ک	ث
ھ	غ	ق	ا	ا	ن	ب	ف	غ	م	ل	و
ب	ت	و	ر	س	ک	ا	ا	ی	ص	ش	م
ا	ر	ح	ل	ی	ب	ض	ش	ق	ت	ص	ر
و	ا	س	د	ر	و	ح	ف	ظ	ف	ب	د
ل	ا	ز	ن	ک	د	ر	ی	م	ع	ف	ی
ج	ر	ی	ر	س	م	م	ی	ع	ت	ی	ج

اب اس جدول تکسیر موخر صدر سے جدول تکسیر موخر صدر نمبر۳ تیار ہوگی۔ وہ درج ذیل ہے۔

جدول تکسیر موخر صدر چہارم:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ج	م	ی	ی	ت	ن	ع	ت	ی	ک	م	ب
م	ظ	س	ی	ر	ل	ی	ذ	ر	ض	ج	ا
ی	ب	ف	ا	ع	خ	م	س	ی	ن	ر	ا
د	د	ک	ھ	ن	ط	ز	س	ا	ن	ل	ف

د	س	ب	ا	ف	س	ظ	و	ف	ی	ح	ر
و	و	ر	ا	د	ا	س	ا	ا	ن	و	ل
ر	ط	ص	ن	ت	ل	ق	و	ش	م	ض	ص
ب	ل	ی	ا	ل	غ	ح	س	ر	گ	ا	ر
م	ی	ش	ھ	ص	ی	ی	ح	ا	ن	ا	ھ
ک	ر	س	ش	ر	م	و	ن	ت	ک	ب	ث
و	ھ	ل	غ	م	ق	غ	ا	ف	ا	ب	ن

1- اس جدول چہارم سے مستحصلہ کے ۳۳ حروف ۹۔۱۲ اور ۱۵ کی طرح سے حاصل کریں گے۔ سب سے پہلے ۹ کی گنتی کی تو مندرجہ ذیل حروف مستحصلہ حاصل ہوئے، جن کی تعداد ۱۴ ہے۔

2- اب ۱۲ کی گنتی کی تو مندرجہ ذیل ۱۱ حروف حاصل ہوئے۔

ب ا ا ف ر ل ص ر ھ ث ن = ۱۱ حروف

3- اب ۱۵ کی گنتی سے مندرجہ ذیل ۸ حروف حاصل ہوئے۔

س خ ا ر ص غ ا ث = ۸ حروف

ان کو ایک سطر میں لکھا۔

ی ل ف ا ا س ر ل ش غ ش ھ ت ق ب ا ا ف ر ل ص ر ھ ث ن س خ ا ر ص غ ا ث

۳۳ حروف

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
اساس	ی	ل	ف	ا	ا	س	ر	ل	ش	غ	ش	ھ	ت
موخرصدر1	ث	ی	ا	ل	غ	ف	ص	ا	و	ا	ا	س	خ
موخرصدر2	ا	ث	ا	ی	ف	ا	ب	ل	ر	غ	ق	ف	ل
موخرصدر3	ن	ا	ل	ث	ش	ا	س	ی	ث	ف	ر	ا	غ
						اسے				فارغ			

نمبر شمار	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
اساس	ق	ب	ا	ا	ف	ر	ل	ص	ر	ھ	ث	ن	س	خ
موخرصدر1	ر	س	ل	ن	ش	ث	غ	ھ	ش	ر	ھ	ص	ت	ل
موخرصدر2	ص	ت	ا	ص	ر	ھ	ا	ر	ا	ش	س	ھ	خ	غ
موخرصدر3	ب	خ	ل	ھ	ر	س	غ	ش	ق	ا	ف	ر	ل	ا
				ہوئے نہ شفا										

نمبر شمار	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
اساس	ا	ر	ص	غ	ا	ث
موخرصدر1	ق	ر	ب	ف	ا	ا
موخرصدر2	ر	ث	س	ش	ل	ن
موخرصدر3	ص	ھ	ت	ر	ا	ص

اسے فارغ: ہوئے نہ شفا　　　　واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: 15 مارچ 2009ء کو مستحصلہ حل کرنے کے ٹھیک 20 دن بعد سی ایم ایچ راولپنڈی میں اس مریض کی موت ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

* * *

قاعدۃ الحرفیہ

یہ قاعدہ بھی ایک عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ یہ کتاب کسی زمانہ میں مصر میں شائع ہوئی تھی اور عربی زبان میں ہے۔ اس کتاب کا نام سر الاسرار فی علم الاخبار ہے۔ یہ تصنیف مصر کے مشہور جفار جناب الشیخ عبدالفتاح الطوخی الفلکی کی ہے۔ ان صفحات سے کیونکہ عربی قواعد اور اردو میں ڈھال کر دیے جا رہے ہیں۔ یہ علم جفر سے شوق رکھنے والوں کے لیے ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ جو اس سے قبل کسی نے بھی سرانجام نہیں دیا۔ صرف اپنے ہاں کے رائج کردہ کتب شائع کر کے جفر کے ڈنکے بجادیے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۳۳ پر یہ قاعدہ درج ہے اور مجھے یہ قاعدہ میرے علم جفر کے استاد حضرت بابر سلطان قادری الامینی مدظلہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً ۱۵ سال قبل حل کر لیا تھا۔ آپ نے اس کی درست تفہیم کر کے مثال سے میرے ہاتھوں حل کروایا تھا۔ پہلے یہ قاعدہ اس کتاب میں شامل نہ تھا۔ مکمل کتاب کی کمپوزنگ ہو گئی تو مجھے شاہ صاحب نے پروف ریڈنگ کے لیے بھیجی یہ مکمل کتاب صرف ۱۴۸ صفحات پر مشتمل تھی۔ جو کہ مجھے اچھی نہ لگی اور خیال آیا کہ یہ کتاب کم از کم ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہونی چاہیے۔ اس بات کا تزکرہ بذریعہ موبائل میں نے شاہ زنجانی صاحب سے کیا وہ اس وقت راولپنڈی میں اپنے ماہانہ پروگرام کے تحت فلیش مین ہوٹل میں مقیم تھے۔ میں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فوراً اس بات کو قبول کر لیا اور کہا کہ ضرور اس کتاب کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ کتاب تو میں نے دوران سفر لاہور مکمل پروف ریڈنگ کر کے دے دی یہ صفحات ماہ ربیع الاول کے مبارک ایام میں لکھے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے پیارے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ایام میں میرے اس عمل کو شرف قبولیت عطا کرے۔ آمین

بعض لوگ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی حیثیت کے مطابق اور اس کی فطرت کے حساب سے کا کرنے کی توفیق دی ہوتی ہے۔ اس لیے کچھ تو اللہ کے نیک بندے ہر کام کے اچھے پہلو کو دیکھتے ہیں اور اگر بدقسمتی سے روشن پہلو کو دیکھ لیں تو اپنی فطرتی عادت کے مطابق اس روشن پہلو میں بھی کیڑے ہی کیڑے نظر آتے ہیں۔ کسی زمانہ میں میں نے ایک مضمون میں لکھ دیا کہ جفر کی مشہور زمانہ کتاب مفتاح الجفر جو اغلاط سے پر ہے اور بجل کی انتہائی بلندیوں پر ہے۔ میری تحقیق کے مطابق مصنف مفتاح الجفر نے جو کچھ لکھا وہ خود بھی جانتا تھا بلکہ اس نے بھی عربی اور دوسری کتابوں سے ترجمہ کر کے لکھا دیا اگر اس کو ثابت کرنا پڑے تو دلائل کے ساتھ ثابت کروں گا۔ اس کتاب کے قواعد کو آج تک کوئی حل نہ کر سکا۔ اس کتاب کے بارے میں لکھا کہ مفتاح الجفر کیا کوئی قرآنی صحیفہ ہے۔ جس پر ہر جفار کو ایمان لانا ضروری ہے۔ جس کو کوئی سمجھ ہی نہ سکا تو اس کا کیا فائدہ تو میری اس بات سے ایک بزرگ جفار جو ابھی حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عمر خضری عطا فرمائے۔ بہت بھڑکے اور کہنے لگے کہ آج اس فقرہ سے مفتاح الجفر کے مصنف کی روح کتنی تڑپی ہو گی اور کتنی چیخی ہو گی۔ جو میں نے ان کے بارے یہ الفاظ لکھ دیے۔ حالانکہ میں یقین کامل کے ساتھ آج لکھ رہا ہوں۔ وہ بزرگ جفار بھی آج تک اسے حل نہ کر سکے۔ روح تو واقعی ایسے مصنفین کی تڑپتی ہے۔ کیونکہ علم تو وہ اپنے ساتھ قبروں میں لے گئے اور پیچھے صرف لوگوں کو گمراہ کر گئے۔ اللہ رحم کرے اور ان کی مشکلیں آسان فرمائے۔ آمین

استاد محترم نے مذکورہ کتاب کو سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا کہ جو متن اس کتاب میں درج ہے اگر کوئی اسے سمجھ تو وہ مجھے بھی سمجھا دے۔ لیکن یہ بات بات ہی رہ گئی۔ میں اپنے استاد گرامی کا قاعدہ لکھ رہا ہوں، مکمل تفصیل کے ساتھ، صفحہ نمبر ۱۳۳ پر ان عربی الفاظ میں عبارت درج ہے۔

"خذ السوال و یکون عد ع غ حرفاً والطالع و درجة والیوم والساعة ولیکن عدد ع ع حرفاً والقطب الوهبی ثم تاخذ حرفاً من السوال و حرفاً من الطالع و حرفاً من القطب و هكذا حتی یخرج سطراً ممتزجاً عدده ع ط م حرفاً من الآخر و حرفاً من الاول و هكذا والانزال كذالك حتی یخرج السطر قبل الزمام ثم القط منه۔ بحرف الیسرای بعددهٔ وهكذا یخرج لك جواب

تا علق۔ و ان لم یتفق فعلیه أو طیه من الا التقفید او تضع تحت کل حرف نظیره ثم بعدهٗ من احست و حزمۃ الجواب انشاء اللہ تعالیٰ“

یہ ہیں وہ الفاظ جو اس قاعدہ کے ضمن میں مصنف کتاب ہٰذا نے تحریر کیے ہیں۔ اب ان الفاظ سے کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔ آپ کی آسانی کے لیے اس تمام عبارت کا ترجمہ بھی درج ذیل ہے۔

”سوال لکھیں جس کے حروف کی تعداد ۴۴ ہو۔ طالع اور درجات اس کے یوم و ساعت لکھے اس کے حروف کی تعداد بھی ۴۴ ہونی چاہیے۔ پھر قطب وصی لکھیں۔

ان تینوں سطروں کو آپس میں امتزاج کریں۔ حتیٰ کہ ۱۳۲ حروف سطر امتزاج کے حاصل ہوں اور یہ دائرہ قلب ہے پھر حروف اخذ کرے کہ حروف اول آخر ہو جائے۔ ان کو یہاں تک حاصل کریں کہ سطر قبل الزمام حاصل ہو جائے۔ پھر اس سطر سے حرف بسرّ کے مطابق گنتی کر کے حروف لے لیں۔ اسی میں تمہارا جواب ہے۔ چاہے تو اسقع سے لے یا پھر حروف کو نظیرہ دے کر بعدہٗ من احست حاصل کر کے جواب استخراج کریں۔“

یہ ہے اس عبارت عربی کا ترجمہ ہے۔ اس طرح تو مستحصلہ حل کرنا بے حد مشکل ہے۔ اب قاعدہ میں مثال سے حل کر رہا ہوں۔ اب اس کی مشکل اصطلاحات کی تشریح کروں گا تا کہ عربی عبارت کا مفہوم سمجھ سکیں۔ اب اس کی تشریح کر کے قاعدہ سمجھا رہا ہوں۔

سب سے پہلے سوال کو اس انداز سے لکھیں کہ تعداد حروف سوال ۴۴ ہو جائے۔ نہ کم ہوں اور نہ زیادہ۔ یہ بات بڑی مشق سے آ جاتی ہے۔ مشکل ضرور ہے نا ممکن نہیں ہے۔ مختصراً یہ ہے کہ سوال کے الفاظ کو تبدیل کر کے عبارت کو بدل کر ایسی بنا لیں کہ حروف سوال ۴۴ ہی حاصل ہوں۔ بعض ماہرین کہتے ہیں کہ سوال کے اگر چوالیس حروف سے زائد حروف ہو جائیں تو ان کو چھوڑ دیں۔ لیکن اس طرح میرے خیال کے مطابق مقصد واضح نہیں ہوتا۔ بہر حال کوشش کرنے سے یہ الجھن دور ہو جاتی ہے۔ اب طالع وقت اور درجات وغیرہ نکالیں ان کے حروف بھی ۴۴ ہوں۔ یوم کو عربی میں لکھیں۔ اس طرح جیسے (یوم الاحد) حروف کی کمی بیشی اس طرح پوری کی جا سکتی ہے۔ مثلاً (ال طال ع ال س رطان) وغیرہ۔ اگر اس طریقے سے حروف ۴۴ سے زائد ہو جائیں تو پھر یہ طریقہ استعمال کریں۔ (ال طال

ع س رطان) اس طرح دو حروف کم ہو گئے۔ اس طرح کی کمی بیشی پوری ہو سکتی ہے۔ اب دائرہ قطب وصی سے مراد دائرہ قطب کا شعر ہے۔ جس کی تکسیر ابجد قطب حق ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ دوبارہ تحریر ہے تا کہ کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

سوالٌ عظیم الخلق حزت فصن اذاً
غرائب شکٌ ضبطهٗ الجد مثلاً

اس میں (سوالٌ) کو (س وال ن) لفظ (اذاً) کو (اذ ان) اور لفظ (ش ک) کو (ش ک ن) کرنے سے چوالیس حروف قطب وصی پورے ہو جاتے ہیں۔ ان تینوں سطور کو امتزاج دیں۔ اس امتزاجی حروف کو دائرہ قلب کہتے ہیں۔ اس دائرہ قلب کا پہلا حروف چھوڑ کر دوسرا لکھ لیں۔ پھر تیسرا چھوڑ کر چوتھا حرف لکھ لیں۔ اسی طرح آخر تک ایک ایک حرف چھوڑ کر لکھتے جائیں، یہی سطر قبل زمام ہوگی۔ اگر اتنی تحریر لکھنے کے باوجود کوئی الجھن ہو تو میری حل کردہ مثال کو غور سے دیکھیں، بات سمجھ آ جائے گی۔ یہ قاعدہ بہت آسان ہے۔

استخراج حروف البسرّ:

اپنے سوال کو یعنی تمام حروف کو چاروں عناصر میں تقسیم کر کے حروف عناصر الگ الگ کر لیں۔ اس کے بعد ہر عنصر کے حروف جمع کر کے اعداد حاصل کریں۔ حروف آتش کے اعداد کو 9 پر تقسیم کریں، جو باقی بچیں اسے الگ قائم کریں۔ پھر بادی حروف کو 12 پر تقسیم کریں، جو باقی بچے اسے الگ محفوظ کر لیں۔ حروف آبی کے مجموعہ اعداد کو 15 پر تقسیم کر کے باقی بچنے والے اعداد کو الگ لکھ لیں۔ آخر میں خاکی حروف کے اعداد کو 16 پر تقسیم کر کے باقی جو بچے اسے بھی الگ لکھ لیں۔ اب ان چاروں بواقی کے اعداد کو جمع کریں اور مجموعہ کو سات پر تقسیم کریں۔ اب جس عنصر کے اعداد سوال میں زیادہ ہوں۔ اسی عنصر میں اسی عدد کے مطابق کوئی حرف لے لیں۔ مثلاً اگر پانچ باقی بچا ہے اور عنصر بادی غالب ہے تو حروف (ب و ح ی ل ن) میں سے پانچواں حرف ی حرف بسرّ ہے۔ اس کا عدد عدد بسرّ کہلائے گا۔ اب اس قاعدہ کو عربی میں حل کر رہا ہوں۔ دوسری مثال اردو میں حل کی جائے گی۔

مثلاً سوال ہے۔

سوال: کَیفَ حال حیاتی فی مستقبل العمر وما العاقبة یوم القیامة؟

اس کے حروف چوالیس ہیں۔ مثلاً

ک ی ف ح ال ح ی ات ی ف ی م س ت ق ب ل ال ع م ر و م اا ل ع اق

ب ھ ی و م ال ق ی ام ہ = ۴۴ حروف

اب ان حروف سرّ حاصل کرنے کے لیے عناصر میں تقسیم کریں گے۔ مثلاً

آتش: ف اا ف م ا م م ااا ھ م اا م ھ = اعداد ۳۷۸÷۹ = باقی ۹
خاک: ی ی ت ی ی ت ب و ب ی و ی = اعداد ۸۷۶÷۱۶ = باقی ۱۲
باد: ک س ق ق ق = اعداد ۳۸۰ - ۱۲ = باقی ۸
آب: ح ل ح ل ل ع ر ل ع ل = اعداد ۵۰۶ = ۱۵ = باقی ۱۱
مجموعہ = ۴۰÷۷ = ۵

اب خاک کے اعداد زیادہ ہیں۔ حروف خاکی میں سے ساتواں حرف ض بمطابق قانون حرف یعنی ۷ بجا سرّ ہوا۔ یاد رہے حروف سرّ معلوم کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر سوال عربی میں ہو تو اربعہ عناصر کی ترتیب مندرجہ بالا ہوگی اور اگر ہمارے ہاں اردو میں یا کسی اور زبان میں سوال حل ہوگا تو عناصر کی ترتیب وہ ہوگی جو ہمارے ہاں مروج ہے۔ جیسے

آتش باد آب خاک

اردو میں سوالات حل کرتے وقت حرف سرّ اس طریقے سے نکالیں گے۔

اس سوال کا حرف سرّ ض ہے اور اس کا عدد مراتب ۲۶ ہے۔ اس وقت طالع حوت تھا اور اس کا ساتواں درجہ تھا۔ اس وقت ساعت مشتری اور دن بدھ تھا۔ ان تمام فلکی معلومات کو اس انداز سے لکھیں گے کہ حروف سوال کی تعداد کے مطابق ۴۴ حروف ہو جائیں۔ آپ اردو میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ لیکن عربی مثال میں عربی ہی ہوگا۔ اب ان کو ترتیب سے لکھا تا کہ ۴۴ حروف ہو جائیں تو یوں لکھیں۔

(ط ال ع ال و ق ت ح و ت س ب ع د ر ج ات ر ب ال س اع ھ ال م ش ت ر ی ی و م ال ا ر ب ع) = کل ۴۴ حروف

۱۔ السوال:

ک ی ف ح ال ح ی ات ی ف ی م س ت ق ب ل ال ع م ر و م اا ل ع اق

ب ھ ی و م ال ق ی ام ھ = کل ۴۴ حروف

۲۔ الطالع:

ط ال ع ال و ق ت ح و ت س ب ع د ر ج ات ر ب ال س اع ھ ال م ش ت ر

ی ی و م ال ا ر ب ع = کل ۴۴ حروف

۳۔ القطب وھی:

س و ال ن ع ظ ی م ال خ ل ق ح ز ت ف ص ن اذ ان غ ر ای ب ش ک ن

ض ب ط ھ ال ج د م ش ل ا = کل ۴۴ حروف

۴۔ سطرالمزج یا دائرۂ قلب:

ک ط س ی او ف ل اح ع ل اا ن ل ل ع ح و ظ ی ق ی ات م ت ح ای و ل ف ت خ ی س ل م ب ق س ع ح ت د ز ق ر ت ب ج ف ل اص ات ن ل ر اع ب ذ م ا ر ل ن و س غ م ار اع اا ھ ی ل اب ع ل ش ام ک ق ش ن ب ت ض ھ ر ب ی ی ط د ی ھ م و اا م ل ل اج ق ل د ی ام ار ش م ب ل ھ ع ا۔

۵۔ السطر قبل الزمام:

ط ی و ل ح ل ال ع و ی ی ت او ف خ س م ق ع ت ز ر ب ف اا ن ر ع ذ ار ن س م ر ع ای اع ش م ق ن ت ھ ب ی د ھ د ال اق د اا ش ب ھ اع ل م ر م ی ل ج ل م ام ی ط ی ر ض ب ش ک ال ب ل ھ اا غ و ل ام ب ال ت ص ل ج ت ق د ح س ب ل ی ت ل ی ح م اق ظ ح ل ن اع اف اس ک۔

اب چونکہ ہمارا حرف السرّ ض ہے اور ابجد قمری میں اس کا مرتبہ ۲۶واں ہے۔ تو سطر قبل الزمام سے ۲۶۔ ۲۶ حروف کی گنتی کر کے یا طرح دے کر حروف اٹھاتے جائیں گے۔ یہ طرح بار بار دیں گے تا کہ پورے حروف بمطابق تعداد ابجد قطب ہو جائیں۔ یہ حروف جو

حاصل ہوں گے ان کا حرف مستحصلہ کا ترفع دائرہ احست سے استخراج کرنا ہے۔ اسے بعدہٗ من احست کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہمارا حرف ا ہے اس کا ترفع خ، س کا ترفع ت اور ت کا الف ہو گا۔ اسی طرح تمام استخراج شدہ حروف کا ترفع لینا ہے۔ دائرہ احست درج ذیل ہے۔

دائرہ احست:

	۱	۲	۳	۴
۱	ا	ح	س	ت
۲	ب	ط	ع	ث
۳	ج	ی	ف	خ
۴	د	ک	ص	ذ
۵	ھ	ل	ق	ض
۶	و	م	ر	ظ
۷	ز	ن	ش	غ

جب ۲۶۔ ۲۶ کی گنتی کرنے کے بعد حروف مستحصلہ حاصل ہو جائیں تو ان کو دوسری سطر میں نظیرہ ابجد قمری دیں۔ ابجد قمری یہ ہے۔

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن
س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

تیسری سطر میں حروف مستحصلہ کے دائرہ احست سے بعدہٗ من احست حروف لے لیں۔ اس طرح ہمارے پاس اوپر نیچے تین سطور ہو گئی ہیں۔ ان تینوں حروف میں سے ایک ایک حروف جو جواب پر ناطق ہو، الگ لکھ لیں، جواب ایک ہی ہو گا۔ کسی قسم کا سقم نہ ہو گا اور شاندار جواب ہو گا۔ ایک بہترین عبارت یا فقرہ جواب کا بن جائے گا۔ بعض اوقات بہترین شعر میں جواب آتا ہے اور بعض اوقات نثر یعنی فقرہ کی شکل میں جواب برآمد ہوتا ہے۔ اگر آپ کا ادراک کام کر رہا ہے تو تین حروف میں سے ایک حرف بطور جوابی مستحصلہ استخراج کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ خوب غور و فکر سے حروف مستحصلہ بطور جوابی حروف حاصل

کرتے جائیں، کیونکہ جواب ایک ہی ہو گا۔

تمام عمل کیونکہ اوپر ہو گیا ہے۔ اس لیے جواب کا مرحلہ اب ہمارے زیر غور ہے۔ اس کے لیے دوبارہ سوال لکھنے کی ضرورت نہ ہے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
المستحصلہ	ب	ی	م	ص	ا	ز	ھ	م	ل	ا	ع	ن	ج	ب
النظائر	ع	خ	ظ	د	س	ش	ق	ظ	ض	س	ب	غ	ھ	ع
بعدہٗ من احست	ط	ف	ر	ذ	ح	ن	ل	ر	ق	ح	ث	ش	ی	ط
الناطق	ب	ی	ر	د	ا	ن	ھ	ر	ض	ا	ب	ن	ف	ع
الجواب	بیرد				انّہٗ			رضا			بنفع			

	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
المستحصلہ	ا	م	م	ی	ا	ل	خ	ع	ر	و
النظائر	س	ظ	ظ	خ	س	ض	ی	ب	و	ر
بعدہٗ من احست	ح	ر	ر	ف	ح	ق	ج	ث	ظ	م
الناطق	ا	م	ر	ف	ح	ق	ی	ب	ر	م
الجواب	امر			فحق			یبرم			

صرف ۲۴ حروف کا استخراج کیا گیا ہے۔ ابھی گنتی بہت باقی ہے۔ پورے ۱۳۲ حروف تک جواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اب انہی حروف کو بذریعہ الیقع ناطق کرتے ہیں۔

المستحصلہ	ب	ی	م	ص	ا	ز	ھ	م	ل	ا	ع	ن
الحروف	ک	ق	ت	ظ	ی	ع	ن	ت	ش	ی	ذ	ث
الا	ر	غ	د	ط	ق	ذ	ث	د	ج	ق	ز	ھ
یقینہ	×	ا	×	×	غ	×	×	×	×	غ	×	×

الناطق	ک	ا	د	ص	ا	ع	ھ	م	ل	ا	ذ	ھ
الجواب	کاد			صاعہ				ملاذہ				
المستحصلہ	ج	ب	ا	م	م	ی	ا	ل	ج	ع	ر	و
الحروف	ل	ک	ی	ت	ت	ق	ی	ج	س	ذ	ب	س
الا	ش	ر	ق	د	د	غ	ق	ش	و	ز	ک	ج
بقیعہ	×	×	غ	×	×	ا	غ	×	×	×	×	
الناطق	ل	ر	غ	م	م	ق	ا	ل	و	ع	ک	س
الجواب	لرغم				مقال				و	عکس		

مستحصلہ کی درستگی کے لیے یہ بات کافی ہے کہ دونوں طریقوں سے جو جواب برآمد ہوا ہے۔ اس کا مفہوم ایک ہی ہے۔ یہ تو عربی دان ہی سمجھ سکتے ہیں، مجھ جیسے عربی سے نابلد شخص کے لیے یہ بات مشکل ہے۔ لیکن قاعدہ سمجھانے کے لیے اب اردو زبان میں سوال حل کر رہا ہوں۔ اس کی افادیت کا علم اردو مثال کے جوابات سے ہوگا، جو حاضر ہے۔

مثال اردو:

یا علیم! سرفراز احمد زاہد بن فلاں ترقی کے لیے کس اسم کا ورد کرے؟

۱۔ طالع الوقت دلو سبع درجات

۲۔ رب الساعۃ المشتری

۳۔ یوم الاربعہ

۱۔ السوال

س رف راز آح م دزاھ دب ن + ۷حروف = ت رق ی ک ی ل ی ک س اس
م ک اور دک ری =۴۴حروف

۲۔ الطالع:

طال ع ال وق ت دل وس ب ع درج ات رب ال س اع ھ ال م ش ت ری

ی وم ال ارب ع = ۴۴حروف

۳۔ القطب الوہبی:

س وال ن ع ظ ی م ال خ ل ق ح زت ف ص ن اذ ان غ رای ب ش ک ن
ض ب ط ھ ال ج دم ث ل ا = ۴۴حروف

الدائرۃ القلب:

س طس راوف ل ار ع ل اان زل ع اوظ ح ق ی م ت م دداز ل ل اوح ھ س ل دب ق
ب ع ح ن وزس رت رہج ف داص ات ن رراا ب ذن اات ل ن رنس غ ق اری ع ا
ک ھ ی ی اب ل ل ش ی کم ک ک ش ن س ت ض ارب س ی طم ی ھ ک واام ل واج
رل ددام ک رث رب ل ی ع ا = ۱۳۲حروف

السطر قبل الزمام:

ط رول رل از ع ع وح ی ت دال اخ س دق ع ن زررف اان رازات ن س ق رع
ک ی ال ش م ک ن ت اب ی م ھ دال ارداک ث ب ی اع ل ررم دل ج وم اک ی
طس رض س ش ک ی ل ب ی ھ ای اغ رل ان ب ارت ص دج ت س دح ب ب ل ھ و
ل زدم م ق ظ ال ن اع اف اس س = ۱۳۲حروف

حروف سِرّ السوال ع ہے اور اس کا عدد مرتبہ ۱۶ ہے۔

حروف سِرّ حاصل کرنے کا طریقہ عربی حل میں آچکا ہے۔

اب عدد ۱۶ کی گنتی سطر قبل الزمام میں بار بار کریں گے تو مندرجہ ذیل حروف مستحصلہ برآمد ہوئے۔ یہ تو بار بار بتایا جا چکا ہے کہ ۱۶ کی گنتی یا طرح سے مراد یہ ہے کہ تمام حروف سے سولہواں سولہواں حرف نے الگ نکال کر لکھنا ہے۔ اس طرح جتنے حروف الگ ہوں گے، یہ حروف مستحصلہ کہلائیں گے۔ ۱۶ کی گنتی سے جو حروف باہر نکالے وہ یہ ہیں۔

ل ان ب ط رب ای ال دم اس ل زز ع ادل ص م ل دن ی ل س ب ل س

ہم پہلے ان حروف کو تسعات المتقع سے حل کریں گے یا جواب ناطق کریں گے اور

بعد میں دوسرے طریقہ یعنی ۱۔ مستحصلہ ۲۔ نظیرہ ۳۔ بعدہٗ من احست سے ناطق کریں گے۔ جواب ایک شعر میں برآمد ہوگا۔

۱۔ ناطق بذریعہ تسعات الیقغ:

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
المستحصلہ	ل	ا	ن	ب	ط	ر	ب	ا	ی	ا	ل	و	م	ا	س	ل
تسعات	ش	ی	ث	ک	ص	ک	ک	ی	ق	ی	ش	م	ت	ی	خ	ش
	ج	ق غ		ھ	ر	ظ	ب	ر	ق غ	غ ا	ق غ	ج	ت	د	ق غ	و
الناطق	ج	ا	ھ	ب	ص	ر	ب	ا	ی	ا	ل	م	ت	ا	وخ	ش
الجواب	جاہ			بسر			پائے			مال			تا		خوش	

	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
المستحصلہ	ز	ز	ج	ا	و	ل	ص	م	ل	و	ن	ی	ل	س	ب	ل	س
تسعات	ج	ج	ذ	ی	م	ش	ظ	ت	ش	م	ث	ق	ش	غ	ک	ش	خ
	ذ	ذ	ز	ق غ	ت	ق	ظ	د	ق	ت	ھ	غ	ق	و	د	ق	ھ
الناطق	ج	ز	ز	ی	و	ل	ص	و	ش	و	ن	ا	ل	س	ب	ش	خو
الجواب	عز		یز		دل		صدش			دن		سال			باخوش		

شعر یوں موزوں ہوا۔

ـ جاہ بسر پائے مال تا خوش
عزیز دل صدش دن سال با خوش

التشریح:

اس شعر کی دو طرح سے تشریح ہوتی ہے۔ ایک گہری اور ایک سرسری۔

مصرع اول ۱ زندگی جاہ و منصب سے بسر ہوگی۔ مال و دولت پائے گا، یہاں تک خوش ہو جائے گا۔

مصرعہ دوم ۲ سو فیصد (صدش) ہر دل عزیز ہو جائے گا۔ ہر دن اور ہر سال خوشی سے بسر ہوگا۔

تشریح باطنی:

۱ جاہ و مرتبہ اور مال و خوشی پانے کے لیے۔

۲ اسم العزیز دل صد بار۔ دل صد سے مراد د+ل = ۱۶ یعنی ۱۶ صد بار ش دن تک یا شین دن سے مراد ایک سال یا ۳۶۰ دن تک جیسے:

ش + ی + ن = ۳۶۰ دن تک
۳۰۰ ۱۰ ۵۰

اس طرح ایک سال کرنے سے باقی سال خوشی سے بسر ہوں گے۔ سبحان اللہ

المطلب:

جاہ و منصب پانے کے لیے اور خوشی حاصل کرنے ہر دل عزیز ہونے کے لیے اسم عزیز کو ایک سال تک نصاب کی تعداد یعنی ۱۶۰۰ بار روزانہ پڑھے تو یہ تمام مقاصد حاصل ہوں گے۔ چنانچہ مستحصلہ سے معلوم ہوا کہ سائل کی مراد ترقی سے یہی چیزیں مراد ہیں اور مستحصلہ نے کتنی گہرائی سے جواب دیا ہے۔ ترقی میں پوشیدہ مقاصد جہاں عیاں کر دیے، ساتھ ساتھ ان کے حصول کے لیے روحانی حل معہ وظیفہ اور مدت تک بتا دی ہے۔ اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔

الطریقۃ الثانی:

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
مستحصلہ	ل	ا	ن	ب	ط	ر	ب	ا	ی	ا	ل	و	م	ا	س	ل
النظائر	ض	س	غ	ج	ث	و	ج	س	غ	س	ض	ص	ظ	س	ا	ض
بعدہ من احست	ق	ج	ق	ط	پ	ظ	ط	ج	ف	ج	ق	ک	ر	ج	ت	ق
الناطق	ق	ا	ن	ج	ط	و	ب	ا	ی	ج	ل	ک	ر	س	ا	ل
الجواب	قانع				تو		پائے			حل		کر		سال		

	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
مستحصلہ	ز	ز	ع	ا	د	ل	ص	م	ل	د	ن	ی	ل	س	ب	ل	س
النظائر	ع	ع	ذ	ی	م	ش	ظ	ت	ش	م	ث	ق	ش	خ	ک	ش	خ
بحساب نسبت	ن	ن	ث	ح	ک	ق	ذ	ر	ق	ک	ش	ف	ق	ت	ظ	ق	ت
الناطق	ز	ز	ع	ی/ا	د	ل	د	ر	ق	د	ن	ی	ق	ا	ب	ل	ا
الجواب	عزیز				دل		قدر			دیں			اقبال				

اس جواب کا شعر یوں موزوں ہوا۔

قانع تو پائے حل کر سال
عزیز دل قدر دیں اقبال

تشریح:

۱ قناعت کرنے والے تو ترقی پائے گا مگر ایک سال تک حل کر۔

۲ عزیز دل ہو جائے گا، لوگ تیری قدر کریں گے اور اللہ تعالیٰ تیرا اقبال بلند کرے گا۔

تشریح باطنی:

اس شعر کی تشریح باطنی مندرجہ ذیل ہے۔

۱ قناعت کر کے تو کچھ پالے گا مگر ایک سال تک اس وظیفہ کو پڑھ۔

۲ اسم عزیز کو دل کی مقدار (قدر) کے مطابق یعنی د(۴) + ل (۱۲) = ۱۶۰۰ بار پڑھ۔ اللہ تیرا اقبال بلند کرے گا۔

کیا شاندار جواب ہے۔ دونوں طریقوں سے جواب ایک ہی برآمد ہوا ہے۔ اگر چہ شعر بدل گیا الفاظ بدل گئے مگر مفہوم نہیں بدلا۔

میرے دوستو! اس قاعدہ میں تدبر یکسوئی ضروری ہے۔ حروف متشابہ کا استعمال بھی کہیں کہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ط سے ت بدلا گیا کیونکہ ہم آواز ہے۔ ص کو س سے تبدیل کیا۔ بہت عمدہ قاعدہ ہے۔ آپ محنت کریں گے تو ضرور پالیں گے۔

مستحصلہ آسان فہم

محترم دوستان گرامی! میں نے اس سے قبل جتنے بھی قواعد لکھے ہیں۔ سب اعلیٰ پائے کے علمی قواعد ہیں ان قواعد میں سے کسی ایک پر بھی عبور حاصل کر لیا جائے تو اور حرز جان بنا لیا جائے تو دل کی تشنگی دور ہو جائے گی۔ اکثر سابقین اور عصر حاضر کے کئی عاملان صرف ایک ہی قاعدہ کے عامل ہوتے ہیں۔ لیکن ایک بات یہ بھی میرے اس مشاہدہ میں آئی ہے کہ یہ لوگ اس قاعدہ سے سوالات کبھی کبھار ہی حل کرتے ہیں اور اسے چھپا کر رکھتے ہیں۔ اکثر جھوٹ بولیں گے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ علاوہ ایسے بزرگ جفار کبھی بھی میرے سامنے سوال حل نہ کریں گے۔ آپ کے استفسار پر سوال لے لیں گے اور ایک، دو دن بعد جواب دیں گے۔ اس میں یہ بھی رمز ہے، ایک تو وہ اپنے علم کو ظاہر نہیں کرتے اور نہ ہی تعلیم کرنا چاہتے ہیں۔

مشکل قواعد حل کرنے میں وقت صرف ہوتا ہے لیکن عام زندگی میں ہر شخص اپنے لیے کوئی نہ کوئی مخصوص گر اپنے پاس رکھتا ہے۔ جسے مسائل کے حل میں کام میں لاتا ہے۔ ایسے قواعد آسان بھی ہوتے ہیں اور عام فہم بھی۔ اکثر احباب مشکل قواعد سے گھبراتے ہیں۔ ایسے احباب کے لیے ایک آسان اور مختصر ترین قواعد جفری سے قاعدہ تلاش کر کے پیش کر رہا ہوں۔ اسے مشق میں لائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ میں اس کے قواعد بڑے آسان اور عام فہم طریقہ سے لکھ رہا ہوں تا کہ اسی کے حل کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔ یہ ایک مستحصلہ ہے جو چار حروف سے ناطق ہوتا ہے۔ بہت سے حروف خود ناطق ہوتے ہیں اور جواب بھی بالترتیب گویا ہوتا ہے۔ اس کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں۔

ہاں! بعض قواعد ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سوال تمام جزویات کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور کافی طویل ہوتا ہے۔ لیکن یہ ان قواعد کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ میں نے یہ

دیکھا ہے ماضی میں بزرگ جفار جو منظر عام پر نہیں آئے ان کے ملفوظات اور تحریریں ملی ہیں۔ وہ سوال کو بڑی تفصیل سے لکھتے تھے، مثلاً ایک مستحصلہ میں سوال درج تھا۔

یا ھادی! سوال یہ پوچھتا ہے کہ فلاں جو کافی عرصہ سے گھر سے غائب ہے اس کا آنا کب ہوگا؟

اب اسی سوال کو جب جامع انداز میں لکھیں گے تو یوں ہوگا۔

یا علیم! گریختہ فلاں کب واپس آئے گا؟

آپ ملاحظہ فرمائیں سوال کا مقصد ایک ہی ہے۔ لیکن مفہوم کو واضح کرنے کے لیے سوال اول میں یہ الفاظ فالتو کے ہیں اور خواتین جفر کے مطابق سراسر مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً (۱) سوال یہ پوچھتا ہے۔ (۲) کافی عرصہ سے گھر سے غائب ہے۔ (۳) اس کا آنا کب ہوگا؟ یہ تین حصے ہو گئے۔ لیکن جو فقرہ میں نے لکھا ہے۔ اس میں گریختہ کا لفظ اوپر پہلے اور دوسرے فقرہ کے الفاظ کا مکمل احاطہ کر رہا ہے اور ''کب واپس آئے گا۔'' تیسرے فقرہ کی مکمل عکاسی ہے۔ سوال دو میں اور مفہوم ایک ہی ہے۔ لیکن دوسرا سوال جامع اور با مقصد ہے۔ آپ بھی اسی طرح عمل کرنے کی کوشش کریں تو کامیابی ہوگی۔

بسط:

تمام سوال کے حروف کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔

تخلیص:

تمام سطر کی تخلیص کریں یعنی جو حروف مکرر ہیں ان کو کاٹ دیں۔

اضعاف:

جو حروف تخلیص کرنے سے حاصل ہوں تو ان میں سے ہر حرف کو ابجد قمری کے مطابق جو عدد ہوں ان کو دو گنا کریں پھر ان اعداد کے مطابق ابجد قمری سے حروف لے لیں یعنی جو عدد دگنا کرنے کے بعد حاصل ہوا ہے۔ اس کے مطابق حروف لینے ہیں۔ مثلاً آپ حرف ''ل'' کا اضعاف لینا چاہتے ہیں تو ابجد قمری کے مطابق ابجد قمری میں حرف ل کے عدد ۳۰ ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو ۶۰ ہونے اور ابجد قمری میں ۶۰ کا حرف س ہوا۔ اسی طرح ''ف'' کے عدد ۸۰ ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔ اب ۶۰ کا حرف س ہوا اور ۱۰۰ کا ق ہوا۔ اس طرح ف کا اضعاف س ق ہوا۔ اسی قانون کے مطابق تمام تخلیص کے حروف کے اضعاف حاصل کر لیں۔

تخلیص:

سطر اضعاف کی تخلیص کریں۔

مترفع:

جو سطر تخلیص حاصل ہو اس کو مترفع کریں اس کا طریقہ یہ ہے۔ سطر تخلیص کے حروف کا نصف کریں یا یوں کریں کہ تمام حروف کو گنیں اور درمیان میں نشان لگا دیں۔ نصف حروف دائیں طرف اور نصف بائیں طرف ہوں گے۔ اگر حروف برابر تقسیم نہ ہوں تو درمیان کے حرف پر نشان لگا دیں۔ اب نشان شدہ حرف یا درمیانے نشان کے قریب حصہ اول میں جو دو حروف ہوں ان میں سے جو حرف بائیں طرف ہو اسے دائیں طرف حصہ اول کے شروع میں لکھ دیں اور جو حرف دائیں طرف ہو اس کو حصہ دوم کے آخر میں لکھ دیں۔ اب نشان شدہ حرف کی بائیں طرف جو دو حرف ہوں ان پر بھی پہلے کی طرح عمل کریں۔ یعنی جو حرف بائیں طرف ہے اس کو حصہ اول میں شروع کے بعد والے حرف کے آگے لکھیں اور جو دائیں طرف ہے اس کو حصہ دوم کے آخر کے بعد والے حرف کے آگے لکھیں اسی طرح پھر حصہ اول کے دوسرے دو حروف پر یہی عمل کر کے پھر حصہ دوم کے دوسرے دو حروف پر عمل کریں۔ تمام حروف پر یہ عمل بار بار ہوگا۔ یہ عمل ذرا الجھن ظاہر کر رہا ہے۔ میں مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ تھوڑا سا غور کریں گے تو انشاء اللہ اس عمل کو سمجھ جائیں گے۔ آپ کی آسانی کے لیے حروف کے اوپر ترتیب وار نمبر لکھ رہا ہوں اور جس ترتیب سے حروف اٹھانے ہیں اسی ترتیب کے مطابق حروف کے نیچے عدد لکھوں گا۔ عدد لکھنے کا یہ فائدہ ہے کہ آپ اسی عدد کے تحت حرف اٹھا کر اپنے مقام پر آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔ یہی سطر اس مستحصلہ کی جان ہے۔ اگر اس کلید کو آپ نے سمجھ لیا تو مستحصلہ آپ آسانی سے حل کر سکیں گے۔ دی گئی مثالوں پر غور کریں۔

مثال1: اگر حروف برابر تقسیم ہوں۔ مثلاً

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
حرف=	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی
ترتیب=	۹	۶	۵	۲	۱	۴	۳	۸	۷	۱۰
ترتیب مرتفع=	۱	۳	۵	۷	۹	۱۰	۸	۶	۴	۲
حروف مرتفع=	ھ	ز	ج	ط	ا	ی	ح	ب	و	د

مثال2: اگر برابر نہ ہوں۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
حرف تخلیص=	اس	ب	ج	د	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
ترتیب=	۹	۶	۵	۲	۱	۱۱	۴	۳	۸	۷	۱۰
مترفع=	۱	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۰	۸	۶	۴	۲
حروف مترفع=	و	ط	ج	ک	ا	ز	ل	ی	ب	ح	د

مثال3:

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حرف=	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط
ترتیب=	۶	۵	۲	۱	۹	۴	۳	۸	۷
متقلع=	۱	۳	۵	۷	۹	۸	۶	۴	۲
حروف مترفع=	د	ز	ب	ط	ھ	ح	ا	و	ج

امید ہے آپ حروف کو مترفع کرنے کا طریقہ سمجھ گئے ہوں گے۔

ترتیب خاص:

آپ کے پاس جو سطر مترفع حاصل ہوئی ہے۔ اب اسے ترتیب خاص دی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آخری حرف کو لکھ لیں۔ پھر اس سے اگلا حرف چھوڑ کر تیسرا حرف لکھ لیں۔ پھر تیسرے حرف کے آگے والا چھوڑ کر جو حرف آگے ہو وہ لکھ لیں۔ اسی کے مطابق تمام سطر پر عمل کریں اور ایک ایک حرف چھوڑ کر لکھتے جائیں جب سطر ختم ہو جائے تو پھر شروع میں آ جائیں پھر جو حروف لکھنے سے بچ گئے تھے، انہیں لکھ لیں۔ اس طرح تمام حروف کی نشست تبدیل ہو جائے گی اور ایک نئی سطر استخراج ہو گی، یہی ترتیب خاص ہے۔ اب میں اس ترتیب خاص کو مثال سے سمجھا رہا ہوں، غور کریں۔ مثلاً

سطر مترفع	و	ط	ج	ک	ا	ز	ل	ی	ب	ح	د
ترتیب	۶	۱۱	۵	۱۰	۴	۹	۳	۸	۲	۷	۱
حروف	د	ب	ل	ا	ج	و	ح	ی	ز	ک	ط
ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

مثال2:

سطر مترفع	د	ز	ب	ط	ھ	ح	ا	و	ج
ترتیب	۵	۹	۴	۸	۳	۷	۲	۶	۱
حروف	ج	ا	ھ	ب	د	و	ح	ط	ز
ترتیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

یہ طریقہ بھی سمجھ گئے ہیں۔ آپ نے اس مستحصلہ کا اصل مرحلہ حل کر لیا۔ اب اسے ناطق کرنا ہے، کیونکہ جو سطر ترتیب خاص حاصل ہوئی ہے، یہی سطر مستحصلہ ہے۔ اس سطر کو بذریعہ ابقع ناطق کریں۔ اگر کوئی حرف ابقع سے ناطق نہ ہو تو اسے نظیرہ دے کر ناطق کریں، بعض حروف خود بھی ناطق ہوں گے۔

نوٹ: ہر مستحصلہ حل کرتے ہوئے مستحصل کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ دو حروف کو تسعات ابقع سے ناطق کرے۔ یعنی ابقع اور اس کے نظیرہ سے۔ اس طرح چھ حروف بن جائیں گے۔ مگر کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ابقع اور نظیرہ سے ناطق ہو یعنی

جو طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اب اس قاعدہ کو چند مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ پہلا سوال ہے۔ مریخ کے بارے میں بہت سے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ سیارہ مریخ میں جاندار مخلوق ہے اور کئی کہتے ہیں جاندار نہیں کچھ نہیں ہے بلکہ مختلف گیسیں ہیں۔ آیئے ذرا جفر سے پوچھیں کہ سیارہ مریخ پر جاندار مخلوق ہے یا نہیں۔

سوال: یاعلیم! کیا سیارہ مریخ میں جاندار مخلوق ہے یا نہیں؟

بسط: ک ی ا س ی ا ر ہ م ر ی خ م ی ن ج ا ن د ا ر م خ ل و ق ہ ی

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
تخلیص	ک	ی	ا	س	ر	ہ	م	خ	ن	ج	د	ل	و	ق
اضعاف	م	ک	ب	کق	ت	ی	ف	رغ	ق	و	ح	س	بی	ر
تخلیص	م	ک	ب	ق	ت	ی	ف	ر	غ	و	ح	س	×	×
ترتیب اعداد	۱۰	۹	۶	۵	۲	۱	۴	۳	۸	۷	۱۲	۱۱		
اعداد مترفع	۱	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲		
حروف مترفع	ی	ر	ق	و	ک	س	ح	م	غ	ب	ف	ت		
ترتیب اعداد	۱۲	۶	۱۱	۵	۱۰	۴	۹	۳	۸	۲	۷	۱		
ناطق	م	ر	د	ا	و	ر	ج	ن	ت	ک	ہ	ی		
جواب	مرد			اور			جن		تک		ہے			
تشریح	پتہ چلا کہ مرد تو وہاں پر تو جنات بھی ہیں۔													

سوال 2: اس وقت جب میں دوسری مثال حل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ لاہور سے ایک خاتون نے فون کیا کہ معلوم کریں کہ میرا شوہر مجھ سے سچا پیار کرتا ہے یا نہیں۔ اس کے پیچھے عوامل یہ ہیں کہ اس خاتون کے تین چھوٹے چھوٹے بیٹے ہیں اور اس کا شوہر دوسری شادی شدہ عورت کے پیچھے ہے اور اسے گھر سے نکال دیا ہے۔ اس کا سوال حل کر رہا ہوں، جو جواب آیا ابھی اس خاتون کو نہیں بتایا لیکن آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں۔

یاعلیم: کیا حیدر علی بخاری بن الماس اپنی زوجہ حنا شاہ بنت شاہین سے سچا پیار کرتا ہے؟ ۲۳ مارچ ۲۰۰۹ء

بسط: ک ی ا ح ی د ر ع ل ی ب خ ا ر ی ب ن ا ل م ا س ا ب ا ن ی ز و ج ہ ح ن ا
ش ا ہ ب ن ت ش ا ہ ی ن س ی س چ ا پ ی ا ر ک ر ت ا ہ ی

تخلیص: ک ی ا ح د ر ع ل ب خ ن م س ز و ج ہ ش ت

اضعاف: م ک ب و ی ح ت م ق س د ر غ ق ف ک ق د ی ب ی و ی خ ض

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
تخلیص	م	ک	ب	و	ی	ح	ت	ق	س	د	ر	غ	ف	خ	ض
ترتیب اعداد	۱۳	۱۰	۹	۶	۵	۲	۱	۱۵	۴	۳	۸	۷	۱۲	۱۱	۱۴
اعداد مترفع	۱	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۴	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲
حروف مترفع	ت	د	ی	غ	ب	خ	م	ق	ض	ف	ک	ر	و	س	ح
ترتیب اعداد	۸	۱۵	۷	۱۴	۶	۱۳	۵	۱۲	۴	۱۱	۳	۱۰	۲	۹	۱
ترتیب خاص	ح	و	ک	ض	م	ب	ی	ن	س	ر	ف	ق	خ	غ	د
ناطق	ت	ر	ک	ف	م	ب	ی	ت	ا	ر	ج	ا	س	ن	م

ح و ز ج

جواب	زوجہ	مت پیار	سچا	من

بڑا واضح جواب دے دیا ہے کہ اپنی زوجہ سے سچا پیار نہیں کرتا، مان لے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ

* * *

دوں جو اس سے جواب حاصل کرنے بارے استعمال کر سکتے ہیں۔ نمبر (۱) حروف کو خالص کیا جا سکتا ہے۔ (۲) حروف کی ترتیب بدل سکتے ہیں۔ اول تو ان دو قوانین سے جواب استخراج ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات جواب میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا نمبر (۳) آپ حروف زاید کو بھی خالص کر سکتے ہیں۔ مثلاً ب کو ت سے، ج کو ح سے، ب پ ت ٹ ث باہم متشابہ ہیں۔ ج چ ح خ باہم متشابہ ہیں۔ و د ڈ ذ اور اسی طرح س ش ص ض ط ظ ع غ وغیرہ بھی متشابہ ہیں۔ ان چار اختیارات کے استعمال سے ہی آپ جواب حاصل کر سکیں گے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ''یک من علم رادہ من عقل باید'' یہ علوم علم ریاضی کا ایک شعبہ ہیں۔ بعض اوقات ایسے پیچ در پیچ حروف الجھ جاتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی۔ اگر چہ قاعدہ مکمل شرح بسط سے پیش کر دیا ہے۔ آپ کو بھی محنت اور دماغ سوزی کی ضرورت ہے، صرف لکیر کے فقیر نہ بنیں۔ میری تحریر سے کام نہ چلے گا۔ میں تو ایک راہبر ہوں، راستہ چلنا تو آپ کو ہی ہے۔ اب جواب استخراج کر کے اس عجیب قاعدہ کا اختتام کرتا ہوں۔

حروف مستحضرہ: ح ا ث غ گ ظ ا ک ق گ ظ گ غ س ع اس ٹ ع س ظ غ ط ت ت

تخلیص: ج ا ت غ ک ظ ق س ع ط

ناطق: ج ا ت ع ک ز ق ش ع ت

ترتیب:	ج ا	ع زت	ع ش ق	ت ک
	جا	عزت	عشق	تک

جا سفر پر عزت ملے گی، عشق (مقصد) تک (کے لیے) ملے گی۔ واللہ

اللھم صلی علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ

* * *

زائیرجة الوفا

دوستانِ گرامی! جیسا کہ مستحصلہ کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ ایک عربی قاعدہ ہے۔ جو مصر کی مطبوعہ کتاب ''مدھش الالباب: فی اسرار الحروف وعجائب الحساب'' مصنف عبدالفتاح السید الطوخی کے صفحہ نمبر 358 پر ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ آج سے 32 سال قبل گو ہر شب چراغ کے نام سے مختصراً شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ کسی عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ میں اسے مکمل تشریح کے ساتھ سمجھا رہا ہوں۔ اگر میں اسکی اصل عربی تحریر یا تشریح لکھوں تو کسی کے پلے نہ پڑے گی۔ چنانچہ آسان الفاظ میں لکھ رہا ہوں۔ تا کہ آپ اسے آسانی سے سمجھ سکیں۔ یہ قاعدہ 13 سطروں میں حل ہوتا ہے اور ہر خانہ کے ہر حرف کا مستحصلہ لینے کا الگ الگ طریقہ ہے۔ اس کو دو طریقوں سے حل کیا جاتا ہے۔ ایک طریقہ میں تاریخ ماہ موجودہ، سنہ عیسوی اور یوم سوال کی شمولیت کے ساتھ سیدھی سطر میں جواب حاصل کیا جاتا ہے۔

طریقہ نمبر 2 میں بغیر تاریخ ماہ و سنہ وغیرہ کی شمولیت کے حل کیا جاتا ہے اور بعد میں صدر موخر کے طرز پر جواب حاصل کیا جاتا ہے۔

اس عربی قاعدہ کے قوانین مستحصلہ منضبط ہیں۔ جو کسی حالت میں بھی تبدیل نہیں ہو سکتے ہیں اور آخر میں حروف ناطق پیدا ہوتے ہیں۔ اردو یا فارسی میں سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے نظیرہ سے ناطق ہوتے ہیں۔ اگر عربی میں سوال لکھا جائے تو کوئی معاون حرف استعمال نہیں کرنا پڑتا۔ اس قاعدہ کی جو مثالیں پیش کروں گا، آپ دیکھئے گا۔ وہ دونوں طریقوں سے ہوں گی اور جواب پر غور کیجیے گا کہ چھٹتے ہوئے جواب کی نوعیت میں کیا نزاکت علم ہے۔ دونوں قسم کے جوابوں میں بڑی یگانگت اور انفرادیت ہے۔ یہ حروف کی سائنس اور الجبرا ہے۔ جسے غیب کا درجہ حاصل ہے اور اس علم سے قدرت کے پوشیدہ راز دں

کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔

یہ قاعدہ ایسا ہے جسے ایک مبتدی تو نہیں کم تعلیم یافتہ انسان بھی حل کر کے فائدہ لے سکتا ہے اور جو لوگ مشکل قواعد سے گھبراتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ آسان قاعدہ بھی مشکل علم ثابت ہوگا۔

اس کے حل میں بعض اوقات تاریخ ماہ اور سن وغیرہ کے غلط لکھنے سے قاعدہ ذرا مبہم صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اس الجھن سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے میری حل شدہ مثالوں کو سامنے رکھیں۔ یہ الجھن دور ہو جائے گی۔ انشاءاللہ

تشریح:

۱۔ سطر اول = عدد متوالی مثلاً ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ تا ۲۸ تک

۲۔ سطر دوم = سوال مفصل ایک سطر میں لکھیں۔ حروف سوال ۲۸ حروف پر مشتمل ہونا چاہیے۔

۳۔ سطر سوم = سطر دوم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

۴۔ سطر چہارم = تاریخ، ماہ، سنہ اور یوم لکھیں۔

۵۔ سطر پنجم = سطر چہارم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھیں۔

۶۔ سطر ششم = اس سطر میں سطر ۳ اور سطر ۵ کے اعداد کو آپس میں جمع کر کے لکھیں۔ اگر یہ مجموعہ ۲۸ سے بڑھ جائے تو ۲۸ کم کر کے لکھیں۔

۷۔ سطر ہفتم = سطر ششم کے اعداد کے حرف ابجد قمری سے لکھیں۔

۸۔ سطر ہشتم = اوپری حرف کو ترفع ازواجی کر کے حروف سے سطر مکمل کریں۔

۹۔ سطر نہم = حروف ترفع ازواجی کے مراتب ابجدی لکھ دیں۔

۱۰۔ سطر دہم = دسویں سطر ''سہام القوۃ'' کہلاتی ہے۔

طریق استخراج سہام القوۃ

۲۸ خانوں کے ہر حرف کا عدد سہام القوۃ استخراج کرنے کا الگ الگ ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

خانہ نمبر 1: عدد سطر السادس کو ۲ سے ضرب دیں اور اس میں ۳ جمع کریں۔

خانہ نمبر 2: عدد سطر السادس میں ۳ جمع کریں۔

خانہ نمبر 3: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں اور ۱ جمع کریں۔

خانہ نمبر 4: عدد سطر السادس کو ۴ سے ضرب دیں۔

خانہ نمبر 5: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں پھر ۳ تفریق کریں۔

خانہ نمبر 6: عدد سطر السادس کو ۱۰ سے ضرب دیں ۱ تفریق کریں۔

خانہ نمبر 7: عدد سطر السادس کو ۹ سے ضرب دیں اور ۶ منفی کریں۔

خانہ نمبر 8: عدد سطر السادس کو ۳ سے ضرب دیں اور ۶ منفی کریں۔

خانہ نمبر 9: عدد سطر السادس سے ۱۱ منفی کریں۔

خانہ نمبر 10: عدد سطر السادس کو ۱۰ سے ضرب کریں اور ۱۰ منفی کریں۔

خانہ نمبر 11: عدد سطر السادس میں ۶ جمع کریں۔

خانہ نمبر 12: عدد سطر السادس ضرب ۲ اور ۱۲ جمع کریں۔

خانہ نمبر 13: عدد سطر السادس ضرب ۵ کریں اور ۱ جمع کریں۔

خانہ نمبر 14: عدد سطر السادس ۲۴ تفریق کریں۔

خانہ نمبر 15: عدد سطر السادس × ۲ - ۲ کریں۔

خانہ نمبر 16: عدد سطر السادس × ۴ - ۴ کریں۔

خانہ نمبر 17: عدد سطر السادس × ۲ اور ۷ منفی کریں۔

خانہ نمبر 18: عدد سطر السادس نمبر ۶ کو ۱۰ سے ضرب دیں۔

خانہ نمبر 19: عدد سطر السادس میں ۱۹ تفریق کریں۔

خانہ نمبر 20: عدد سطر السادس میں × ۲ - ۳ کریں۔

خانہ نمبر 21: عدد سطر السادس × ۲ + ۴ کریں۔

خانہ نمبر 22: عدد سطر السادس × ۲ + ۵ کریں۔

خانہ نمبر 23: عدد سطر السادس × ۲ + ۵ کریں۔

خانہ نمبر 24: عدد سطر السادس × ۱۰ + ۸ کریں۔

خانہ نمبر 25: عدد سطر السادس + ۳ کریں۔

خانہ نمبر 26: عدد سطر السادس × ۳ - ۵ کریں۔

خانہ نمبر 27: عدد سطر السادس + ۶ کریں۔

خانہ نمبر 28: کان فی السطر السادس رقم فی ۲ یساوی وناقص ۱: وھوالرقم المطلوب

خانہ نمبر 29: الرقم ۲۹ مثل الرقم الاول فی الاستخراج

خانہ نمبر 30: والرقم ۳۰ مثل الرقم الثانی، وھکذا الخ

نوٹ: 1- خانہ نمبر 19 میں مصنف نے ایک جگہ خانہ نمبر 18 کو منفی کیا ہے اور دوسری مثال میں 19 جمع کیا ہے۔

2- مصنف نے کتاب عربی میں سطر سہام القوۃ حاصل کرنے کے لیے سطر نمبر 6 پر عمل کیا ہے۔ لیکن یہی عمل اگر سطر عدد ترفع پر کریں تو یہ قاعدہ بالکل صحیح جواب دے گا۔

3- مصنف نے قاعدہ کی سطر چہارم میں طالع وقتی اور ساعت کا استعمال کیا ہے۔ لیکن اگر طالع وقتی کے علاوہ اگر تاریخ ماہ سن اور روز سوال شامل کر کے حل کریں تو بہت آسانی ہوگی۔

سطر سہام القوۃ حل کرنے کے بعد!

۱۱- سطر یازدہم = سطر ۸ کے اعداد کو اعداد سہام القوۃ میں سے نفی کریں۔

۱۲- سطر دوازدہم = اعداد کے حروف لکھیں۔ یہ حروف ابجد قمری سے مراتب کے لحاظ سے ہوں گے۔

۱۳- سطر سیزدہم = سطر ۱۲ کے حروف کو نظیرہ دیں تو جواب سوال کے عین مطابق ہوگا۔ یہ ہے اصل قاعدہ جو عربی کتاب میں دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اردو میں تھوڑی تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ اردو لشکری زبان ہے۔ اس میں ہر زبان کے الفاظ موجود ہیں۔ عربی میں یا فارسی میں قاعدہ حل کیا جائے تو صرف نظیرہ سے جواب ناطق آتا ہے۔ لیکن اگر اردو میں ڈھالا جائے تو چند امدادی حروف کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہر شخص تو عربی میں کامل نہیں۔ چنانچہ اردو میں حل کرنے کے لیے قاعدہ میں چند ایک تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جیسا کہ قبل از بھی نوٹس کی صورت میں وضاحت کی ہے۔ مگر دوسرا طریقہ بھی درج کر رہا ہوں۔

دوسرا طریق:

دوبارہ لکھ رہا ہوں تا کہ معلوم ہو سکے کہ قاعدہ میں کیا اور کہاں تبدیلی ہوئی ہے۔

۱- سوال مفصل ایک سطر میں لکھیں۔ کوشش کریں کہ ۲۸ حروف پر مشتمل ہو۔

۲- دوسری سطر میں ہر حرف کے نیچے اس کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

۳- تیسری سطر میں تاریخ، ماہ، سنہ اور یوم لکھیں۔

۴- چوتھی سطر میں سطر سوم کے ہر حرف کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

۵- پانچویں سطر میں سطر دوم اور سطر چہام کے اعداد جمع کر کے لکھ دیں۔

۶- چھٹی سطر میں اس عدد کا حرف بنا کر لکھ دیں۔ اگر مجموعہ ۲۸ سے زیادہ ہو تو ۲۸ نفی کر کے باقی کا عدد لکھ دیں۔

۷- ساتویں میں اس حرف کو ترفع ازواجی دے دیں۔

۸- آٹھویں سطر میں ترفع ازواجی کا مرتبہ ابجدی لکھ دیں۔

۹- ناتویں سطر ''سہام القوۃ'' کہلاتی ہے۔

سہام القوۃ کے استخراج کا طریقہ پچھلے صفحہ پر لکھ آیا ہوں۔ پہلے طریقہ میں سطر نمبر 6 پر عمل کر کے عدد سہام القوۃ حاصل کیے گئے۔ لیکن اس قاعدہ یا طریق میں سہام القوۃ کے استخراج کے لیے سطر ۸ پر عمل کیا جائے گا۔

۱۰- دسویں سطر میں سوال کے اعداد ابجد قمری مراتبی لکھ دیں۔

۱۱- ہر خانہ میں رقم سہام القوۃ اور مرتبہ ابجدی کو جمع کریں۔

۱۲- بارھویں سطر میں ۲۸ پر تقسیم کرنے سے جو کچھ باقی بچے، وہ عدد لکھ دیں۔ اگر مجموعہ ۲۸ سے کم ہو تو ۲۸ نفی کرنے کی ضرورت نہیں۔

۱۳- عدد باقی سے مراتب ابجدی کے لحاظ سے حروف لکھ لیں۔

۱۴- چودھویں سطر جوابی سے نظیرہ اور جواب حاصل کریں۔

کچھ حروف خود ناطق ہوتے ہیں۔ کچھ نظیرہ سے حاصل کریں۔

یہ سب آپ کی اپنی ذہانت اور دانست پر مبنی ہے۔ جواب حاصل کریں۔

اب میں دونوں طریقوں سے مثالیں حل کر کے قاعدہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سوال 1: یاعلیم! تاثیر احمد شورکوٹی بن حشمت کے حالات کیوں بگڑے؟ ۳۷ حروف

اعداد متوالی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
حروف سوال	ت	ا	ث	ی	ر	ا	ح	م	د	ش	و	ر	ک	و	ث	ی	ب	ن
اعداد مراتب	۲۲	۱	۲۳	۱۰	۲۰	۱	۸	۱۳	۴	۲۱	۶	۲۰	۱۱	۶	۲۲	۱۰	۲	۱۴
النجوم الاوقات	ا	ل	ط	ا	ل	ع	س	و	ل	ھ	د	ر	ج	ھ	ق	و	س	ا
اعداد مراتب	۱	۱۲	۹	۱	۱۲	۱۶	۱۵	۶	۱۲	۵	۴	۲۰	۳	۵	۱۹	۶	۱۵	۱
میزان سطر ۳+۵	۲۳	۱۳	۴	۱۱	۶	۱۷	۲۳	۱۹	۱۶	۲۶	۱۰	۱۲	۱۴	۱۱	۱۳	۱۶	۱۷	۱۵
حروف	ث	م	د	ک	و	ف	ث	ق	ع	ض	ی	ل	ن	ک	م	ع	ف	س
ترفع ازواجی	ذ	س	و	م	ح	ق	ذ	ش	ص	غ	ل	ن	ع	م	س	ص	ق	ف
اعداد مراتب	۲۵	۱۵	۶	۱۳	۸	۱۹	۲۵	۲۱	۱۸	۲۸	۱۲	۱۴	۱۶	۱۳	۱۵	۱۸	۱۹	۱۷
اعداد سہام القوۃ	۴۹	۱۶	۱۳	۴۴	۷۹	۱۶۹	۲۰۱	۵۱	۵	۲۵۰	۱۶	۳۶	۷۱	۱۳	۳۴	۶۰	۲۷	۱۵۰
بواقی بعداز تقسیم	۲۴	۱	۷	۳۱	۱۳	۱۰	۸	۲	۱۳	۲۶	۲۳	۲۲	۲۷	_	۹	۱۴	۸	۲۱
حروف مستحصلہ	غ	ا	ز	ج	ل	ی	ح	ب	م	ض	د	ت	ظ	م	ط	ن	ح	ش
ناطق	س	ا	ع	ل	ل	ی	ف	ع	م	ل	و	ت	م	ت	د	ن	د	ز
جواب	سائل				قلیل			عمل			مدت			تند			زد	

۱	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۲	ح	ش	م	ت	ک	ی	ح	ا	ل	ا	ت	ک	ی	و	ن	ب	گ	ر	ی
۳	۸	۲۱	۱۳	۲۲	۱۱	۱۰	۸	۱	۱۲	۱	۲۲	۱۱	۱۰	۶	۱۴	۲	۱۱	۲۰	۱۰
۴	ل	س	ا	ع	ت	ا	ل	ز	ح	ل	ر	و	ز	ب	ن	ج	ش	ن	ب
۵	۱۲	۱۵	۱	۱۶	۲۲	۱	۱۲	۷	۸	۱۲	۲۰	۶	۷	۲	۱۴	۳	۲۱	۱۴	۲
۶	۲۰	۸	۱۴	۱۰	۵	۱۱	۲۰	۸	۲۰	۱۳	۱۴	۱۷	۱۷	۸	۲۸	۵	۴	۶	۱۲
۷	ر	ح	ن	ی	ھ	ک	ر	ح	ر	م	ن	ف	ف	ح	غ	ھ	د	و	ل
۸	ت	ی	ع	ل	ز	م	ت	ی	ت	س	ع	ق	ق	ی	ب	ز	و	ح	ن
۹	۲۲	۱۰	۱۶	۱۲	۷	۱۳	۲۲	۱۰	۲۲	۱۵	۱۶	۱۹	۱۹	۱۰	۲	۷	۶	۸	۱۴
۱۰	۱	۱۳	۳۲	۲۵	۱۵	۱۱۸	۲۳	۱۹	۲۶	۲۵	۳۱	۲۰	۵۴	۳۲	۸۱	۴۹	۳۰	۱۲	۱
۱۱	۲۱	۳	۱۶	۱۳	۸	۲۱	۱	۹	۴	۱۰	۱۵	۱	۷	۲۲	۲۱	۱۴	۲۴	۴	۱۳
۱۲	ش	ج	ع	م	ح	ش	ا	ط	د	ی	س	ا	ز	ت	ث	ن	خ	د	م

۱۳	ر	ج	ع	ت	ت	ش	ا	م	د	ی	س	ا	ز	ح	ث	ن	س	ت	م
	رجعت				شامت				دے		سزا			نحس			ستم		

یعنی سائل نے مدت تک جلالی عمل کیا ہے۔ جس میں وہ ناکام رہا ہے۔ اس لیے اس کی رجعت کا شکار ہوا ہے۔ جس کے نحس اثرات نے سزا دی ہے اور ستم ڈھایا ہے۔ اسی بناپر اس کے حالات بگڑ گئے ہیں۔

نوٹ: بعد میں معلوم ہوا کہ یہ صاحب عامل ہیں اور موکلات کی تسخیر کے دعوے دار ہیں اور لوگوں کو شعبدہ بازی سے مٹھائیاں دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ موکلات لاتے ہیں۔ لیکن خود اس بری طرح رگڑے میں ہیں کہ اللہ کی پناہ! کیسا واضح جواب دیا ہے۔ اگر یہی سوال عربی میں کیا جائے تو نظیرہ سے ناطق ہوگا۔

دوسری مثال ملاحظہ کریں۔

حل مستحصلہ طریقہ نمبر 2:

سوال 2: یاعلیم! زنجانی جنتری والا عمل ہمزاد کیا تین دن میں مسخر ہوگا؟

اعداد متوالی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف سوال	ز	ن	ج	ا	ن	ی	ج	ن	ت	ر	ی	و	ا	ل
اعداد مراتب	۷	۱۴	۳	۱	۱۴	۱۰	۳	۱۴	۲۲	۲۰	۱۰	۶	۱	۱۲
تاریخ سنہ	ب	ا	ی	ی	س	م	ی	س	ن	ھ	د	و	ھ	ز
اعداد مراتب	۲	۱	۱۰	۱۰	۱۵	۱۳	۱۰	۱۵	۱۴	۵	۴	۶	۵	۷
میزان اعداد سطر ۳+۵	۹	۱۵	۱۳	۱۱	۱	۲۳	۱۳	۱	۸	۲۵	۱۴	۱۲	۶	۱۹
حروف ابجد	ط	س	م	ک	ا	ث	م	ا	ح	ذ	ن	ل	و	ق
ترفع ازواجی	ک	ف	س	م	ج	ذ	س	ج	ی	ظ	ع	ن	ح	ش
اعداد حروف ترفع	۱۱	۱۷	۱۵	۱۳	۳	۲۵	۱۵	۳	۱۰	۲۷	۱۶	۱۵	۸	۲۱
اعداد مستحصلہ	۲۵	۲۰	۲۶	۵۲	۶	۲۴۹	۱۲۹	۳	۱	۲۷۰	۲۲	۴۰	۴۱	۳
اعداد اصل سوال	۷	۱۴	۳	۱	۱۴	۱۰	۳	۱۴	۲۲	۲۰	۱۰	۶	۱	۱۲
میزان سطر ۱۰+۱۱	۳۲	۳۴	۳۹	۵۳	۲۰	۲۵۹	۱۳۲	۱۷	۲۳	۲۹۰	۳۲	۴۶	۴۲	۱۵
بعداز تقسیم ۲۸	۴	۶	۲۱	۲۵	۲۰	۵۷	۲۰	۱۷	۲۳	۱۰	۴	۱۸	۱۴	۱۵
حروف مراتب	د	و	ش	ذ	ر	ز	ر	ف	ث	ی	د	ص	ن	س

ناطق	د	ر	ذ	ک	ر	ش	ر	ف	ط	ی	ص	د	ن	س
جواب	در		ذکر			شرف			طے		سند			س

اعداد متوالی	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
حروف سوال	ا	ع	م	ل	ھ	م	ز	ا	د	ک	ی	ا	ت	ی	ن
اعداد مراتب	۱	۱۶	۱۳	۱۲	۵	۱۳	۷	۱	۴	۱۱	۱۰	۱	۲۲	۱۰	۱۴
تاریخ سنہ	ا	ر	ا	ت	ھ	ع	ی	س	و	ی	ب	ر	و	ز	ج
اعداد مراتب	۱	۲۰	۱	۲۲	۵	۱۶	۱۰	۱۵	۲	۱۰	۲	۲۰	۲	۷	۳
میزان اعداد سطر ۳+۵	۲	۸	۱۴	۲	۱۰	۱	۱۷	۱۶	۱۰	۲۱	۱۲	۲۱	۲۸	۱۷	۱۷
حروف ابجد	ب	ح	ن	د	ی	ا	ف	ع	ی	ش	ل	ش	غ	ف	ف
ترفع ازواجی	د	ی	ع	ح	ل	ج	ق	ص	ل	ث	ن	ث	ب	ق	ق
اعداد حروف ترفع	۴	۱۰	۱۶	۸	۱۲	۳	۱۹	۱۸	۱۲	۲۳	۱۴	۲۳	۲	۱۹	۱۹
اعداد مستحصلہ	۶	۳۶	۲۵	۸۰	۷	۳	۴۲	۴۱	۲۷	۲۲۲	۴۲	۶۴	۸	۳۷	۴۱
اعداد اصل سوال	۱	۱۶	۱۳	۱۲	۶	۱۳	۷	۱	۴	۱۱	۱۰	۱	۲۲	۱۰	۱۳
میزان سطر ۱۰+۱۱	۷	۵۲	۳۸	۹۲	۱۲	۱۶	۴۹	۴۲	۳۱	۲۳۳	۵۲	۶۵	۳۰	۳۷	۵۵
بعد از تقسیم ۲۸	۷	۲۴	۱۰	۸	۱۲	۱۶	۲۱	۱۴	۳	۹	۲۴	۸۹	۲	۱۹	۲۷
حروف مراتب	ز	غ	ی	ح	ل	ع	ش	ن	ج	ط	خ	ط	ب	ق	ظ
ناطق	ش	غ	ی	م	ل	پ	ش	ن	ج	ط	ی	م	ع	ق	ت
جواب	شخص		طے			جنبش				قطعی مت					

اعداد متوالی	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
حروف سوال	د	ن	م	ی	ن	م	س	خ	ر	ھ	و	گ	ا
اعداد مراتب	۴	۱۴	۱۳	۱۰	۱۴	۱۳	۱۵	۲۴	۲۰	۵	۶	۱۱	۱
تاریخ سنہ	م	ع	ر	ا	ت	ب	ا	ی	ی	س	م	ی	س
اعداد مراتب	۱۳	۱۶	۲۰	۱	۲۲	۲	۱	۱۰	۱۰	۱۵	۱۳	۱۰	۱۵
میزان اعداد سطر ۳+۵	۱۷	۲	۵	۱۱	۸	۱۵	۱۶	۶	۲	۲۰	۱۹	۲۱	۱۶
حروف ابجد	ف	ب	ھ	ک	ح	س	ع	و	ب	ر	ق	ش	ح
ترفع ازواجی	ق	د	ز	م	ی	ف	ص	ح	د	ت	ش	ث	ص
اعداد حروف ترفع	۱۹	۴	۷	۱۳	۱۰	۱۷	۱۸	۸	۴	۲۲	۲۱	۲۳	۱۸
اعداد مستحصلہ	۲۲	۱۳	۲۸	۳۶	۹۹	۱۲۷	۴۸	۳	۳۰	۲۸	۵۴	۱۱۶	۶

اعداد اصل سوال	۴	۱۴	۱۳	۱۰	۱۴	۱۳	۱۵	۲۴	۲۰	۵	۶	۱۱	۱
میزان سطر ۱۰+۱۱	۲۶	۲۷	۵۱	۴۶	۱۱۳	۱۴۰	۶۳	۲۷	۶۰	۳۳	۶۰	۱۲۷	۷
بعد از تقسیم ۲۸	۲۶	۲۷	۱۳	۱۸	۱	۲۸	۷	۲۷	۴	۵	۴	۱۵	۷
حروف مراتب	ض	ظ	م	ص	ا	غ	ز	ظ	د	ھ	و	س	ز
ناطق	ل	م	م	د	ا	ھ	ز	م	ص	ق	د	و	ک
جواب	مل		ہمزاد					مقصد				کو	

جواب: درذکر شرف طے سند شخص طے جنبش قطعی مت مل ہمزاد مقصد کو۔

یہ جو ذکر کیا جا رہا ہے اگر اس شخص کو اجازت طے تو ہمزاد کے مقصد میں تین دن میں قطعی کامیاب نہ ہوگا۔ بلکہ جنبش شروع ہو جائے گی۔ یعنی کامیابی کی طرف سفر تین دن سے زیادہ طے کرنا ہوگا۔

حل مستحصلہ طریقہ نمبر3:

سوال 2: یا علیم! گریختہ کی واپسی کے لیے سورۃ مزمل کا عمل کرنا مفید ہے کیا؟

عدد خانہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
حروف سوال	گ	ر	ی	خ	ت	ھ	ک	ی	و	ا	پ
عدد مراتب	۱۱	۲۰	۱۰	۲۴	۲۲	۵	۱۱	۱۰	۶	۱	۲
میزان ۱+۳	۱۲	۲۲	۱۳	۲۸	۲۷	۱۱	۱۸	۱۸	۱۵	۱۱	۱۳
ترفع ازواجی	۱۴	۲۴	۱۵	۲	۱	۱۳	۲۰	۲۰	۱۷	۱۳	۱۵
اعداد مستحصلہ	۳۱	۲۷	۴۶	۸	۶	۱۲۹	۱۷۴	۵۴	۶	۱۳۰	۲۱
اعداد مراتب	۱۱	۲۰	۱۰	۲۴	۲۲	۵	۱۱	۱۰	۶	۱	۲
میزان ۶+۷	۴۴	۴۷	۵۶	۳۲	۲۸	۱۳۴	۱۸۵	۶۴	۱۲	۱۳۱	۲۳
باقی بعد از ÷۲۸	۱۶	۱۷	۲۸	۴	۲۸	۲۲	۱۷	۸	۱۲	۱۹	۲۳
حروف مستحصلہ	ع	ف	غ	د	غ	ت	ف	ح	ل	ق	ث
موخر صدر	ف	ع	و	ف	ن	غ	خ	د	ج	غ	ظ
ناطق	ل	ک	ب	ل	ھ	ی	ا	ص	ف	غ	م
جواب	بالکل				ہے		صاف			غم	

عدد خانہ	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
حروف سوال	س	ی	ک	ی	ل	ی	ی	س	و	ر	ت	م	ز	م	ل	ک	ا

عددمراتب	۱۵	۱۰	۱۱	۱۰	۱۲	۱۰	۱۰	۱۵	۶	۲۰	۲۲	۱۳	۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱
میزان ۱+۳	۲۷	۲۳	۲۵	۲۵	۲۸	۲۷	۲۸	۶	۲۶	۱۳	۱۶	۸	۳	۱۰	۱۰	۱۰	۱
ترفع ازواجی	۱	۲۵	۲۷	۲۷	۲	۱	۲	۸	۲۸	۱۵	۱۸	۱۰	۵	۱۲	۱۲	۱۲	۳
اعداد مستحصلہ	۱۴	۱۲۶	۳	۵۲	۴	۵	۲۰	۱۱	۵۳	۳۳	۴۱	۲۵	۵۸	۳۰	۳۱	۱۸	۵
اعداد مراتب	۱۵	۱۰	۱۱	۱۰	۱۲	۱۰	۱۰	۱۵	۶	۲۰	۲۲	۱۳	۷	۱۳	۱۲	۱۱	۱
میزان ۶+۷	۲۹	۱۳۶	۱۴	۶۲	۱۶	۱۵	۳۰	۲۶	۵۹	۵۴	۶۳	۳۸	۶۵	۴۳	۴۳	۲۹	۶
بواقی بعداز ÷ ۲۸	۱	۲۴	۱۴	۶	۱۶	۱۵	۲	۲۶	۳	۲۶	۷	۱۰	۹	۱۵	۱۵	۱	۶
حروف مستحصلہ	ا	خ	ن	و	ع	س	ب	ض	ج	ض	ز	ی	ط	س	س	ا	و
موخر صدر	ت	و	ف	و	ح	ر	ل	ا	ق	ط	ش	ن	ا	ش	خ	ح	ن
ناطق	د	و	ف	ر	ض	و	ل	ی	ھ	د	س	ن	ا	ش	ر	ت	ا
جواب	دور				فضل			ہوئے		سند			اثرات				

عددخانہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
حروف سوال	ع	م	ل	ک	ر	ن	ا	م	ف	ی	د	ھ	ی	ک	ی	ا
عددمراتب	۱۶	۱۳	۱۲	۱۱	۲۰	۱۴	۱	۱۳	۱۷	۱۰	۴	۵	۱۰	۱۱	۱۰	۱
میزان ۱+۳	۱۷	۱۵	۱۵	۱۵	۲۵	۲۰	۸	۲۱	۲۶	۲۰	۱۵	۱۷	۲۳	۲۵	۲۵	۱۷
ترفع ازواجی	۱۹	۱۷	۱۷	۱۷	۲۷	۲۲	۱۰	۲۳	۲۸	۲۲	۱۷	۱۹	۲۵	۲۷	۲۷	۱۹
اعداد مستحصلہ	۴۱	۲۰	۵۲	۶۸	۷۸	۲۱۹	۸۴	۶۳	۱۷	۲۲۰	۲۳	۲۶	۱۲۶	۳	۵۲	۷۲
اعداد مراتب	۱۶	۱۳	۱۲	۱۱	۲۰	۱۴	۱	۱۳	۱۷	۱۰	۴	۵	۱۰	۱۱	۱۰	۱
میزان ۶+۷	۵۷	۳۳	۶۴	۷۹	۹۸	۲۳۳	۸۵	۷۶	۳۴	۲۳۰	۲۷	۳۱	۱۳۶	۱۴	۶۲	۷۳
بواقی بعداز ÷ ۲۸	۱	۵	۸	۲۳	۱۴	۹	۱	۲۰	۶	۶	۲۷	۳	۲۴	۱۴	۶	۱۷
حروف مستحصلہ	ا	ھ	ح	ش	ن	ط	ا	ر	و	و	ظ	ج	خ	ن	و	ف
موخر صدر	ھ	و	ا	ع	و	س	ا	ب	س	ض	س	ج	ط	ض	ی	ز
ناطق	ھ	و	ا	ب	و	س	ا	ب	ی	ل	س	ج	م	ف	ی	د
	ھ	و	و	ا	ب	س	ب	ل	ا	ی	س	چ	م	ف	ی	د
جواب	ہو		واپس				بلائے				سچ		مفید			

قارئین گرامی یہ ہے مستحصلہ الوقا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کتنے خوبصورت جوابات ہیں۔ اگر آپ کو عربی زبان پر مہارت ہے تو سوال عربی میں لکھیں اور قواعد کے مطابق حل کریں۔ انشاءاللہ صرف نظیرہ سے جواب ناطق ہوگا۔ اللہ آپ کا ادراک کھولے آمین

لوح استحکام

محبت، نکاح، منگنی یا کسی قسم کے تعلق کی بقا اور استحکام و پائیداری کیلئے یہ لوح استحکام خاص تاثیر رکھتی ہے۔ مثلاً ان میاں بیوی کیلئے جن میں طلاق کا خدشہ ہو یا ناچاقی رہتی ہو یا بغیر طلاق کے ہی دونوں الگ الگ زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اس لوح کی برکت سے رفاقت قائم ہو گی۔ اسی طرح اگر کہیں نسبت تھی اور ٹوٹنے کا خطرہ ہے تو بھی اس کی برکت سے قائم رہے گی۔ اسی طرح اگر کسی سے محبت ہے تو اس لوح کی برکت سے ٹوٹے گی نہیں۔ ان ضرورت مندوں کیلئے مفید ہے جن کے گھر روپیہ پیسہ تو آتا ہے مگر فوراً خرچ ہو جاتا ہے۔ ٹھہرتا نہیں اور مقصد روپیہ کا ٹھہرانا ہوتا ہے کہ آمدنی جمع ہوتی چلی جائے۔ ان مقاصد کیلئے لوح استحکام قوی الاثر ہے۔

جائیداد کی حفاظت، ملازمت کے استحکام، تبادلے سے بچاؤ وغیرہ کیلئے لوح استحکام سریع الاثر ہے ایسے لوگوں کو یہ لوح ضرور تیار کروا کر اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ جنہیں مکان یا زمین یا جائیداد چھن جانے کا خوف ہو، خواہ مقدمہ ہو یا کسی ملازم پیشہ کو اپنی ملازمت کا خطرہ ہو اور یہ خوف ہو کہ شاید مجھے کسی بہانے سے الگ کر دیا جائے گا وغیرہ، سب کے لیے لوح استحکام مفید ہے۔

جنگجو پیشے سے وابستہ لوگ مثلاً فوج پولیس وغیرہ۔ جو مشینوں میں کام کرتے ہیں مثلاً ڈرائیور اور پائلٹ حضرات، کان کنی سے وابستہ افراد، غرضیکہ کسی بھی قسم کے جان جوکھوں کے پیشے میں ہوں، لوح استحکام کو پاس رکھیں تو محفوظ رہیں گے۔ موجودہ دور کے سیاستدان، کارخانہ دار، زمیندار اور وہ تمام لوگ جنہیں بہت سے افراد سے واسطہ رہتا ہے، کے لیے لوح استحکام قبضہ و اختیار کو قائم رکھنے میں بے حد موثر اور حیرت انگیز اثرات کی حامل ہے۔

زائیرجۃ الناریہ

عربی قواعد میں یہ دوسرا قاعدہ حاضر خدمت ہے۔ یہ بھی اسی عربی کتاب سے ماخذ ہے۔ اس کا اصل نام زائرجۃ الفلکی الطوخی ہے۔ سید طوخی اس قاعدہ کو چار طریقوں سے حل کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی کا تعلق مصر سے تھا اور انہوں نے جفر عملیات پر کافی کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی زیر ادارت مصر سے ''معہد الفتوح الفلکی'' کے نام ایک رسالہ بھی شائع ہوتا تھا۔ جس میں جفر کے بارے سیر حاصل گفتگو ہوتی تھی۔ یہ قاعدہ وہ چار طریقوں یعنی آتشی، بادی، آبی اور خاکی طریقہ سے حل کرتے ہیں۔ یہ طریقہ مستحصلہ 17 سطور پر مشتمل ہے۔ چاروں طریقوں میں معمولی فرق ہے۔ میں پہلا طریقہ یعنی آتشی طریقہ مکمل تفصیل سے حل کر رہا ہوں۔ جو لوگ علم جفر کے طویل قواعد جیسا مستحصلہ ابوطالبی 15 سطور میں حل ہوتا ہے۔ ایسے قواعد پسند کرتے ہیں ان کے لیے ایک انمول قاعدہ ہے۔ سابقہ قاعدہ بھی طویل ہے اور پندرہ سطور میں حل ہوتا ہے۔ مزید تفصیل میں جانے کی بجائے اس کی تشریح کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

1- سطر اول:

عدد متوالی: مثلاً ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰ وغیرہ۔ یہ اعداد سطر سوال کے اوپر لکھے جائیں گے۔ ہم ان کو نمبر شمار کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں عدد متوالی کہتے ہیں۔ جتنے حروف سوال کے ہوں گے ان کے اوپر ترتیب وار نمبر لکھ دیے جائیں۔ اگر 28 سے زائد ہوں تو دوبارہ ۱، ۲، ۳، ۴ علی الترتیب لکھے جائیں۔ مثلاً سوال:

عدد متوالی =	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
حروف سوال =	ک	ع	ب	ھ	ک	ھ	ا	ن	ھ	ی

سطر نمبر 2:

حروف سوال کی ہے۔ جیسا کہ اوپر یا مثال میں پیش ہے۔

سطر نمبر 3:

البعد الابجدی الصغیر الحروف السوال۔

یعنی حروف سوال ابجد قمری کے لحاظ سے جس مرتبہ پر واقع ہو وہ عدد لکھ دیں۔ مثلاً

مثلاً =	ک	ع	ب	ھ	ک	ھ	ا	ن	ھ	ی
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
بعد ابجدی =	۱۱	۱۶	۲	۵	۱۱	۵	۱	۱۴	۵	۱۰

سطر نمبر 4:

الطالع اَوالتوارخ: یعنی طالع روز تاریخ ماہ سنہٗ وغیرہ اس طریقہ سے لکھے جائیں کہ پوری سطر اساس کے نیچے یہ سطر آجائے۔ مثلاً

عدد متوالی =	ک	ع	ب	ھ	ک	ھ	ا	ن	ھ	ی
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
سطر طالع =	ب	ر	ج	ق	و	س	ب	ر	و	ر

سطر نمبر 5:

بعد ابجد صغیر یعنی سطر طالع کے حروف جس مرتبہ ابجد قمری پر واقع ہوں وہ نمبر لکھ دیتے جائیں۔

مثلاً =	ب	ر	ج	ق	و	س	ب	ر	و	ز
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
بعدی ابجدی =	۲	۲۰	۳	۱۹	۶	۱۵	۲	۲۰	۶	۷

سطر نمبر 6:

سطر مزج (مزج)۔ عدد سطر نمبر 3 + عدد سطر نمبر 5

اگر ان کا میزان 28 سے بڑھ جائے تو 28 نفی کر دیں اور باقی کا عدد لکھیں۔

مثلاً سطر نمبر 3 =	۱۱	۱۶	۲	۵	۱۱	۵	۱	۱۳	۵	۱۰
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
سطر نمبر 5 =	۲	۲۰	۳	۱۹	۶	۱۵	۲	۲۰	۶	۷
	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓	↓
سطر مزج =	۱۳	۳۶	۵	۲۴	۱۷	۲۰	۳	۳۳	۱۱	۱۷

سطر نمبر 7:

حروف سطر مزج۔ یعنی اعداد سطر مزاج کے حروف بنا لیے جائیں۔ مثلاً

مثلاً سطر مزاج =	۱۳	۸	۵	۲۴	۱۷	۲۰	۳	۶	۱۱	۱۷
حروف =	م	ح	ه	خ	ف	ر	ج	و	ک	ف

سطر نمبر 8:

نقل سطر الموج ابجدی کبیر۔ یعنی سطر مزج کے حروف کے اعداد بذریعہ ابجد قمری حاصل کر کے ان کو حروف کی شکل میں لکھنا۔ مثلاً مجموعہ حروف سطر مزاج ۱۱۳۴ ہو تو اس طرح لکھا جائے۔

ایک ہزار ایک سو چونتیس

ای ک ھ زار ای ک س و چ ون ت ی س

سطر نمبر 9:

سطر مزج کے حروف کو نظیرہ ابجد قمری دیا جائے۔

سطر نمبر 10:

حروف ثوالث یعنی سطر مزج کے حرف نظیرہ کو ترفع ازواجی دیا جائے۔ مثلاً سطر مزج یہ ہے۔

حروف مزج =	م	ح	ه	خ	ف	ر	ج	و	ک	ف
نظیرہ =	ظ	ت	ق	ی	ج	و	ف	ر	ذ	ج

ثوالث =	ا	خ	ش	ل	ه	ح	ق	ت	ذ	ه

سطر نمبر 11:

حروف ثوالث کا عدد ابجد قمری:

حروف ثوالث =	ا	خ	ش	ل	ه	ح	ق	ت	ذ	ه
حروف ابجد قمری =	۱	۲۴	۲۱	۱۲	۵	۸	۱۹	۲۲	۲۵	۵

سطر نمبر 12:

نسبت کلیہ: عدد سطر 11 + عدد سطر 6 = اگر مجموعہ 28 سے زیادہ ہو تو 28 نفی کر دیں۔ یہ نسبت کلیہ ہے۔

سطر نمبر 13:

نسبت تفاضلیہ: عدد سطر 11 نفی عدد سطر 6 = یہ عدد نسبت تفاضلیہ ہے۔

سطر نمبر 14: عدد متصلہ

سطر نمبر 15: حروف متصلہ

سطر نمبر 16: نظیرہ متصلہ

سطر نمبر 17: صدر موخر جواب

* * *

قانون مستحصلہ

ہر خانہ کا طریق مستحصلہ الگ الگ ہے اور ہر حرف کی تفصیل بڑی مفصل ہے۔ جس کو میں اختصار کے ساتھ لکھوں گا۔ مگر بعض احباب خیال کرتے ہیں کہ یہ بات ویسے ہی لکھ دی ہے اور سسپنس ڈال دیا ہے۔ ایسے شکی مزاج لوگوں کی طبع خاطر حرف اول کا عربی متن لکھ رہا ہوں تاکہ ان کی تسلی ہو جائے۔ بعد میں اردو میں اس کا قانون لکھوں گا۔

استخراج المستحصله الحرف الاول:

من جمع النسبة الكلية والتفاضلية: ثم طرح مجموعها المعتوى منه والباقى يزاد عليه عدد البيات ان اختلفا فى النوع ويطرح منه ان اتفقا (مثاله) النبسلة الكلية (۴ازائد۸ تساوى النسبة التفاضلية الحامل۲۲_۱۳ وهو حاصل مجموعما المعتوى أى (۱۴=۵زائد۸=۱۳والباقى ۹ وهو عدد مذكر لكونه مفرده والبيت واحد مذكر أيضا فلايصح تزويج نكرين فطرحنا عدد البيت هكذا:(۹_۱=۸) وهو العدد الاول من المتحصله:

امید ہے پہلے حرف کا مستحصلہ استخراج کرنے کا طریقہ سمجھ گئے ہوں گے۔ اگر واقعی مشکل ہے تو اردو میں شرح کر رہا ہوں۔

اس سے قبل ایک بات مدنظر لکھنا چاہتا ہوں۔ اس قاعدہ میں ایک شرط بڑی سخت ہے۔ اگر اس کو مدنظر رکھیں کہ اگر دونوں قسم کے اعداد جفت ہوں تو نفی کیے جائیں اگر دونوں قسم کے اعداد طاق ہوں تو بھی نفی کیے جائیں اور اگر قسم دونوں قسم کے اعداد میں سے ایک جفت ہو اور ایک طاق ہو تو جمع کیے جائیں۔ بس ایک قانون کو دماغ میں رکھیں۔ مستحصلہ آپ کے لیے حل کرنا چند منٹوں کا کام ہے۔

اصطلات مستحصلہ:

مجموع معتوی = کسی بھی الگ الگ اعداد کا صغیرہ جمع کرنے کو مجموع معتوی کہا جاتا ہے۔

مثلاً ایک عدد ہے ۲۶ اور دوسرا ہے۔ ۲۲

صغیرہ ۸ + ۴ = ۱۲ مجموع معتوی کہلائے گا۔

عدد صغیرہ اس قانون مستحصلہ میں واضح طور پر چلتا ہے۔ آپ دہائی اور اکائی کے عدد کو جمع کر دیں گے تو صغیرہ کہلائے گا۔

مثلاً =	۱۳	۲۲	۳۵	۵۲	۱۷	۲۴	
صغیرہ =	۴	۴	۸	۷	۸	۶	علیٰ ہذا القیاس

قانون مستحصلہ خانہ نمبر 1:

خانہ نمبر 1 کی نسبت کلیہ اور نسبت تفاضیلیہ معلوم کریں۔ دونوں نسبتوں کو جمع کریں۔ اس عدد کا صغیرہ معلوم کریں اور عدد مذکورہ میں سے عدد صغیرہ نفی کریں۔ اب اگر یہ عدد طاق ہے تو خانہ نمبر 1 کے عدد میں سے نفی کر دیں۔ اگر جفت ہے تو جمع کر دیں، یہ حاصلہ عدد مستحصلہ خانہ نمبر 1 ہے۔

خانہ نمبر 2:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں اور اس میں سے ان دونوں اعدا کا عدد صغیرہ نفی کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 3:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں۔ اس مجموعہ میں سے نسبت کلیہ کا عدد صغیرہ نفی کر دیں اور عدد حاصلہ میں سے عدد خانہ نفی کریں یا جمع کریں۔ (اگر دونوں اعداد طاق یا جفت ہوں تو نفی کریں۔ اگر ایک طاق اور ایک جفت ہو تو جمع کریں۔)

خانہ نمبر 4:

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضیلیہ کے اعداد کو نفی کریں۔ (بڑے عدد میں سے چھوٹا عدد نفی کریں) اور اس میں خانہ نمبر 3 کے حرف مستحصلہ کا صغیرہ جمع کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 5: رحمۃ اللہ علیہ

نسبت کلیہ اور نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے دونوں اعداد کا صغیرہ نفی کریں۔ عدد حاصلہ میں نسبت کلیہ کا عدد صغیرہ جمع کریں یا نفی کریں اور اس عدد حاصلہ میں صغیرہ تفاضیلیہ کو جمع کر دیں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 6:

عدد خانہ میں نبست کلیہ اور تفاضیلیہ کے میزان کو نفی کریں یا جمع کریں۔ عدد حاصلہ میں سے اس عدد حاصلہ کا صغیرہ منفی کریں اور اس میں خانہ کا عدد جمع کریں یا نفی کریں۔ (اگر اعداد جفت ہوں یا طاق تو نفی کریں۔ اگر ایک جفت ہو اور دوسرا طاق تو جمع کریں)۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 7:

نبست کلیہ میں سے نبست تفاضیلیہ کو منفی کردیں۔ (بڑے عدد میں سے چھوٹے کو نفی کریں)۔ اس میں عدد خانہ نفی کریں یا جمع کریں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 8:

نبست کلیہ میں سے عدد خانہ کو نفی کریں یا جمع کریں اور عدد حاصلہ میں سے عدد صغیرہ نبست تفاضیلیہ کو نفی کردیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 9:

نبست کلیہ میں سے عدد خانہ کو نفی کریں یا جمع کریں اور عدد حاصلہ میں سے عدد نبست تفاضیلیہ کو منفی کردیں۔ (بڑے عدد میں سے چھوٹے کو نفی کردیں) یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 10:

نبست کلیہ میں سے خانہ کا عدد نفی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے عدد نبست تفاضیلیہ کو نفی کریں۔ عدد حاصلہ میں عدد خانہ کو جمع کریں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 11:

نبست کلیہ اور تفاضیلیہ کو جمع کریں۔ اس میزان میں عدد خانہ کو جمع کریں یا نفی کریں اور دونوں نبستوں کے صغیرہ کو عدد حاصلہ میں سے نفی کریں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 12:

نبست کلیہ میں عدد خانہ کو جمع کریں یا نفی اس میں سے نبست تفاضیلیہ کو جمع کریں یا نفی۔ اس میں سے حرف سوال کے عدد صغیرہ کو جمع کریں یا نفی (بڑے عدد میں سے چھوٹے کو نفی کرنا ہے)، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 13:

حرف سوال کے عدد صغیرہ میں سے عدد خانہ کو نفی کریں یا جمع کریں اور نبست کلیہ و نبست تفاضیلیہ کے مجموعہ میں سے اس عدد کو نفی کریں۔ عدد حاصلہ میں سے نبست تفاضیلیہ کے صغیرہ کو نفی کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہوگا۔

خانہ نمبر 14:

نبست کلیہ اور نبست تفاضیلیہ کو ایک دوسرے میں سے نفی کریں۔ اس میں عدد خانے کو جمع کریں اور مجموعہ نبست کلیہ و نبست تفاضیلیہ کو عدد حاصلہ میں سے نفی کریں یا جمع کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 15:

نبست کلیہ اور نبست تفاضیلیہ جمع کریں۔ نمبر 1
نبست کلیہ اور نبست تفاضیلیہ کو ایک دوسرے سے نفی کریں۔ نمبر 2
اب نمبر 1 اور نمبر 2 کو جمع کریں یا نفی (دونوں طاق و جفت عدد ہو تو نفی کریں یا ایک طاق اور ایک جفت ہو تو جمع کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 16:

نبست کلیہ میں سے عدد خانہ کو نفی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے صغیرہ عدد ہذا کا نفی کریں۔ عدد حاصلہ میں عدد خانہ کو جمع کریں یا عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 17:

نبست کلیہ میں سے عدد خانہ کو نفی کریں۔ اس میں نبست تفاضیلیہ کو جمع کریں یا نفی کریں۔ اس میں سے صغیرہ تفاضیلیہ کو نفی کریں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 18:

دونوں نبستوں کو جمع کریں۔ اس میں سے عدد 9 کو نفی کریں یا جمع کریں۔ اس میں سے نبست تفاضیلیہ کو منفی کریں یا جمع، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 19:

دونوں نبستوں کو جمع کریں۔ اس میں عدد خانہ کو جمع کریں یا نفی۔ اب اس عدد

حاصلہ کا صغیرہ حاصل کر کے نسبت تفاضیلیہ جمع کر دیں، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 20:

نسبت کلیہ میں نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں یا نفی۔ عدد خانہ کا استنطاق اس میں جمع کریں۔ اس میں عدد خانہ کو جمع کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 21:

نسبت کلیہ میں سے نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں یا نفی۔ اس میں عدد خانہ کے صغیرہ کو جمع کریں یا نفی، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 22:

نسبت کلیہ میں سے خانہ کا عدد نفی کریں۔ اس میں سے نسبت تفاضیلیہ کو نفی کریں یا جمع۔ اس میں نسبت کلیہ کو جمع کریں یا نفی، یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 23:

خانہ کا عدد + یا نفی نسبت کلیہ

۱

نسبت کلیہ کا استنطاق + یا نفی خانہ کا استنطاق

۲

یہ دو اعداد آپ کے پاس ہیں۔ نمبر 1 اور نمبر 2۔ ان دونوں اعداد کو آپس میں جمع کریں یا نفی کریں جو عدد حاصل ہو۔ اس میں نسبت تفاضیلیہ کو نفی کریں یا جمع کریں، یہ عدد مستحصلہ ہوگا۔

خانہ نمبر 24:

نسبت تفاضیلیہ کو خانہ کے صغیرہ میں جمع کریں اور اس میں سے خانہ کے عدد کو نفی کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 25:

عدد خانہ میں سے نسبت کلیہ کو نفی کریں۔ اس عدد میں سے نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں یا نفی۔ اس میں سے صغیرہ نسبت کلیہ کو جمع کریں یا نفی۔ یہی عدد مستحصلہ ہوگا۔

خانہ نمبر 26:

نسبت کلیہ میں خانہ کا صغیرہ جمع کریں۔ اس میں نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے صغیرہ تفاضیلیہ کو نفی کریں۔ یہ عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 27:

نسبت کلیہ میں سے نسبت تفاضیلیہ کو نفی کریں = یہ نمبر 1 ہے۔
صغیرہ خانہ اس میں سے نفی کریں = یہ نمبر 2 ہے۔
نمبر 1 + نمبر 2 + نسبت کلیہ + نسبت تفاضیلیہ = یہی عدد مستحصلہ ہے۔

خانہ نمبر 28:

نسبت کلیہ + نسبت تفاضیلیہ کو جمع کریں۔ اس میں سے مجموعہ ہذا کے صغیرہ کو نفی کریں۔ اس میں سے عدد خانہ کو نفی کریں یا جمع کریں۔ یہی عدد مستحصلہ ہے۔

قارئین! 28 خانوں کے حصول مستحصلہ کی شرح کر دی ہے۔ اب اس طویل قاعدہ کو مثال سے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ آپ محنت کریں، یہ قاعدہ بہت عمدہ ہے۔

یہ عربی قاعدہ کافی طویل ہے۔ قوانین بھی کافی گنجلک ہیں۔ اب میں اس کی مثالیں حل کر کے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس کی پہلی مثال پاکستان کے بارے میں ہے۔

سوال ہے: پرویز مشرف کے بعد پاکستان کا صدر کون ہوگا؟

قارئین محترم! رسالہ آئینہ قسمت میں ہمارے بزرگ دوست ماہر علم جفر جناب ڈاکٹر عبداللطیف لورالائی والے علم جفر کے مختلف قواعد سے مندرجہ بالا سوال حل کر رہے ہیں۔ ماہ جولائی 2008ء اور ماہ اگست میں یہ سوال حل ہے۔ یہ کتاب کیونکہ تسلسل سے نہیں لکھی جا رہی۔ بعض اوقات عدیم الفرصتی کی بنا پر دو دو ماہ بغیر کچھ لکھے گزر جاتے ہیں۔ یہ کتاب دسمبر 2007ء میں مکمل ہونی تھی۔ مگر میری پیشہ ورانہ اور مطب میں مصروفیت کی بنا پر وقت کی پابندی نہ کر سکا۔ اس دوران بہت سے شائقین جفر نے کتاب بارے پوچھا۔ لیکن میں مختلف بہانے کر کے جواز بناتا رہا۔ سب سے بڑا مسئلہ لوڈ شیڈنگ کا ہے۔ جب بھی ذہن کچھ لکھنے پر تیار ہوتا ہے۔ بجلی غائب ہو جاتی ہے۔ پھر ملتان کی گرمی الامان الحفیظ۔

خیر میں نے جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کا من و عن سوال بغیر کسی اضافے کے اس قاعدہ میں پیش کیا ہے اور اسی سوال کے تحت تمام قاعدہ حل کر دیا ہے۔ آپ غور کریں، قوانین کو مدنظر رکھیں۔ انشاء اللہ عبور حاصل کر سکیں گے۔

سوال 1: یا علیم! پرویز مشرف کے بعد پاکستان کا صدر کون ہوگا؟

بروز پنج شنبہ، ۲۶ جون ۲۰۰۱ء، برج سنبلہ

سطر حوالی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سطر سوال	پ	ر	و	ی	ز	م	ش	ر	ف	ک	ی	ب	ع	د	پ	ا	ک
بعد ابجد صغیر	۲	۲۰	۶	۱۰	۷	۱۳	۲۱	۲۰	۱۷	۱۱	۱۰	۲	۱۶	۴	۲	۱	۱۱
طالع روز	ب	ر	ج	س	ن	ب	ل	ہ	ب	ر	و	ز	پ	ن	ج	ش	ن
بعد ابجد صغیر	۲	۲۰	۳	۱۵	۱۴	۲	۱۲	۵	۲	۲۰	۶	۷	۲	۱۴	۳	۲۱	۱۴
سطر مزج	۴	۱۲	۹	۲۵	۲۱	۱۵	۵	۲۵	۱۹	۳	۱۶	۹	۱۸	۱۸	۵	۲۲	۲۵
حروف سطر مزج	د	ل	ط	ذ	ش	س	ہ	ذ	ق	ج	ع	ط	ص	ص	ہ	ت	ذ
نطق سطر اکبر	ج	ہ	ہ	ز	ا	ر	پ	ا	ن	چ	س	و	ا	ک	ی	س	ت
نظیرہ	ف	ق	ق	ش	س	و	ع	س	غ	ف	ا	ر	س	ذ	خ	ا	ح
توالث	ق	ش	ش	ث	ف	ح	ص	ف	ب	ق	ج	ت	ف	ظ	ض	ج	ی
بعد ابجدی	۱۹	۲۱	۲۱	۲۳	۱۷	۸	۱۸	۱۷	۲	۱۹	۳	۲۲	۱۷	۲۷	۲۶	۳	۱۰
نسبت کلیہ ۱۱+۶	۲۳	۵	۲	۲۰	۱۰	۲۳	۲۳	۱۴	۲۱	۲۲	۱۹	۳	۷	۱۷	۳	۲۵	۷
نسبت خاصیہ ۱۱-۶	۱۵	۹	۱۲	۲	۱۴	۷	۱۳	۸	۱۷	۱۶	۱۳	۱۳	۱	۹	۲۱	۱۹	۱۵
عدد مستحصلہ	۲۸	۹	۱۵	۲۳	۱۲	۵	۱۷	۱۴	۱۳	۱۴	۱۶	۲	۱۱	۴	۶	۱۶	۱
حروف مستحصلہ	غ	ط	س	خ	ل	ہ	ف	ن	م	ن	ع	پ	ک	د	و	ع	ا
ناطق	غ	م	ی	ی	ل	ی	ت	ن	ص	ا	ک	ب	ک	ص	ر	ب	ی
موخر صدر	ل	غ	ح	م	ت	ی	ط	ی	ح	ل	ا	ی	ج	ت	ج	ن	ک
جواب	قل			[illegible]			طے		حال			جیت			جنگ		

سطر حوالی	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
سطر سوال	س	ت	ا	ن	ک	ا	ص	د	ر	ک	و	ن	ہ	و	گ	ا
بعد ابجد صغیر	۱۵	۲۲	۱	۱۴	۱۱	۱	۱۸	۴	۲۰	۱۱	۶	۱۴	۵	۶	۱۱	۱
طالع روز	ب	ہ	ق	ہ	ب	ی	س	ج	و	ن	د	و	ہ	ز	ا	ر
بعد ابجد صغیر	۲	۵	۳	۵	۲	۱۰	۱۵	۳	۶	۱۴	۴	۶	۵	۷	۱	۲۰
سطر مزج	۱۷	۲۷	۴	۱۹	۱۳	۱۱	۵	۷	۲۶	۲۵	۱۰	۲۰	۱۰	۱۳	۱۲	۲۱
حروف سطر مزج	ف	ظ	و	ق	م	ک	ہ	ز	ض	ذ	ی	ر	ی	م	ل	ش
نطق سطر اکبر	ی	ن	ہ	ز	ا	ر	د	و	س	و	پ	ق	ا	س	ی	ا
نظیرہ	خ	غ	ق	ق	س	و	ص	ر	ا	ر	ع	ف	س	ا	خ	س

توالث	ض	ب	ش	ث	ف	ح	ر	ت	ج	ت	ص	ق	ف	ع	ض	ف
بعد ابجدی	۲۶	۲	۲۱	۲۳	۱۷	۸	۲۰	۲۲	۳	۲۲	۱۸	۱۹	۱۷	۳	۲۶	۱۷
نسبت کلیہ ۱۱+۶	۱۵	۱	۲۵	۱۴	۲	۱۹	۲۵	۱	۱	۱۹	۲۸	۱۱	۲۷	۱۶	۱۰	۱۰
نسبت خاصیہ ۱۱-۶	۹	۲۵	۱۷	۴	۴	۳	۱۵	۱۵	۲۳	۳	۸	۱	۷	۱۰	۱۴	۴
عدد مستحصلہ	۱۴	۴	۲	۲۱	۲۶	۳	۳	۳	۲۵	۱۷	۱	۸	۲۷	۲۲	۸	۱۲
حروف مستحصلہ	ن	د	ب	ش	ض	ج	ج	ج	ذ	ف	ا	ح	ظ	ت	ح	ل
ناطق	ن	د	ر	ش	ل	ل	ف	ج	ک	ج	ا	ح	ط	ت	ح	ل
موخر صدر	ص	ف	ا	ل	ک	ل	ب	ش	ک	ر	ص	د	ر	ن	ب	ی
جواب	آصف (زرداری)				[illegible]			شکر				صدر			[illegible]	

مستحصلہ کہہ رہا ہے کہ آصف یہ جنگ جیت کر صدر بنے گا۔ یہ آصف زرداری ہے۔

سوال 2: یا علیم! اصحاب کہف کے زمانے میں بادشاہ کون تھا؟

سطر حوالی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
سطر سوال	ا	ص	ح	ا	ب	ک	ہ	ف	ک	ی	ز	م	ا
بعد ابجدی صغیر	۱	۱۸	۸	۱	۲	۱۱	۵	۱۷	۱۱	۱۰	۷	۱۳	۱
طالع روز	ب	ر	ج	ع	ق	ر	ب	ب	ر	و	ز	پ	ن
بعد ابجدی صغیر	۲	۲۰	۳	۱۶	۱۹	۲۰	۲	۲	۲۰	۶	۷	۲	۱۴
سطر مزج	۳	۱۰	۱۱	۱۷	۲۱	۳	۷	۱۹	۳	۱۶	۱۴	۱۵	۱۵
حروف سطر مزج	ج	ی	ک	ف	ش	ج	ز	ق	ج	ع	ن	س	س
نطق ابجدی اکبر	ت	ی	ن	ہ	ز	ا	ر	ت	ی	ت	ی	س	ا
نظیرہ قمری	ح	خ	غ	ق	ش	س	و	ح	غ	ح	خ	ا	کی
حروف توالث	ی	ض	ب	ش	ث	ف	ح	ی	ض	ی	ض	ج	ف
بعد ابجدی	۱۰	۲۶	۲	۲۱	۲۳	۱۷	۸	۱۰	۲۶	۱۰	۲۶	۳	۱۷
نسبت کلیہ ۱۱+۶	۱۳	۸	۱۳	۱۰	۱۶	۲۰	۱۵	۱	۱	۲۶	۱۲	۱۸	۴
نسبت خاصیہ ۱۱-۶	۷	۱۶	۹	۴	۲	۱۴	۱	۹	۲۳	۶	۱۲	۱۲	۲
عدد مستحصلہ	۱۹	۱۸	۲۱	۹	۴	۱۵	۲۱	۲	۱۵	۲۰	۷	۱۴	۶
حروف مستحصلہ	ق	ص	ش	ط	د	ن	ش	ب	س	ر	ز	ن	و
ناطق	ی	ص	ش	ص	د	ن	ش	ب	ا	پ	ذ	ن	و
موخر صدر	ح	ی	ح	ص	ا	ش	ک	ص	خ	د	ش	ن	م
جواب	[illegible]				[illegible]					[illegible]			

سطر حوالی	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۱	۲
سطر سوال	ن	ی	م	ی	ن	ب	ا	د	ش	ا	ھ	ک	و	ن	ت	ھ	ا
بسط ابجدی صغیر	۱۴	۱۰	۱۳	۱۰	۱۴	۲	۱	۴	۲۱	۱	۵	۱۱	۶	۱۴	۲۲	۵	۱
[illegible]	ج	ش	ن	ب	ھ	ا	ک	ت	ی	س	ج	و	ل	ا	ی	د	و
بسط ابجدی صغیر	۳	۲۱	۱۴	۲	۵	۱	۱۱	۲۲	۱۰	۱۵	۳	۶	۱۲	۱	۱۰	۴	۶
سطر مزج	۱۷	۳	۲۷	۱۲	۱۹	۳	۱۲	۲۶	۳	۱۶	۸	۱۷	۱۸	۱۵	۴	۹	۷
[illegible]	ع	ج	ظ	ل	ق	ج	ل	ض	ج	ع	ح	ف	ص	ص	و	ط	ز
[illegible]	ی	ک	ھ	ز	ا	ر	پ	ا	ن	ج	س	و	ص	و	ل	ھ	د
نظیر قمری	غ	ذ	ق	ش	س	و	غ	س	غ	ف	ا	ر	ا	ر	ض	ق	ص
[illegible]	ض	ظ	ش	ث	ف	ح	ص	ف	ب	ق	ج	ت	ج	ت	غ	ش	ر
[illegible]	۲۶	۲۷	۲۱	۲۳	۱۷	۸	۱۸	۱۷	۲	۱۹	۳	۲۲	۳	۲۲	۲۸	۲۱	۲۰
[illegible]	۱۵	۲	۲۰	۷	۸	۱۱	۲	۱۵	۵	۷	۱۱	۱۱	۲۱	۹	۴	۲	۲۷
[illegible]	۹	۲۳	۶	۱۱	۲	۵	۶	۹	۱	۳	۵	۵	۱۵	۷	۲۳	۱۲	۱۳
[illegible]	۶	۴	۵	۱	۲۱	۸	۲۶	۲۷	۲۳	۷	۱۳	۲۱	۱۰	۲۵	۱	۸	۸
حروف مستحصلہ	و	د	ھ	ا	ش	ح	ض	ظ	ث	ز	م	ش	ی	ذ	ا	ح	ح
[illegible]	ی	د	ق	ا	ش	ت	ل	د	ھ	ش	م	ش	خ	ک	ا	ح	ح
[illegible]	ش	ش	ب	ھ	ا	د	ب	ل	ذ	ت	ن	ش	و	ا	ی	ق	د
جواب																	

* * *

اللھم صلی علی محمد و آل محمد

باب تسخیرات الارواح

تسخیر عمل ہمزاد لاثانی

تسخیر ودعوت ہمزاد وروحانیت اور عملیات کے موضوع پر مشتمل اس وقت بے شمار کتب طبع ہو چکی ہیں۔ جن ایک دو کو چھوڑ کر تمام تر بے سروپا اور غیر مستند قسم کی کتابیں ہیں۔ جو محض مغالطات کا ایسا مجموعہ ہیں۔ جن میں تسخیرات وعملیات کے نام سبز باغ دکھائے گئے ہیں۔ فی زمانہ ہر شخص تسخیر ہمزاد کا شائق نظر آتا ہے۔ رسائل میں بے شمار عملیات شائع ہوتے ہیں اور بعض نام نہاد عاملین چند گھنٹوں سے لے کر چند منٹوں میں ہمزاد تسخیر کروا کر دینے کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ ان عاملوں کی سات پشتوں میں بھی کسی نے ہمزاد کا عمل نہیں کیا ہوگا۔ حالانکہ ماہرین علوم مخفی فرماتے ہیں کہ تسخیر ودعوت ہمزاد کے عملیات کا شمار طلسمات کے اعظم ترین اعمال میں ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی بھی شخص جب تک ان اعمال کی مبادیات پر مکمل کامیابی حاصل نہ کر لے اس وقت تک ایسے اعمال میں حاذق و ماہر ہو جانے کا دعویدار ہونا تو ایک طرف اس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس علم کو حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ اساتذہ فن کی صحبت وخدمت کی اشد ضرورت ہے۔

عمل ہمزاد کے بیان سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ ہمزاد ہے کیا؟ کیوں اس کے پیچھے دنیا پاگل ہے۔ اس میں اتنی دل چسپی اور چاشنی کیوں ہے۔ ہمزاد اصل میں آپ ہی کا لطیف جسم ہے۔ جس کی تخلیق آپ کے مادی اور کثیف جسم کے ساتھ ساتھ ہوئی ہے۔ یا یوں کہہ لیجیے کہ آپ کے حقیقی جسم کو بدن کی مادی کثافت سے قید کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کوشش کریں تو اس زندان سے باہر لا کر اپنے اس لطیف جسم اور اس کی ماورائی قوتوں سے کام لے سکتے ہیں۔

ہمزاد کے مختلف نام ہیں۔ عبرانی میں اسے طیف اور کئی دیگر ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ عربی میں قرین، ہمزات وغیرہ، سنسکرت میں سایہ (اس کے عمل کو سایہ پرشی)، فارسی میں ہمزاد، انگریزی میں اورا کہتے ہیں۔ اسلام میں صوفیاء کرام اسے جسم لطیف روح حیوانی، جسم مثالی وغیرہ کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر آیا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پیدائش کے وقت ایک جن شیطان پیدا ہوتا ہے اور وہ اس کا لطیف جسم ہوتا ہے۔ چنانچہ صحابہ

نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی وہ شیطان اور جن پیدا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! میرے ساتھ بھی ایک شیطان پیدا ہوا ہے۔ لیکن میرا جن شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ غرض یہ وہی قیمتی چیز ہے جسے یورپ کے ماہرین روحانیت (Spiritualist) اپنے روحانی حلقوں میں حاضر کرتے ہیں اور ان سے طرح طرح کے کام لیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں ہمزاد کا تصور آج سے تقریباً پچاس سال قبل ایک ڈائجسٹ میں ہمزاد کی واپسی کے نام سے عامل ہمزاد کرامت حسین کی زندگی کے سنسنی خیز واقعات جن میں ہمزاد کی مافوق الفطرت قوتوں کے کارہائے نمایاں قسط وار مسلسل کئی سال تک شائع ہوتے رہے۔ جسے کسی پرانی بیاض سے قرآن پاک کی سورۃ فرقان کی آیت نمبر 44-45 کی ریاضت سے تسخیر ہمزاد کر کے اس کی طاقت کے کرشمے دکھائے گئے تھے۔ حالانکہ کہانی کے اصل مصنف محترم شمیم نوید کے ذہن کی یہ ساری پیداوار تھی اور انہوں نے اپنے تخیل سے یہ سب لکھا تھا۔ محترم شمیم نوید صاحب بہت بڑے ادیب ہیں۔ وہاں سے لوگوں میں اس پر اسرار طاقت کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ گو فاضل مصنف نے اس آیت مبارکہ کے ترجمے کو سامنے رکھتے ہوئے تمام کہانی ترتیب دی تھی۔ لیکن یہ عمل کیونکہ کامیاب ہے اور سچا ہے۔ انشاء اللہ یہی عمل لکھوں گا۔ آج کل بھی ایک اخبار میں قیدی روح کے نام سے یہ کہانی قسط وار چھپ رہی ہے۔ ہمارا موضوع اصل عمل ہمزاد کی تسخیر ہے۔ اس لیے اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔ جو شخص عمل ہمزاد کا متمنی ہو، اسے چاہیے بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مضبوط قوت ارادی کا مالک ہو، نیک دل اور عمدہ خصائل و عادات کا حامل ہو، عمل کے دوران طہارت، ظاہری و باطنی اور احکامات شرعیہ کا پابند رہے۔ عمل کے چلہ کے دوران ترک حیوانات کرے۔ اگر روحانی پاکیزگی کے لیے روزہ رکھ سکتا ہو تو ضرور رکھے۔ اگر ہمزاد کا عمل کرنے والے شخص کا دل مضبوط، ارادہ پختہ اور مستحکم نہ ہو۔ خیالات منتشر اور پراگندہ رہتے ہوں۔ تصور آفرینی بھی معمولی اور سطحی ہو، یکسوئی قلب و نظر کا فقدان، قوت ارادی اور مستقل مزاجی ناپید ہو تو ایسے شخص کو بھول کر بھی ہمزاد ایسی قوت کی تسخیر میں لانے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہمزاد کی تسخیر ایک روشن مستقبل کا سنہرا خواب تو ضرور ہے۔ لیکن حقیقت میں ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اس کی کامیابی کے لیے تمام تر حفاظتی امور شرائط و ہدایات پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ مگر آج کل دیکھا گیا ہے کہ بوڑھے اجن کو اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے

اور نوخیز نوجوان ہمزاد کے ہوش ربا واقعات پڑھ کر ہمزاد کو قابو کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے زندگی میں ایک معمولی سا عمل بھی نہیں کیا ہوتا۔ اس کے علاوہ آج کل کے رسائلی عاملین نے اپنے جھوٹے دعووں سے اس عمل کی وہ تضحیک کی ہے کہ ہمزاد جیسی طاقت ور مخلوق کو ایسا بنا دیا ہے کہ جیسے ایک بکری کے بچے کو پکڑ کر گود میں لے لینا۔ میں نے کئی ایسے عاملین سے پوچھا کہ کبھی خود عمل کیا ہے یا ہمزاد کا مشاہدہ کیا ہے، تو ادھر اُدھر کی ہانکنے کے بعد اقرار کرتے ہیں کہ نہیں ہمارے دادا جان کی بیاض میں عمل تھا اور وہ عامل جنات و ہمزاد تھے۔ ہمیں تو یہ بھیک میں ٹکڑے مل گئے ہیں۔ جن سے شکم پُری ہوتی ہے۔ بہر حال انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس نے کائنات کو تسخیر کر لیا تو کائنات میں پھیلی ہوئی قوتوں کی تسخیر ناممکن نہیں ہے۔ یورپین ماہرین میں یہ عام چیز ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے باقاعدہ علم کے طور پر اسے لیا ہے اور اداروں میں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں ذرا مختلف ہے۔ یہاں تو ان پڑھ پڑھا لکھا تو ایک طرف جو انتہائی نکما اور ہڈ حرام ہوتا ہے اور محنت مزدوری کے لیے ہاتھ پیر ہلانا عار سمجھتا ہے۔ وہ جھوٹا عامل ہمزاد بن کر لوگوں کو روحانی امداد دینی شروع کر دیتا ہے۔ عمل ہمزاد کے متعلق تو کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لیے مجرب اور تجربہ شدہ عمل ان لوگوں کی خاطر پیش کر رہا ہوں۔ جو آج تک اس معاملہ میں خاک چھانتے پھر رہے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو دعوت عمل دیتا ہوں۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو رہا تھا کہ اگر عمل کو شروع کر کے اس کے انجام تک پہنچانے سے قبل ہی ترک کر دیتا ہو تو عمل کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کی کوتاہی عامل کو مصائب و آلام کے بھیانک غاروں میں دھکیل دیتی ہے۔ اکثر لوگ تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ورنہ رجعت کے شکار ہو کر پاگل و مجنوں تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دوران عمل ہمزاد کے مکر و فریب میں آ کر اس سے ہم کلام ہو جانا یا اس کی طرف سے کوئی چیز لینے کا اقدام کرنا یا اس کے کہنے پر عمل ترک کر دینا نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ عمل کے خاتمے پر جب ہمزاد ظاہر ہو کر سامنے آ جائے تو عامل نہایت عقل و شعور کے ساتھ ماہرین فن یا عمل ہمزاد کرانے والے استاد کے بتائے طریقوں اور ہدایات کے مطابق اس سے واضح طور پر معاہدہ جات طے کرے۔ ورنہ ہمزاد بعد میں آگے چل کر عامل کے لیے وبال جان بن جاتا ہے اور بالآخر پریشان و پشیمان ہونا پڑتا ہے۔ عمل کے لیے حصار کرنا، حفاظت خود اختیاری کا باعث ثابت ہوتا ہے اور احتیاطاً ہر عمل

میں حصار کرنا مناسب خیال کیا جاتا ہے۔ ہمزاد کا عامل و مسخر کنندہ اپنے ہمزاد کی مدد سے دنیا کی ہر چیز کو اپنا تابع بنا سکتا ہے۔ جن وانس اور وحوش وطیور کو پل بھر میں تسخیر کر سکتا ہے۔ چشم زدن میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو سکتا ہے۔ وہ جس کو چاہے پل بھر میں حاضر کر سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں کی مخفی باتیں اسے معلوم ہو جاتی ہیں۔ مستقبل میں ہونے والے واقعات اور حوادث کی خبر اسے پہلے ہو جاتی ہے۔ عامل اپنے اعداء پر غالب وقوی رہتا ہے۔ وہ قیدیوں کو قید و بند کی مصیبتوں سے رہائی دلانے کی قدرت رکھتا ہے۔ امید ہے ہمزاد بارے تفصیل سے آگاہی ہو گئی ہو گی۔ اب عمل پیش خدمت ہے۔

یہ عمل مجھے سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ حضرت عبدالرحمٰن سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے عطا کیا تھا۔ یہ بزرگ خود بھی عامل ہمزاد رہ چکے تھے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔ یہ عمل میں نے کیا تھا، بذات خود عمل کی کامیابی کے بعد ترک کر دیا تھا۔ کہ عمل 100% صحیح اور مستند ہے۔ اس کی ترکیب درج ذیل ہے۔ یہ عمل چاند کی سات تاریخ کو شروع کیا جاتا ہے اور اکیس تاریخ کو ختم کیا جاتا ہے۔ گویا چودہ روز کا عمل ہے۔ عمل ایسے دنوں میں شروع کیا جائے گا جن دنوں موسم ابر آلود ہونے کا خدشہ نہ ہو اور موسم سردیوں کا بھی نہ ہو۔ رات کو چاند کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جائیں اور ایسے وقت کھڑے ہوں جب سایہ قد کے برابر ہو۔ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر کھڑے ہوں۔ نظر سایہ کی گردن پر جمی رہے۔ حتی الامکان پلک نہ جھپکے۔ تعداد کا خاص خیال رکھیں۔ اگر پاؤں تھک جائیں تو تبدیل کر سکتے ہیں۔ یعنی ایک پاؤں کی بجائے دوسرا پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ لیں اور ہاں آیات مبارکہ کا ورد چودہ سو (1400) بار کرنا ہے۔ یہ تو رات کا عمل ہوا۔ اب دن کے وقت ایک وقت مقرر کر کے ایک الگ کمرہ میں ایک قد آدم آئینہ شفاف کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے نظر گردن پر جما کر بغیر پلک جھپکے عمل بلا تعداد تقریباً آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ تک پڑھتے رہیں اور اپنے جسم کے ایک ایک انگ کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں اور تصور کریں۔ آپ کی آنکھیں تھکیں گی، پانی بہے گا۔ جب آنکھ تھک جائے تو دبا کر بند کر لیں اور چند سیکنڈ تک بند رکھ کر تصور کی طاقت اپنا سراپا اپنی بند آنکھوں کے سامنے لانے کی کوشش کریں۔ چند سیکنڈ تک آرام سے آنکھوں کی تھکن دور ہو گی۔ دوبارہ پھر یکسوئی سے عمل آئینہ

شروع کر دیں۔ اس عمل سے آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا ہو کر قوت ارادی مضبوط ہو گی اور یکسوئی حاصل ہو گی، یہ آسان کام نہیں ہے۔ جتنا آپ کا تصور مضبوط ہو گا، قوت ارادی مضبوط ہو گی، اتنی جلدی تسخیر ہمزاد کی منزل آسان ہو گی اور قریب ہو گی۔ شیشے والا عمل آپ کا آدھ گھنٹہ تک بغیر پلک جھپکے پہنچ جائے تو ہمزاد کا 25% عمل کامیابی کی ضمانت بن جاتا ہے۔ ہمزاد کے عمل میں یکسوئی اور تصور ہی کامیابی کی کلید ہیں۔ اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

دن کو آئینہ کا عمل کریں۔ رات کو چاندنی میں اپنے سایہ کو دیکھ کر عمل کریں۔ خدانخواستہ اگر دوران عمل کسی روز اچانک بادل چھا جائیں اور سایہ نظر نہ آئے تو عمل باطل ہو جائے گا۔ تمام محنت رائیگاں جائے گی اور عمل دوبارہ از سر نو شروع کرنا ہو گا۔ عمل صرف چودہ روز کا ہے۔ ایک بات کا دھیان رہے۔ جب ایسی صورت پیش آ جائے تو رات کا عمل تو موقوف ہو جائے مگر دن میں آئینہ بینی والا عمل ترک نہ کریں۔ اسے جاری رکھیں کیونکہ اس سے یکسوئی اور تصور قائم ہونے میں آسانی رہے گی۔

انشاء اللہ 14 روز میں ہمزاد مطیع ہو جائے گا۔

ان چودہ دنوں میں سخت ریاضت کریں۔ ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ نماز کی پابندی کریں، احسن تو یہ ہے کہ دنیاوی کام چھوڑ دیں، پرہیز جلالی اور جمالی اختیار کریں، ذہن کو خالی کر کے ہمزاد کے تصور میں گم کر دیں، شہوانی خیالات سے مکمل پرہیز کریں۔ اگر ہدایات پر عمل کریں گے تو کامیابی کی ضمانت ہے۔

عمل یہ ہے:

الم تر الی ربك كيف مد الظل ولو شاء لجعله ساكنا ثمّ جعلنا
الشمس عليه دليلاً ۝ ثمّ قبضنه الينا قبضاً يسيرا ۝

سورۃ الفرقان (۴۴۔۴۵)

نوٹ: عمل کرنے سے قبل مصنف کتاب حکیم سرفراز احمد زاہد یا کسی روحانی خانوادے یا پھر عامل شاہ زنجانی سے اجازت ضرور لیں۔ بغیر اجازت کوئی شخص عمل نہ کرے ورنہ نتائج کا خود ذمہ دار ہو گا۔

علاوہ ازیں مزید معلومات بذریعہ جوابی لفافہ لیں، تاکہ عمل کے دوران کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

* * *

لوح تسخیر خاص

یہ لوح تسخیر علم جفر کا کمال ہے جس میں قرآن مجید کا اعجاز پوشیدہ ہے اور کلام الٰہی کا زندہ معجزہ ہے۔ یہ ایک پرتاثیر چلتا ہوا عمل ہے۔ جس شخص کے پاس لوح تسخیر ہوگی اس کا بند شدہ کاروبار کھل جائے گا، دکان اور کاروبار میں برکت ہوگی، طالب علم اپنے پاس رکھے تو امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی ہوگی، مقدمات میں کامیابی، حسب خواہش شادی اور ملازمت ملے، تمام جائز خواہشات پوری ہوں، صاحب اولاد ہو، بچوں کی زندگی کو کوئی گزند نہ پہنچے، پوشیدہ دشمنوں کے شر اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہے اور اگر مقروض ہو تو ادائیگی قرض کے اسباب پیدا ہوں، تاجر حضرات کو بے حد نفع ہو، بے روزگار کو ملازمت ملے، بیرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا ہوں، کسی قسم کا سحر جادو اثر نہ کرے، ہر شخص آپ کی عزت کرے گا، جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے گاہک حسب منشاء ملے، میاں بیوی میں محبت رہے، طلاق کا خطرہ نہ رہے گا، کاروبار اس قدر ترقی کرے کہ آپ حیران رہ جائیں، غرض لوح تسخیر تمام زندگی کی ضامن ہے کون کہتا ہے کہ کلام الٰہی میں طاقت نہیں۔

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی و جفر)

مکان نمبر 7، گلی نمبر 5، رحمان کالونی، کالرو روڈ، اللہ شافی چوک، ملتان

رابطہ نمبر: 061-4517668، 0300-6331210، www.sarfrazjafar.com

مکتبہ آئینہ قسمت لاہور کی شہرہ آفاق کتب

حضرت منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی کی تصانیف

صباح الجفر	آئمہ معصومین کا پاکیزہ علم سیکھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔	قیمت -/300 روپے
صباح الرمل	نقطوں اور لکیروں کے بے پایاں علم، ماضی، حال، اور مستقبل جاننے کا راز۔	قیمت -/150 روپے
باح الاعداد	علم الاعداد 9,8,7,6,5,4,3,2,1 سے پیش گوئیاں کرنے کے قواعد۔	قیمت -/100 روپے
باح العملیات	اعمال خاندان زنجانیہ عالیہ، اعمال قادریہ اور اعمال چشتیہ کے مجربات۔	قیمت -/150 روپے
باح الریمیا	شعبدہ بازی کیا ہے اور اس کے سربستہ راز کیا ہیں؟	قیمت -/100 روپے
باح الفراست	المشہور دنیا والوں کے لئے دست شناسی پر ایک جامع تصنیف۔	قیمت -/100 روپے
ض عملیات	عامل کامل اور جفار علامہ شاہ گیلانی کی زندگی کا نایاب اور یادگار خزانہ	قیمت -/200 روپے
کی تاریخ ولادت	آپکا ماضی، حال اور مستقبل، یہ کتاب منجمین سے بے نیاز کر دے گی۔	قیمت -/100 روپے
صباح القیافہ	مصباح القیافہ دانائے مردم شماری کے لئے ایک سدابہار تصنیف۔	قیمت -/100 روپے
ئق ہمزاد	تسخیر ہمزاد کے شوقین حضرات کے لیے بابا سلطان کے قلم سے بہترین تحقیق جو اس سے قبل آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی	قیمت -/150 روپے
سخیرات ہمزاد	ہمزاد کیا ہے۔؟ آپکے جسم لطیف کی تسخیر کیسے ممکن ہے؟	قیمت -/100 روپے
ستخارہ قرآنیہ	جفار اعظم حضرت اکبر محی الدین ابن عربی عراقی کے فال نکالنے کے قرآنی قواعد۔	قیمت -/50 روپے
سمات ہدہد	طلسمات کے موضوع پر شاہ زنجانی کی جامع کتاب۔	قیمت -/50 روپے
سمات سامری	طلسمات کے شوقین حضرات کے لئے ایک نادر کتاب۔	قیمت -/100 روپے
سحر اسود	پاک و ہند میں کالے جادو پر اس سے بہتر کوئی کتاب موجود نہیں۔	قیمت -/100 روپے
تاح الغیب	حضور سیدنا صادق آل محمد کی تصنیف واقعی خزانہ غیب کی کلید ہے۔	قیمت -/50 روپے
ریس وسٹہ	شائقین ریس وسٹہ کے لئے انمول تحفہ، شائقین علوم مخفیہ کے لئے۔	قیمت -/50 روپے
با النجوم	تشخیص امراض کے لئے منجم اعظم کی نادر روزگار اہم تصنیف۔	قیمت -/150 روپے

دیگر مصنفین کی کتب

سائنس اور نجوم	منکرین علم النجوم کے لئے ایک بہترین کتاب۔ مبتدی حضرات ضرور پڑھیں۔	قیمت -/50 روپے
ح النجوم	علم النجوم سیکھنے کے شائقین کے لئے ایک آسان اور سہل تصنیف۔	قیمت -/100 روپے
ر نوع	خفیہ زندگی کو خوشگوار بنانے کے راز مع طلسمات۔	قیمت -/100 روپے
ف صوامت	شائقین عملیات کے لئے شاہ زنجانی کا ایک تحفہ گرہن 1995 تا 2050 کے ساتھ۔	قیمت -/200 روپے
ح الجفر	جفر کے شائقین کے لئے تحفہ۔ ترتیب نوشاہ زنجانی۔	قیمت -/100 روپے
زینہ جفر	علم الجفر پر ایک آسان اور سہل تصنیف از قلم لیاقت اللہ قریشی۔	قیمت -/120 روپے

تجلیات جفر	جفر کے موضوع پر ایک اور آسان کتاب۔ از قلم بابا سلطان قادری۔	قیمت -/150 روپے
فانوس الجفر	جفر کے تحت حل کیے گئے قواعد پر مشتمل کتاب، از قلم خالد خان خلجی۔	قیمت -/100 روپے
نادِ علیؑ	نادِ علیؑ کے موضوع پر ایک جامع کتاب۔ از قلم ریاض جعفری ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔	قیمت -/70 روپے
اسرار طلسمات	طلسمات کے موضوع پر ایک اور جامع کتاب۔ از پنڈت گردھاری لعل۔	قیمت -/100 روپے
قانون طلسمات	صدیوں پرانے عبرانی سریانی قواعد کا مرقع۔ از قلم علامہ محمد رفیق زاہد۔	قیمت -/225 روپے
فیوض طلسمات	اعمال بد، سحر و جادو سے نیکی کی جنگ۔ از قلم سید فیض احمد شاہ بخاری۔	قیمت -/100 روپے
اسرار عجیبہ	اسرار عجیبہ کے موضوع پر ایک جامع کتاب۔ حصہ اول حصہ دوم اشاعت نو۔	قیمت -/120 روپے
تقویم سیارگان	1951 تا 2000 شائقین نجوم کے لئے فوٹو کاپی	قیمت -/2500 روپے

زنجانی برادرز کی کاوش

انعام کی نمبرز آئینہ قسمت میں ایڈیشن اول قیمت 125 روپے
انعام کی نمبرز آئینہ قسمت میں ایڈیشن دوم قیمت 150 روپے
انعام کی نمبرز آئینہ قسمت میں ایڈیشن سوم قیمت 200 روپے
انعام کی نمبرز آئینہ قسمت میں ایڈیشن چہارم قیمت 200 روپے

روحانی زندگی کے سات سنہرے اصول	ترجمہ ظفر عظیم۔	قیمت -/750 روپے
بیاض نظامی	ماسٹر محمد شفیع نظامی کے قلم سے ان کی روحانی زندگی کے تجربات کا نچوڑ	قیمت -/100 روپے
بوستان طلسمات	علامہ محمد رفیق زاہد دانائے طلسمات کی شہرہ آفاق تصنیف۔	قیمت -/500 روپے
رفیق طلسمات	علامہ محمد زاہد کی طلسمات کے باب میں نایاب اضافہ۔	قیمت -/500 روپے
آئینہ مسمریزم	شائقین مسمریزم کے لئے معلم کتاب۔	قیمت -/100 روپے
عالم حاضرات	حاضرات کے موضوع پر جامع اور مفید کتاب۔	قیمت -/300 روپے
حقائق حاضرات الارواح	شائقین عملیات و حاضرات کے لیے نادر تحفہ	قیمت -/150 روپے
روحانی دعائیں	ایک ایسی کتاب جو آپ کے دل کو سکون پہنچائے گی۔	قیمت -/160 روپے
بحر الحاضرات	مشہور عالم مصری کے قلم سے حاضرات کے موضوع پر قدیم و جدید حاضرات کا بہترین امتزاج۔	قیمت -/135 روپے
حاضرات کی دنیا	حاضرات کے موضوع پر [illegible] مشتمل 342 عمل حاضرات۔ از قلم [illegible]۔	قیمت -/200 روپے
آئینہ ہپناٹزم	شائقین ہپناٹزم کے لئے ایک معلم کتاب۔	قیمت -/100 روپے

دوبئی میں کتب ملنے کا پتہ: MALIK NEWS AGENCY DUBAI

مکتبہ آئینہ قسمت
کاشانۂ زنجانی D-125 گلبرگ II
حضرت سیّد میراں حسین زنجانی روڈ
لاہور
پوسٹ کوڈ
54660